دُعائیں التجائیں

تالیف : مولانا محمد داؤد راز دہلوی

نظرِثانی : مُبشّر احمد ربّانی

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

رب کے حضور بندوں کی
دعائیں التجائیں

DARUL IBLAGH

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دار الابلاغ محفوظ ہیں

نام کتاب .... ضیائے الایمان

تالیف .... مولانا محمد [illegible] دہلوی

نظر ثانی .... [illegible] احمد ربانی

اعداد و اضافہ .... محمد طاہر نقاش

اشاعت اوّل .... ستمبر 2005ء

تعداد .... ایک ہزار

قیمت .... 42 روپے

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان 0300-4453358

أمن يجيب المضطر إذا دعاه ويكشف السوء
رب کے حضور بندوں کی
دعائیں التجائیں
تالیف: مولانا محمد داؤد راز دہلوی
نظرثانی: مبشر احمد ربانی
دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

آئینہ

دُعائیں اِلتجائیں

باب اول

خانگی واخلاقی زندگی

باب دوم

مذہبی زندگی

باب سوم

اجتماعی زندگی

دعوات المجاہدین

(میدان جہاد سے متعلق دعائیں واذکار)

حرف آغاز

التجاؤں کے ثمرات

دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے۔جس طرح ایک مجاہد اپنے ہتھیار (کلاشنکوف وغیرہ) کو استعمال کر کے دشمن سے اپنا دفاع کرتا ہے' بالکل اسی طرح مؤمن کو جب کسی پریشانی مصیبت اور آفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ فوراً دعاء کے ہتھیار کا استعمال کرتے ہوئے اللہ ذوالجلال کے دربار میں اپنے ہاتھ اٹھالیتا ہے اور اپنی درخواست اس کی عدالت میں پیش کرتے ہوئے اپنا دکھڑا بیان کرتا ہے۔

دعاء نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا تکبر کی نشانی ہے۔جو بدقسمت انسان اس عبادت کو بجا نہیں لاتا (یعنی دعاء نہیں کرتا) وہ متکبر ہے' اور وہ اپنے عمل سے ظاہر کرتا ہے کہ وہ دعاء کے معاملے میں اپنے رب سے بے پرواہ ہے۔(گویا اسے اس کی ضرورت نہیں ہے) اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ جس ذات اور ہستی

سے بے پروائی کا اعلان کر رہا ہے' اگر وہ کسی سے بے پروا ہو جائے تو پھر دنیا میں کوئی بھی اس کی پروا نہیں کرتا' اور آخرت میں بھی مولا کریم اس سے بے پروائی اختیار کرتا ہے' نتیجتاً ناکامیاں و نامرادیاں اس کا مقدر ٹھہرتی ہیں۔

اللہ کریم کوئی بھی دعاء اور مانگ رد نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب بھی کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے ایسی دعاء کرتا ہے' جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے مندرجہ ذیل (انعامات) میں سے ایک ضرور عطاء فرماتا ہے: ① یا تو مانگنے والا جو مانگتا ہے اسے فوراً عطاء کر دیا جاتا ہے۔ ② یا پھر اس کی دعاء کو اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔ ③ یا پھر دعاء کرنے والے سے اس دعاء کی بدولت اس جیسی برائی مٹا دی جاتی ہے۔'' یہ سن کر صحابہؓ کہنے لگے: ''پھر تو ہم کثرت سے دعاء کیا کریں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اللہ تعالیٰ بھی کثرت سے عطاء فرمائیں گے۔''[1]

ثابت ہوا کہ مؤمن کی کی گئی کوئی دعاء کسی صورت میں ضائع و بیکار نہیں جاتی' بلکہ اس کی قدر کی جاتی ہے اور اسے ضرور عطاء سے نوازا جاتا ہے۔

لیکن آج ہم اس حقیقت سے ناآشنائی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کے

(۱) مسند احمد (۳/ ۱۸) واللفظ لہ' ترمذی۔ کتاب الدعوات (ح ۳۳۸۱)

الٹ روّیہ اختیار کرتے ہیں۔ جب ہم کسی حادثہ یا مقدمہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کسی الجھن و پریشانی یا مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی قرضہ کے بوجھ میں دب جاتے ہیں۔ یا ہم کسی روحانی و جسمانی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یا ہمیں اولاد نرینہ سے محرومی کا زخم لگ جاتا ہے' یا کسی موذی بیماری کے پنجوں میں پھنس جاتے ہیں' اور یا جب کسی مالی و جانی نقصان کے اندیشے کے شکنجے میں کس جاتے ہیں .... تو ہم ان مصائب اور پریشانیوں کے مواقع پر اپنے خالق و مالک اور حقیقی داتا کہ جو سب معاملات دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اس کو چھوڑ کر اس کی پیدا کی ہوئی مجبور و بے بس مخلوق کے سامنے آہ و زاری کرتے ہیں' مُردوں کے آستانوں کے دروازے کھٹکھٹاتے ہیں' کہ شاید یہ ہماری فریاد سن کر ہماری مدد کریں اور ہمیں اس مصیبت و پریشانی سے نجات دیں۔

آیات و احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مشکلات' آفات و بلیات اور پریشانیوں کے وقت' نجات و کامیابی کے لیے صرف اللہ کریم کے حضور دعائیں کریں' اسی کے سامنے سر سجدے میں رکھ کر آہ و زاریاں اور گریہ زاریاں کریں' سسکیاں بھریں' آنسو بہائیں' فریادیں کریں اور بھلا ایسے کریم' رحیم اور سخی داتا رب کے ہوتے ہوئے ہم کیوں کسی اور سے مانگیں!!؟ ....

کیوں کسی اور کے آگے دستِ سوال دراز کریں؟........... کیوں کسی اور سے اپنی تمنائیں اور امیدیں وابستہ رکھیں؟........... کیوں کسی اور کے آگے گڑگڑائیں یا دعائیں اور التجائیں کریں؟

اے مولا کریم!......ہم صرف اور صرف اپنی مشکلات میں آپ سے ہی مانگتے ہیں۔ہم نے آپ سے ہی لینا ہے' اس لیے کہ ہمارا کوئی اور سہارا ہے ہی نہیں۔ نہ ہم نے آپ کے مقابلے میں کسی کو مانا ہے اور نہ کسی سے امیدیں آرزوئیں اور تمنائیں وابستہ کی ہیں'؟........... اس لیے کہ ہمارا آسرا' فریادرس' بگڑی بنانے والا' داتا' غریب نواز' بندہ نواز' بندہ پرور' مشکل کشاء' حاجت روا' ...... الغرض ہمارے سب کچھ آپ ہی تو ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنے در سے خالی نہ لوٹایئے' ہماری جھولی کو اپنی رحمتوں و برکتوں سے بھر دیجئے۔ اگر ہم آپ کے در سے خالی لوٹ گئے تو پھر ہم آپ کا در چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں!؟ کہ جہاں سے ہمارا دامنِ امید بھر سکتا ہے۔ یقیناً ہمارے جانے کی اور کوئی جگہ ہے ہی نہیں۔

خادم کتاب وسنت

محمد طاہر نقاش

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ لاہور

تقدیم

از

فضیلۃ الشیخ محترم جناب مولانا مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام کائنات کا خالق' مالک' نافع' ضار' مدبر الامور' رازق' زندہ کرنے والا' مارنے والا' گنج بخش' غوث الاعظم اور دعاؤں کا سننے اور قبول کرنے والا ہے۔ ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی حاجات وضروریات' آفات و مصائب میں اسے ہی پکارے' وہ ہر لمحے اور ہر وقت دعاء کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ آج اس مادہ پرستی کے دور میں اکثریت مسبب الاسباب کا در چھوڑ کر اس حیاتِ مستعار کو اسباب ووسائل کے پیچھے کھپا رہی ہے۔ حصول وسائل میں اپنی زندگی کو دام فریب میں پھنسا کر وسائل پیدا کرنے والے سے غفلت برتنا کون سی دانش مندی اور عقل وخرد کا کام ہے؟ عقل ودانش تو اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہمیں اپنے تمام امور میں اللہ وحدہ لاشریک لہ سے استغاثہ کرنا چاہیئے۔

ہمیں چاہیئے کہ جہاں ہم اپنے امراض کی شفاء اور حاجات وضروریات کی

وفاء کے لیے اسباب کو بروئے کار لاتے ہیں وہاں ان اسباب و وسائل کے پیدا کرنے والے کو بھی یاد رکھیں اور اپنی ہر حاجت میں اس کے فضل و رحمت کے طالب رہیں۔ اور اسی کے دربار میں گڑگڑا کر التجائیں کریں کہ وہ تمام گناہگاروں اور نیکوکاروں کی ہر وقت دعائیں سنتا ہے۔

بہت سارے اہل علم نے قرآن و حدیث سے کئی ایک مسنون ادعیہ پر مشتمل بڑی و چھوٹی کتب تالیف کیں' تا کہ قارئین ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مالک حقیقی سے تعلق مضبوط کر لیں۔ علم و فضل کے اسی کاروانِ عظیم میں سے برصغیر پاک و ہند کے مشہور محدث' شارح بخاری مولانا داؤد راز رحمہ اللہ بھی ہیں' جنھوں نے ''مقدس مجموعہ'' کے نام سے دعاؤں کا ایک عظیم ذخیرہ مرتب کیا۔ اور ۱۹۵۶ء میں اس کی طباعت ہوئی اور کئی ایک اہل علم نے اس پر اپنے اپنے تاثرات ضبط کیے۔ اسی مقدس مجموعہ نامی کتاب کو ہمارے واجب الاحترام اور کئی کتب ورسائل کے مؤلف بھائی محمد طاہر نقاش نے ایک نیا اور قابل تحسین رنگ دے کر ''دعائیں التجائیں'' کے نئے نام سے طبع کیا ہے۔ اس کتاب پر آج سے تین سال قبل تحقیق و تخریج کا کام شروع کیا گیا۔ جو الحمدللہ آج ہماری بساعت کے مطابق تکمیل کو پہنچ رہا ہے۔

بھائی طاہر نقاش پر اللہ تعالیٰ کا فضل جزیل اور کرم عظیم ہے کہ انہوں نے مختصر سے عرصے میں کئی ایک مفید کتب عوام الناس تک پہنچائیں۔ اور ان کتب کی ریسرچ وتحقیق میں جہاں عرق ریزی سے محنت و جدو جہد کی وہاں ان کی طباعت کے جدید اور دلکش معیار کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ ان کی تحریر انتہائی سہل اور آسان ہوتی ہے۔ جو کہ قارئین کے دل میں آسانی سے پیوست ہو جاتی ہے۔ ان کی انہی جھودِ مخلصہ اور محنت شاقہ کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے مولانا داؤد راز رحمہ اللہ کی اس مقدس مجموعہ نامی کتاب پر بھی کام کیا۔ اسے تخریج وتحقیق کے مراحل سے گزارا اور کئی ایک کمزور وضعیف روایات کو اس کتاب سے خارج کیا اور ان کی جگہ صحیح اور حسن دعاؤں کو داخل کر دیا۔ گویا اب یہ کتاب مولانا راز رحمہ اللہ اور محترم طاہر نقاش صاحب کی محنت کا حسین امتزاج ہے' اور راقم الحروف سے بھی کئی مقامات پر انہوں نے مشاورت کی بلکہ بندہ کا مشورہ خوش دلی سے قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ہر ایک مسلم خواہ جوان ہو یا بوڑھا' بچہ ہو یا بڑا' سب کو کما حقہ فائدہ پہنچائے اور مؤلف' محقق ومخرج اور راقم کی نجات کا ذریعہ بھی بنائے۔ (آمین)

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ

روحانی لطف

از قلم:

مولانا حکیم محمد صادقؒ سیالکوٹی

مصنف: صلوۃ الرسول، سبیل الرسول وغیرہ

محترم مولانا راز صاحب زید مجدکم

السلام علیکم و رحمة الله و بركاته:

مرسلہ تحفہ "مقدس مجموعہ" ملا۔ از اول تا آخر اسے بار بار دیکھا' ہر دفعہ ایک نیا روحانی لطف حاصل ہوا۔ مقدس مجموعہ فی الواقع مقدس ہے۔ جس میں رحمت عالم ﷺ کی مقدس زندگی بڑے پاکیزہ انداز میں پیش کی گئی ہے' ادعیہ تو کتب احادیث میں ہیں ہی' لیکن یہ طرز بیان بڑا اچھوتا اور دلربا ہے۔ پھر ہر ایک دعاء پر آپ نے جو فاضلانہ وفلسفیانہ' جامع اور مختصر تبصرہ فرمایا ہے وہ اس

قابل ہے کہ ہر مسلمان سے اپنے ذہن نشین کر لے اور ادعیہ مسنونہ کے حقیقی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ میری دلی دعاء ہے کہ اللہ پاک اس کتاب کو قبول فرما کر قبولیتِ عامہ عطاء کرے اور اس میں مندرج ہدایات نبوی کو مسلمانوں کے رگ وریشہ میں جاری کردے۔ آمین۔

خاکسار

محمد صادق سیالکوٹی

۱۹۵۶/۱۱/۱۷ء

ہست کلید در گنج حکیم

اپنے دلوں اور دماغوں میں وسعت پیدا کریں

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ آمین﴾ (الفاتحہ: ۱/ ۱۔۷)

"تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں جو ساری کائنات کی پرورش کرنے والا' بڑا بخشش کرنے والا' نہایت ہی مہربان' جزا اور سزا کے دن کا مالک ہے (یا اللہ)! ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے اور خاص تجھ ہی سے مدد

چاہتے ہیں (اے مولا)! تو ہم کو سیدھا راستہ دکھلا دے' ان لوگوں کا راستہ کہ جن پر تو نے انعام فرمایا' نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ہی ان لوگوں کا جو سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔'' (یا اللہ یہ دعاء قبول فرمالے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

''(یا اللہ!) ہمارے نبی جناب محمد ﷺ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرما اور ان کی اولاد پر بھی' جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اپنی رحمتیں نازل کیں اور ان کی اولاد پر' بے شک تو تعریف کیا گیا' بزرگی والا ہے۔ یا اللہ! (ہمارے نبی) محمد ﷺ پر اپنی طرف سے بیشمار برکتیں نازل فرما اور آپ ﷺ کی اولاد پر بھی' جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اپنی برکتیں نازل کیں اور ان کی اولاد پر بھی' بے

شک تو تعریف کیا گیا' بہت بزرگی والا ہے۔"[1]

اس مختصر مقالہ میں اس حقیقت کو آشکارا کرنے کی ایک حقیری کوشش کی گئی ہے اور جناب فخر موجودات کی خانگی زندگی و مذہبی و پبلک زندگی سے ثابت کیا گیا ہے کہ آپ ہمہ وقت اللہ کو یاد رکھنے والے اور ہمہ وقت یاد الٰہی کے لیے بنی نوع انسان کو دعوت دینے والے تھے۔ پھر ایسا مقدس انسان جو خالق کائنات کی یاد میں اس قدر محو ہو اور یاد الٰہی کے لیے جس کی طرف سے انسانی زندگی پر حاوی اور مکمل ترین پروگرام ہو' قدم قدم پر خالق کائنات کی یاد کے لیے جس کی سخت ترین ہدایات ہوں' بلاشک وشبہ یہ طرزِ عمل اس مقدس انسان کی صداقت وحق پرستی کے لیے ایک روشن دلیل ہے۔ پس جملہ انسانوں کا فرض ہے کہ وہ

(۱) بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء : باب ۱۰ (ح ۳۳۷۰) اس درود کی یہ فضیلت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔" (مسلم۔ کتاب الصلاۃ : باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد (ح ۴۰۸) اور فرمایا کہ میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ (مسند احمد ۲/ ۳۶۷ ابو داؤد۔ کتاب المناسك : باب زیارۃ القبور (ح ۲۰۴۲) اس کی سند کو نووی رحمہ اللہ نے صحیح اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے (مرعاۃ ج ۲ ص ۵۱۵) لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اس درود کو صبح وشام نمازوں کے بعد اور جب وقت ملے پڑھتا رہے اور آج کل کے نئے نئے بدعی خود ساختہ درودوں سے اپنا دامن بچائے رکھے۔

پیغمبر عربی فداہ روحی کی اللہ پرستانہ زندگی سے مطابقت کے لیے اپنے دلوں اور دماغوں میں گنجائش پیدا کریں اور دیکھیں کہ کہیں وہ پیغمبر عربی کی دعوت حقہ سے الگ رہ کر ایک عظیم الشان دولت سے محروم تو نہیں ہو رہے ہیں۔ اس مقالہ کو (مندرجہ ذیل) تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

- پہلے حصے میں پیغمبر عربی ﷺ کی یادِ الٰہی کے سلسلے میں وہ دعائیں درج ہیں جو آپ نے اپنی زبان مبارک سے خود ادا فرمائیں' یا اپنے شاگردوں (صحابہؓ) کو آپ نے تلقین کیں اور جن کا تعلق جناب رحمت عالم ﷺ اور سب انسانوں کی خانگی وانفرادی زندگی سے ہے۔
- دوسرا حصہ: عبادات یعنی ارکان خمسہ سے متعلق ہے جس میں یادالٰہی کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی مذہبی دعاؤں کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔
- تیسرا حصہ: اجتماعی اور معاشرتی زندگی سے متعلق ہے' جس سے معلوم ہو گا کہ پیغمبر عربی فداہ روحی وجسدی اپنی ملّی زندگی میں بھی کس قدر اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والے اور اس عظیم الشان نیکی کے لیے اس حال میں بھی بنی نوع انسان کے سامنے کتنا بہترین لائحہ عمل پیش فرمانے والے تھے۔

سیرتِ مقدسہ کا یہ اہم ترین پہلو بہت سی وجوہات سے بہت زیادہ لائق

توجہ ہے۔ اس میں صداقت محمدی کے ساتھ ساتھ ہمارے سامنے وہ پاکیزہ دعائیں آئیں گی جو دنیائے انسانیت کے سب سے مقدس انسان کی مبارک زبان پر جاری ہوئیں' یا آپؐ نے تعلیم فرمائیں' جن کو پڑھنے اور سمجھنے سے یقیناً ہم دونوں جہاں کی بھلائیاں جمع کر سکیں گے' اور ظاہر ہے کہ یہ پاکیزہ کلمات اور مقدس دعائیں ان تمام دعاؤں اور وظیفوں سے بہت زیادہ بلند و بالا ہیں جو لوگوں نے از خود ایجاد کر لی ہیں۔ کیونکہ ایک عظیم المرتبت پیغمبر ﷺ کی پیش فرمودہ دعاؤں اور دوسرے لوگوں کی ایجاد کردہ دعاؤں میں وہی فرق ہے جو ایک جاندار انسان اور ایک کاغذ یا مٹی کے بنائے ہوئے پتلے یا بت میں ہوتا ہے۔

دعاء ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم کو اپنی معرفت عطاء فرمائے اور اپنے آخری پیغمبر کے نقوش قدم پر ہم کو چلائے اور اپنی رحمت و غفران کے ساتھ ساتھ اپنے رسول کی شفاعت سے ہم کو بہرہ ور فرمائے اور ہماری ہر قسم کی پریشانیوں کو دور فرما کر ہمیں سکون عطاء فرمائے۔ آمین۔

دعاء گو

محمد داؤد راز

متوطن موضع رہپوہ متصل پنگواں ضلع گوڑگانوہ (ہریانہ) انڈیا

پہلا حصہ

خانگی و اخلاقی زندگی

گھریلو، نجی یا انفرادی زندگی سے متعلقہ دعائیں

انسان کی گھریلو زندگی بہت سے جھمیلوں سے بھرپور ہوتی ہے، مگر کمال روحانیت تو یہی ہے کہ بہت سے جھمیلوں کے باوجود اپنے پیدا کرنے والے خالق کائنات اللہ رب العالمین کو ہر حال میں یاد رکھا جائے، کسی حالت میں بھی اس کی یاد سے غفلت اور تساہل نہ برتا جائے۔ اس باب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی خانگی و اخلاقی زندگی میں بھی کس قدر اللہ کو یاد رکھنے والے اور ہر انسان کے خانگی و اخلاقی

زندگی میں بھی کس قدر اللہ کو یاد رکھنے والے اور ہر انسان کے خانگی واخلاقی معاملات میں یادِ الٰہی کے لیے کس قدر بہترین ہدایات دینے والے تھے۔

یہ باب قارئین کرام کو بتلائے گا کہ بلاشک وتردد ذکر وفکر کے میدان میں ہمارے پیارے محبوب نبی ﷺ دنیائے انسانیت میں سب سے آگے ہیں اور آپ کی جملہ تعلیمات کا خلاصہ ہی یہ ہے کہ بندہ اپنے مولا کا صحیح معنوں میں پرستار بن جائے اور کسی حال میں بھی اللہ کو نہ بھولے۔ایک صحابی نے سوال کیا تھا کہ یارسول اللہ! مجھے کوئی اہم ترین نیک کام بتلایئے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تیری زبان ہر وقت ذکرِ الٰہی سے تروتازہ رہنی چاہیئے۔[1] (یعنی سب سے بڑا نیک کام یہی ہے)۔''

فوائد اللہ تعالیٰ کے اس نیک بندے نے کہا تھا ضعف کی وجہ سے مجھے احکام شریعت کی پابندی میں بے بسی محسوس ہو رہی ہے تو نبی ﷺ نے اس حدیث میں اس کا بہترین علاج بتایا کہ ہمیشہ ذکر الٰہی کرتے رہو کسر پوری ہو جائے گی۔

مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیارے رسول کی اقتداء میں اپنی زندگی

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب ماجاء فی فضل الذکر (ح ۳۳۷۵)

کی ہر ہر منزل پر اپنے رب کو یاد رکھیں اور نبی کریم ﷺ کے بتلائے ہوئے درود و وظائف کو اپنا دستورِ حیات بنالیں' پھر دیکھیں کہ دنیا و آخرت کی برکات کس طرح ان کے شامل حال ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے:

﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن : ۴۰/ ۶۰)

''اے میرے بندو!...... مجھ سے دعائیں مانگو میں قبول کروں گا۔''

فوائد اس آیۂ مبارکہ میں دعاء کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ اور اس سے پہلو تہی کرنے والے کو دوزخ کی وعید سنائی گئی ہے۔

افسوس کہ یہ اوراق زیادہ تفصیل کے متحمل نہیں ہیں' اس لیے ہم ہر دعاء کے متعلق صرف عنوان اور الفاظ دعاء اور ان کے مختصر ترجموں پر اکتفاء کریں گے۔

وَ مَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَانَا

خانگی حالات کی درستی کی دعاء

جناب رسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت کی درستگی اور اصلاح کے لیے اس

دعاء کے پاکیزہ الفاظ کے ساتھ اللہ پاک کو یاد فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَ اجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَ اجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ[1]

''اے اللہ!......تو میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے ہر کام کی سدھار کا ذریعہ اور ہر بہتر کام کی حفاظت کرنے والی چیز ہے۔اور میری خانگی اور دنیاوی اصلاح فرما دے جس سے میری معاش متعلق ہے۔اور میری آخرت کو ٹھیک کر دے جہاں مجھے مر کر جانا ہے۔اور میری زندگی کو میری ہر ایک بھلائی (و نیکی) کی زیادتی کا سبب بنا دے۔اور موت کو ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنا دے کہ موت کے بعد ہر برائی سے راحت نصیب ہو۔''

(۱) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء : باب فی الادعیۃ (ح ۲۷۲۰)

سعادتِ دارین وحصولِ قناعت کے لیے دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَ اٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا عَاذَ بِہٖ عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَآءٍ قَضَیْتَہٗ لِیْ خَیْرًا[1]

''اے اللہ!...... میں تجھ سے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کو جن کو میں

(۱) ابن ماجہ۔ کتاب الدعاء : باب الجوامع من الدعاء (ح ۳۸۴۶)

جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا' مانگتا ہوں۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا و آخرت کی تمام برائیوں سے' جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا۔ اے اللہ!...... تجھ سے میں ان بھلائیوں کو مانگتا ہوں جن کو تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگا ہے اور ان برائیوں سے پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ!...... میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور وہ بات اور کام (کرنے کی توفیق دے کہ) جو مجھے جنت کے قریب کردے۔ اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات اور اس کام سے جو دوزخ سے نزدیک کرے۔ اور میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ ہر ایک فیصلہ تقدیر کو میرے حق میں بہتر کردے۔"

فوائد معلوم ہوا کہ فیصلۂ تقدیر کو اٹل (نہ بدل سکنے والا) جاننا غلط ہے۔ اللہ پاک چاہے تو وہ ہر تقدیر کو بدل سکتا ہے۔ اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ دعاؤں سے تقدیر بھی بدل جایا کرتی ہے۔[1]

روزی کی فراخی کے لیے دعاء

﴿رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ﴾ (قصص:

(۱) ترمذی۔ کتاب القدر : باب ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء (ح ۲۱۳۹)

(۲۸/۲۴)

''اے میرے رب!...... بے شک میں ہر اس خیر (چیز) کا محتاج ہوں جو تُو مجھ پر نازل فرمائے۔''

فوائد یہ دعاء موسیٰ علیہ السلام نے بے سروسامانی کی حالت میں شعیب علیہ السلام کی بکریوں کو پانی پلانے کے بعد مانگی تھی، جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان کے قیام و طعام اور نکاح وغیرہ کا انتظام فرما دیا بلکہ اس کے بعد نبوت جیسی نعمتِ عظمیٰ بھی عطاء فرمائی۔ مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے بھائی کے لیے مندرجہ ذیل مسنون دعاء کریں، تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے رزق اور اولاد میں فراخی فرما دے:

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَ وَلَدَهُ وَ بَارِكْ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتَهُ[1]

''اے اللہ کریم!...... اس کو بہت مال اور اولاد عطاء فرما اور جو اس کو (عطاء کر چکا ہے یا مزید) عطاء فرمائے، اس میں برکت دے۔''

دارین کی عزت پانے کے لیے

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

(۱) صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات: باب الدعاء بکثرۃ المال والولد (ح ۶۳۷۹)

وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (سورة آل عمران : ۳/ ۲۶ تا ۲۷)

''اے اللہ! اے بادشاہت کے مالک!.....تُو جس کو چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے' تُو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے' بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ تُو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تُو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تُو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے' اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطاء فرماتا ہے۔''

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعاء

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرۃ : ۲/ ۲۰۱)

''اے ہمارے رب!...... ہمیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی اور اچھائی عطاء فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب دعاؤں سے زیادہ یہ جامع دعاء مانگا کرتے تھے۔[1]

علم میں کامیابی حاصل کرنے کی دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (زیادتی علم کے لیے) اس دعاء کو پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَ عَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَ زِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَ اَعُوْذُ

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رَبَّنَا اتنا فی الدنیا الخ (ح ۶۳۸۹)

بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ [1]

"اے اللہ!...... جو بات تو نے مجھے سکھائی ہے اس سے تُو مجھے فائدہ دے اور مجھے فائدہ دینے والی بات سکھا اور میرے علم کو بڑھا دے، ہر حالت میں اللہ کی تعریف ہے اور میں اللہ سے پناہ چاہتا ہوں۔"

فوائد معلوم ہوا کہ جو علوم ترقی دارین کے لیے نافع ہیں ان کے حصول کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا سنت ہے۔

روزی رزق اور ہر قسم کی بھلائی کے لیے دعائیں

رسول اللہ ﷺ حصول ہدایت اور ترقی دین و دنیا کے لیے ان دعاؤں کے پاکیزہ الفاظ میں خالق کائنات اللہ رب العالمین کو یاد فرمایا کرتے تھے:

(۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَ التُّقٰی وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنٰی [2]

"اے اللہ کریم!...... میں ہدایت، تقویٰ اور عفت اور غنیٰ مانگتا ہوں۔"

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۱۲۸) سبق المفردون (ح ۳۵۹۹) و اللفظ لہٗ

(۲) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء : باب فی الادعیۃ (ح ۲۷۲۱)

(۲) اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَ سَدِّدْنِیْ[1]

''اے اللہ!...... تو مجھے صحیح رہنمائی عطاء کر اور سیدھا راستہ بتا دے۔''

(۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ[2]

''یا اللہ! مجھے بخش دے' مجھ پر رحم فرما' مجھے عافیت دے اور روزی عطاء فرما۔''

گناہوں کو دھونے والی دعاء

(۴) رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَ انْصُرْنِیْ وَ لَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَ امْکُرْلِیْ وَ لَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَ اھْدِنِیْ وَ یَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَ انْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاھِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ

(۱) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء : باب فی الادعیۃ (ح ۲۷۲۵)

(۲) مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء : باب فضل التھلیل و التسبیح (ح ۳۶/ ۲۶۹۷)

تَوْبَتِیْ وَ اغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَ ثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَ سَدِّدْ لِسَانِیْ وَاهْدِ قَلْبِیْ وَ اسْلُلْ سَخِیْمَةَ صَدْرِیْ[1]

''اے میرے پروردگار! ......تو میری مدد فرما اور دوسرے کی میرے خلاف مت مدد کر۔ اور مجھے غلبہ دے اور دوسروں کو میرے اوپر مت غالب کر۔ اور مجھے چھپی تدبیریں بتا دے اور کسی دوسرے کو میرے اوپر غالب آنے کی تدبیر نہ بتا۔ اور مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے۔ اور ظالموں پر میری مدد فرما۔ اے میرے رب! ......تو مجھے اپنا شکر گذار بندہ بنا' اور تیری یاد کرنے والا' اور تجھ سے ڈرنے والا' تیرا حکم ماننے والا' اور تیری طرف دوڑنے' گڑگڑانے اور عاجزی کرنے والا اور رجوع کرنے والا بندہ بنا دے۔ اے میرے رب! ......تو میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو دے اور میری دعاء قبول فرما لے اور میری دلیل کو ثابت کر دے اور میری زبان کو سیدھی کر دے اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے کینہ نکال دے۔''

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الوتر: باب مایقول الرجل اذا اسلم' (ح ۱۵۱۰)

فوائد: یہ دعاء اس انسان کے لیے بہترین ذریعہ نجات ہے جو کسی بھی مصیبت میں گھرا ہوا ہے۔ اور یہ بگڑے ہوئے انسان کو صحیح انسانیت کی راہ پر ڈال دیتی ہے۔

صحت اور اخلاق حسنہ حاصل کرنے کے لیے

رسول اللہ ﷺ اس دعاء کو پڑھا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ"[1]

"اے اللہ!...... مجھے میرے جسم میں عافیت دے' اے اللہ!...... مجھے میرے کانوں میں عافیت دے۔ اے اللہ!...... میری دیکھنے کی قوت (آنکھوں) میں عافیت دے' تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا اصبح (ح ۵۰۹۰)

اے اللہ!...... میں ناشکری اور فقر (تنگدستی) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔" (تین مرتبہ صبح وشام)

اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ[1]

"یا اللہ!...... جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ایسے ہی میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔"

فوائد اس دعاء میں حسن حقیقی حاصل کرنے کی تلقین ہے کیونکہ انسان کی عظمت حسن اخلاق سے ہے حسن جسمانی سے نہیں۔ اگر دونوں کا سنگم ہو جائے تو سونے پہ سہاگہ ہے۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران : ۳/ ۸)

"اے ہمارے رب!...... ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی (ٹیڑھا پن) نہ پیدا کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطاء فرما' بے

(۱) مسند احمد۔ (۱/ ۳۹۳) ارواء الخلیل (۱/ ۱۱۳) طبقات ابن سعد (۱/ ۳۷۷) واللفظ لہ۔

شک تو بہت عطاء فرمانے والا ہے۔“

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ[1]

”اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم کر دے۔“

رضائے الٰہی اور اقتصادی حالات کی درستی کے لیے

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَ قُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَ اَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ وَ اَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَآءِ وَ الْغَضَبِ وَ اَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَ

(۱) مسند احمد (۶/ ۹۱۔ ۲۹۴) ابن ماجۃ المقدمۃ : باب فیما انکرت الجھمیۃ (ح ۱۹۹)

الْغِنٰی وَ اَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَ اَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَ اَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَ اَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ اَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَ الشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءِ مُضِرَّةٍ وَ لَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ"[1]

"اے اللہ کریم!...... آپ کے علم غیب اور مخلوق پر آپ کی قدرت کے ذریعے سوال (کرتا ہوں) کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو جانتا ہے کہ میرا جینا اچھا ہے اور مجھے اس وقت موت دے جب کہ تو جانے کہ میرا مرجانا بہتر ہے۔ اے اللہ!...... میں ظاہر اور باطن میں تیرا خوف چاہتا ہوں۔ اور خوشی و غصے کے وقت حق بات کہنے کی توفیق چاہتا ہوں۔ اور محتاجی اور آسودگی کی حالت میں میانہ روی چاہتا ہوں۔ اور نہ ختم ہونے والی نعمت مانگتا ہوں۔ اور منقطع نہ ہونے والی آنکھوں کی

(۱) نسائی۔ کتاب السہو: باب الذکر بعد التشہد (۶۲) نوع آخر (ح ۱۳۰۶)

ٹھنڈک۔ اور آپ کے فیصلہ (تقدیر) پر رضاء مندی کا اظہار چاہتا ہوں' اور مرنے کے بعد اچھے عیش کا سوال کرتا ہوں اور تیرے چہرۂ انور کے دیکھنے کی لذت کا آرزومند ہوں۔ اور تیری ملاقات کے شوق کی دعاء کرتا ہوں اور بغیر کسی ایسی تکلیف کے جو نقصان پہنچائے اور بغیر کسی ایسے فتنے کے جو گمراہ کردے۔ اے اللہ!...... تو ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں کا راہنما بنا دے۔ آمین۔''

یقین کامل اور پنجہ ظلم سے نجات پانے کے لیے

رسول اللہ ﷺ یقین کامل کے لیے اور ظلم سے نجات پانے کے لیے مجلس سے اٹھتے وقت ان مبارک لفظوں میں مولائے کریم کو یاد فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَاتُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَ

اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِيْنِنَا وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا[1]

''اے اللہ کریم!.....تو ہمیں اپنا ایسا خوف عطاء فرما جو کہ ہمارے اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ اور ایسی طاعت عنایت فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے۔ اور ایسا یقین مرحمت فرما جس سے تو ہماری دنیا کی مصیبتوں کو آسان کر دے۔ اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے تو ہمارے کانوں آنکھوں اور قوتوں سے ہم کو فائدہ پہنچا اور ان میں سے ہر ایک وصف کو ہمارا وارث بنا۔ اور ہمارا انتقام ان سے ضرور لے جنہوں نے ہم پر ظلم کیا۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔ اور ہمارے دین میں مصیبت مت ڈال۔ اور دنیا کو ہمارے بڑے غم کی چیز مت بنا اور نہ اس کو ہمارے علوم کا محور بنا۔ اور نہ ایسے شخص کو ہمارے اوپر

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۷۹) دعاء اللھم اقسم لنا من خشیتك (ح ۳۵۰۲)

مسلط فرما جو ہمارے حال پر رحم نہ کرے۔"

قلبِ سلیم اور استقامت کے لیے دعائیں

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾

(آل عمران : ۳/ ۱۴۷)

"اے ہمارے رب! ...... ہمارے گناہوں کو، اور ہمارے کام میں ہماری زیادتیوں کو معاف فرما دے، ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔"

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَ لِسَانًا صَادِقًا وَ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَ اَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا

تَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (۱)

''اے اللہ!...... میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے معاملات میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطاء فرما۔ اور ہدایت اور سچائی (راست روی) پر مضبوطی سے جمے رہنے کی طاقت عطاء فرما' میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی نعمتوں پر شکر گزاری کی توفیق اور اپنی عبادت بہترین طریقے سے کرنے کی صلاحیت عطاء فرما' اور میں تجھ سے قلبِ سلیم اور سچ بولنے والی زبان مانگتا ہوں' اور ہر اس خیر (بھلائی) کا طلب گار ہوں جسے تو جانتا ہے' اور ہر اس شر (برائی) سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے' اور میرے جو گناہ اور سیاہ کاریاں تیرے علم میں ہیں' میں ان (سب) کی معافی کا طلب گار ہوں' بے شک صرف تو ہی ہر غیب کا جاننے والا ہے۔''

(۱) مسند احمد (۴/ ۱۲۳' ۱۲۵) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب ۲۳ (ح ۳۴۰۷)

سرمایہ داری اور محتاجی کے فتنے سے بچنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَآءِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَ الْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسْلِ وَ الْھَرَمِ وَ الْمَغْرَمِ وَ الْمَاْثَمِ [1]

"اے اللہ! ...... میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اور آگ کے فتنہ اور قبر کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے اور سرمایہ داری کے فتنہ کی برائی سے اور محتاجی کے فتنہ کی برائی

---

(۱) نسائی۔ کتاب الاستعاذۃ : باب الاستعاذۃ من شر فتنۃ الغنا (ح ۵۴۷۹) تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ بخاری۔ (ح ۶۳۷۷) مسلم۔ (ح ۴۹/ ۵۸۹)

سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔اے اللہ!......تو میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو صاف کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔اور اے اللہ!...... میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور قرضہ اور گناہ سے۔(یا اللہ ان سب سے تو مجھ کو اپنی پناہ نصیب فرما۔آمین۔")

شیطان اور نفس کی برائی سے بچنے کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ اپنے ہر خطبے اور وعظ سے قبل یہ دعاء فرمایا کرتے تھے:

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ"[1]

(۱) مسلم۔ كتاب الجمعة : باب تخفيف الصلاة والخطبة (ح ۸٦۸)

''یقیناً تمام تعریفوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں' اور اسی سے مدد مانگتے ہیں' اور اس سے معافی چاہتے ہیں' اور ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے پناہ پکڑتے ہیں۔جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

شیطان مردود کے وسوسوں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل قرآنی دعاء پڑھنی چاہیے:

﴿رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ﴾ (مؤمنون : ۲۳/ ۹۷، ۹۸)

''اے میرے رب!...... میں شیطان مردود کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور اے میرے رب!...... میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ

وہ (شیاطین) میرے پاس آئیں۔"

ڈوبنے، جل جانے اور گر جانے سے پناہ مانگنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَ الْحَرَقِ وَ الْهَرَمِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا[1]

"الٰہی!...... میں دب کر مرنے، گر کر مرنے، ڈوب کر مرنے، جل کر مرنے اور انتہائی بڑھاپے (کی رذیل عمر) سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ شیطان موت کے وقت مجھ کو بدحواس کر دے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تیرے راستہ میں میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر موت پاؤں۔ اور پناہ چاہتا ہوں کہ میں موذی

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الوتر: باب فی الاستعاذۃ (ح۔۱۵۵۲)

جانوروں کے ڈسنے سے مروں۔''

گمراہی سے بچنے کے لیے دعاء

رسول اللہ یہ دعاء پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے توکل وانابت مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْكَ اَنَبْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَ الْجِنُّ وَ الْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ[1]

''اے پروردگار!..... میں تیرے لیے فرمان بردار ہوتا ہوں، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی اوپر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے (محض تیری رضاء کے لیے) دشمنوں سے جھگڑا کیا۔ یا اللہ!...... تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں تیری عزت کا دامن تھام کر پناہ چاہتا

(۱) بخاری۔ کتاب التوحید: باب قول اللہ تعالیٰ (وھو العزیز الحکیم) (ح ۷۳۸۳) مختصراً بشرط آخر مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء: باب فی الادعیۃ (ح ۲۷۱۷ و اللفظ لہ)

ہوں اس بات سے کہ تو مجھ کو گمراہ کر دے۔ تو ہی ہمیشہ زندہ رہے گا اور جن وانس سب مرجائیں گے۔"

نکمی عمر یعنی انتہائی بڑھاپے سے بچنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ[1]

"اے رب ذوالجلال!...... میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل اور نکمی عمر سے اور دنیا کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے۔"

بھوک سے پناہ مانگنے کی دعاء

رسول اکرم ﷺ کو جب بھوک ستاتی تو آپ اس دعاء کو پڑھتے اور تسکین قلب حاصل فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات: باب الاستعاذة من ارذل العمر (ح ٦٣٧٤)

الضَّجِيْعُ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ(۱)

''اے اللہ! ... میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں' پس یہ بھوک بہت ہی برا ساتھی ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے کیونکہ وہ بری عادت ہے۔''

بری عادتوں سے بچتے ہوئے اعمال صالح کی توفیق کی دعاء

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (الاحقاف : ۴۶/ ۱۵)

''اے میرے رب!...... مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھے عطاء فرمائیں اور میرے والدین کو بھی۔ اور یہ کہ

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الوتر : باب فی الاستعاذہ (ح ۱۵۴۷)

میں ایسے نیک کام کرتا رہوں کہ جن سے تو راضی ہو جائے' اور تو میری اولاد کو نیک بنا دے' میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں تیرے تابع فرمان بندوں میں سے ہوں۔''

بزدلی سے بچنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْهَرَمِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَ زَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَ مَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَهَا[1]

''اے اللہ! ...... ناتوانی سے اور کاہلی سے اور بخیلی اور بزدلی اور ذلت

(۱) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء: باب فی الادعیة ح ۲۷۲۲ باختلاف یسیر نسائی۔ کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذہ من العجز (ح۔۵۳۶۰) واللفظ له

آمیز بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔اے اللہ!...... تو میرے نفس کو پرہیزگاری عطاء فرما اور اس کو پاک کر' تو سب سے اچھا پاک صاف کرنے والا ہے' تو ہی اس نفس کا مولا اور آقا ہے۔ اے اللہ!...... میں ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسی دعاء سے جو قبول نہ ہو' ان سب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

محتاجی اور ذلت سے بچنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَ الذِّلَّةِ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ[1]

"اے اللہ!...... میں محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور (نیکی کرنے میں) قلت سے اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اس سے بھی کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔"

---

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الوتر: باب فی الاستعاذة (ح ۱۵۴۴)

فکر و غم سے نجات کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ الْعَجْزِ وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ غَلْبَۃِ الرِّجَالِ[1]

''اے اللہ!...... میں رنج و غم سے اور عاجزی اور بخیلی اور بزدلی اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

آنکھ اور کان کی برائی سے بچنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِیِّیْ[2]

''اے اللہ!...... میں اپنے کان، آنکھ اور دل و زبان اور منی (شہوت) کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

---

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب التعوذ من غلبۃ الرجال (ح ۶۳۶۳)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الوتر : باب فی الاستعاذۃ (ح ۱۵۵۱)

زوالِ نعمت سے پناہ مانگنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ[1]

''الٰہی!...... میں تیری نعمت کے چھن جانے سے' اور تیری عافیت کے پھر جانے سے' اور تیرے ناگہانی عذاب سے' اور تیرے ہر طرح کے غصے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

برے ہمسایہ سے بچنے کے لیے دعاء

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ہے کہ برے ہمسائے سے پناہ مانگی جائے۔ اس مقصد کے لیے آپ ؐ نے یہ دعاء ارشاد فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ[2]

---

(۱) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء : باب اکثر اهل الجنة الفقراء' (ح ۲۷۳۹)

(۲) نسائی۔ کتاب الاستعاذة : باب الاستعاذة من جار السوء (ح ۵۵۰۴)

''الٰہی!...... میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے ہمسائے سے سکونت کے گھر میں کیونکہ جنگل کا ہمسایہ تو جدا ہو جاتا ہے (مگر سکونتی گھر کا پڑوسی زندگی بھر کا کینہ جلن رکھتا ہے۔)''

بدبختی سے بچنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرْكِ الشَّقَآءِ وَ سُوْءِ الْقَضَآءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ[1]

''اے اللہ!...... میں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور (قسمت کے) برے فیصلے سے اور دشمنوں کی خوشی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

چھینک آنے پر دعاء

چھینکنے والے کو چاہیئے کہ یہ دعاء ضرور پڑھے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ ''ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔''

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات: باب التعوذ من جھد البلاء (ح ۶۳۴۷)

سننے والا چھینکنے والے کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ کہے۔"[1]

جانور وغیرہ خریدنے کے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ"[2]

"اے اللہ! ..... میں مانگتا ہوں اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی جس پر تو نے اس کو پیدا کیا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا۔"

بچے کو بلاؤں سے محفوظ رکھنے کی دعاء

اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب کیف تشمیت العاطس (ح ۵۰۳۳) واللفظ لہ بخاری۔ کتاب الادب : باب اذا عطس کیف یشمت، (ح ۶۲۲۴) "الحمدللّٰہ"

(۲) ابو داؤد۔ کتاب النکاح : باب فی جامع النکاح (ح ۲۱۶۰) ابن ماجہ۔

وَّ هَامَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ[1]

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ میں دیتا ہوں' ہر شیطان اور موذی جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی آنکھ (یعنی نظر بد) سے۔''

نومولود کی مبارک باد اور اس کا جواب

جب کسی مسلمان کے ہاں بچہ کی ولادت ہو تو دوسرا مسلمان اس کو ان الفاظ میں مبارک باد دے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي الْمَوْهُوْبِ لَكَ وَ شَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَ بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ رُزِقْتَ بِرَّهٗ[2]

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس بچے میں برکت دے جو عطاء کیا گیا ہے اور تم عطاء کرنے والے کا شکر ادا کرتے رہو اور یہ بچہ اپنی جوانی کی قوتوں کو پہنچے اور تمہیں اس کا حسن سلوک نصیب ہو۔''

دوسرا مسلمان اس کے جواب میں یوں دعاء دے:

(۱) بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء: باب (۱۰) (ح ۳۳۷۱) ترمذی۔ (ح ۲۰۶۰)

(۲) الاذکار للنووی ص ۳۴۹ اور صحیح الاذکار لسلیم الهلالی: (۲/ ۷۱۳)

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَ رَزَقَكَ اللّٰهُ مِثْلَهُ وَ اَجْزَلَ ثَوَابَكَ

''اللہ تمہارے لیے برکت فرمائے اور تم پر برکت فرمائے، تمہیں بہترین صلہ دے اور تمہیں (بھی) اس جیسا عطاء فرمائے اور تمہیں بہت زیادہ ثواب دے۔''

بچہ پیدا ہونے کے بعد کھجور یا چھوارہ کسی نیک آدمی سے چبوا کر بچے کے منہ میں دینے کے وقت برکت کی دعاء دی جائے۔[1] ساتویں روز عقیقہ کریں اور اس کا اچھا نام رکھیں۔[2] اور جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ سکھانا چاہیئے۔[3]

گھر میں داخل ہونے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ

(۱) بخاری۔ کتاب العقیقة : باب تسمية المولود غداة يولد (ح ۵۴۶۷، ۵۴۷۰)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الضحايا : باب فی العقيقة (ح ۲۸۳۷)

(۳) اس مفہوم کی حدیث بھی ہے لیکن وہ ضعیف ہے البتہ یہ بات ادب و تادیب کے لحاظ سے درست وصحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا (۱)

''اے اللہ!...... میں تجھ سے آمد بخیر اور روانگی بخیر کا سوال کرتا ہوں' اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اللہ جو ہمارا پروردگار ہے ہم نے اس پر بھروسہ کیا' (پھر اپنے گھر والوں کو سلام کہے۔)''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے ہوئے اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَ لَا عَشَاءَ (یہاں نہ تمہاری رات بسر کرنے کی جگہ اور نہ کھانا ہے۔) اور اگر داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ (تمہیں رات بسر کرنے کا موقع مل گیا) اور اگر کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے۔ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَ الْعَشَاءَ (تمہیں رات بسر کرنے کا اور کھانا کھانے کا موقع مل گیا۔)'' (۲)

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا دخل بیتہ (ح ۵۰۹۶)

(۲) مسلم۔ کتاب الاشربۃ : باب آداب الطعام والشراب (ح ۲۰۱۸)

گھر سے نکلنے کی دعائیں

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ[۱]

''اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ! ..... میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کروں، یا پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، یا ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں، میں کسی پر جہالت کروں یا کوئی مجھ پر جہالت کرے۔''

(۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گھر سے نکلتے وقت کہا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[۲]

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا خرج من بیته (ح ۵۰۹۴)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا خرج من بیته (ح ۳۴۲۶)

''اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا' گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ ہی کے ساتھ ہے۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے توفیق ملتی ہے)

اسے کہا جاتا ہے: تیری کفایت کی گئی' تو بچالیا گیا' تو ہدایت دیا گیا۔ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اور شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے: ایسے آدمی کے لیے تیرا کیا خیال ہے جو راستہ دکھایا گیا اور کفایت کیا گیا اور بچا لیا گیا۔

بازار میں جانے کی دعاء

بازار میں داخل ہونے کے بعد یہ دعاء پڑھی جائے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (1)

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا ملک

(1) ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب ما یقول الرجل اذا دخل السوق (ح ۳۴۲۸)

ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہے گا' اسے موت نہیں' اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اپنے ایک شاگرد سے فرماتے ہیں کہ اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جانا اور نہ سب سے آخر میں وہاں سے نکلنا' کیونکہ بازار شیطان کا میدان جنگ ہے اور وہیں اس کا جھنڈا نصب ہوتا ہے۔[1]

گدھے اور کتے کی آواز سن کر

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ [2]

''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔''

(۱) مسلم۔ کتاب فضائل الصحابۃ : باب من فضائل ام سلمۃ رضی اللہ عنہا (ح۲۴۵۱)

(۲) بخاری۔ بدء الخلق : خیر مال المسلم غنم یتبع بھا شغف الجبال' (ح ۳۳۰۳)

مرغ کی آواز سن کر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ[1]

''اے اللہ!..... میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

نئے پھل اور میوے دیکھنے کے وقت

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا[2]

''اے اللہ!..... تو برکت دے ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور ہمارے مُد میں۔''

آئینہ دیکھنے کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ آئینہ سے چہرۂ انور دیکھتے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے:

---

(۱) بخاری و مسلم (حوالہ سابق)

(۲) مسلم۔ کتاب الحج : باب فضل المدینۃ (ح ۱۳۷۳)

(۱) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ [1]

''اے اللہ!..... تُو نے میری بناوٹ اچھی بنائی پس میری سیرت وعادت بھی اچھی بنا دے۔''

(۲) اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ [2]

''اے اللہ!..... جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے اسی طرح میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔''

استخارہ کی نماز و دعاء

جو کام شروع کیا جائے اس کے لیے اللہ پاک سے بھلائی اور کامیابی چاہنا اور اس کے حسن انجام کے لیے اللہ پاک سے دعاء کرنا' اس کا نام استخارہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو اس طرح استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھاتے۔ استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر

---

(۱) صحیح ابن حبان (موارد ۲۴۲۳) لیکن اس میں شیشہ دیکھنے کی قید نہیں ہے اور الفاظ ہیں۔ اللھم حسنت خلقی فحسن خلقی۔

(۲) ارواء الغلیل (۱/ ۱۱۳) (ص ۱۸۲) طبقات ابن سعد (۱۷۷۲) واللفظ له

دعائے استخارہ پڑھی جائے اور ھٰذَا الْاَمْرُ کی جگہ اس چیز کا نام لیا جائے جس کے کرنے کا ارادہ ہو۔ دعائے استخارہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ[1]

”اے اللہ! ..... میں تیرے علم کے ساتھ بھلائی مانگتا ہوں اور تیری

(۱) بخاری۔ کتاب التھجد : باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی (ح ۱۱۶۲)

قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور تیرا فضل مانگتا ہوں' کیونکہ تو ہی قادر ہے' میں قادر نہیں ہوں' تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں تو غیبوں کا جاننے والا ہے ...... اے میرے اللہ!...... اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے' میرے دین اور دنیا اور میرے انجام کے لحاظ سے اچھا ہے' تو تُو اس کو میرے نصیب میں کر دے اور اس کو میرے لیے آسان کر دے' پھر اس میں میرے لیے برکت دے۔ اور اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ کام میرے لیے' میرے دین و دنیا اور میرے انجام کار کے لحاظ سے اچھا نہیں ہے تو تُو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جس جگہ بھی ہو پھر مجھ کو اس سے خوش کر دے۔''

غم اور مشکل کے وقت کی دعائیں

(۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ[1]

''تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں تیری خوب تسبیح کرتا ہوں۔

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۸۰) فی دعوة ذی النون (ح ۳۵۰۵)

یقیناً میں ظلم و زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔“

(۲) اَللّٰهُ رَبِّی لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا[۱]

”اللہ اللہ میرا پروردگار! میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا۔“

(۳) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ[۲]

”الٰہی!...... میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں ایک لحہ بھی مجھ کو میرے نفس کی طرف مت چھوڑ (یعنی میرے نفس کی سپردگی میں نہ دے) اور میرے سب کاموں کو درست کر دے' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔“

(۴) يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ[۳]

”اے ہمیشہ زندہ رہنے والے..... سب کے تھامنے والے!..... میں تیری رحمت کے ذریعے فریاد رسی چاہتا ہوں۔“

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الوتر : باب فی الاستغفار (ح ۱۵۲۵) ابن ماجہ۔ (ح ۳۸۸۲)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب مایقول اذا اصبح (ح۵۰۹۰)

(۳) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۹۱) قول یاحی یا قیوم (ح ۳۵۲۴)

(۵) رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ"[1]

''اے ہمارے پروردگار! ..... دنیا اور آخرت میں ہم کو بھلائی عطاء فرما اور عذاب دوزخ سے ہمیں بچا۔''

مصیبت زدہ کو دیکھتے وقت کی دعاء

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا"[2]

''ہر قسم کی تعریف اس اللہ کریم کے لیے ہے جس نے مجھے اس چیز (مصیبت وتکلیف) سے بچایا ہوا ہے کہ جس میں تجھے مبتلا کیا ہوا ہے اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطاء فرمائی۔''

نوٹ: یہ دعاء مریض کو سنائے بغیر پڑھنی چاہیے۔

---

[1] بخاری۔ کتاب الدعوات : باب قول النبی ﷺ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة (ح ۶۳۸۹)

[2] ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب ماجاء ما یقول اذا رای مبتلی (ح ۳۴۳۱، ۳۴۳۲)

ضروریات پوری کرنے کیلئے بہترین اکسیری دعائیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص غم اور فکر میں مبتلا ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ یہ دعاء پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرما کر اس کے فکر و غم کو دور فرما دے گا اور بہت خوشی عطاء فرمائے گا۔''

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَ نُوْرَ بَصَرِيْ وَ جَلَاءَ حُزْنِيْ وَ ذِهَابَ هَمِّيْ (1)

''الٰہی!...... میں تیرا غلام ہوں اور تیرے غلام اور تیری باندی کا بیٹا

(1) مسند احمد (۱/ ۳۹۱) صحیح ابن حبان (موارد: ۲۳۷۲)

ہوں۔ میری پیشانی تیرے قابو میں ہے' میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے' تیرا فیصلہ میرے بارے میں انصاف کے ساتھ ہے' میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے ساتھ کہ تو نے اپنے لیے پسند کیا' یا اپنی کتاب میں تو نے اتارا ہے' یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے' یا اپنے علم غیب میں تو نے اس کو اختیار کر رکھا ہے۔ اس بات کا سوال کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی فرحت و خوشی اور میری آنکھوں کا نور کر دے اور رنج و غم کو دور کر اور میری پریشانیاں جاتی رہیں۔''

نیز ہر مشکل کے دور کرنے میں مندرجہ ذیل وظیفہ مجرب ہے:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا[1]

''ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے' اللہ ہی پر ہم نے اعتماد کیا۔''

کسی چیز کے تلف ہونے کے وقت کی دعاء

اگر کسی کی کوئی چیز تلف ہو جائے یا گم ہو جائے تو وہ یہ دعاء پڑھے۔ رسول

(۱) ترمذی۔ کتاب صفۃ القیامۃ : باب ماجاء فی شان الصور (ح ۲۴۳۱)

کریم ﷺ فرماتے ہیں: اس دعاء کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں کوئی بہتر چیز عنایت فرمائے گا (اور اس کا اجر عظیم بھی عطاء کرے گا)

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْلِيْ وَ اَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا[1]

''ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ الٰہی!...... میں تجھ سے اپنی مصیبت کا ثواب مانگتا ہوں تو اس میں مجھے نیکی عطاء فرما اور مصیبت کے بدلے میں اچھی چیز مرحمت فرما۔''

جن بھوت وغیرہ دفع کرنے کی دعائیں

اگر شیطان وغیرہ کے شر وفساد کا اندیشہ ہو تو: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور[2] تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اور تین بار اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ[3] اور آیۃ الکرسی کو پڑھنے سے شیطانی خطرات دور ہو جائیں گے۔ اور

---

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الجنائز : باب فی الاسترجاع (ح ۳۱۱۹) ترمذی۔ (ح ۳۵۱۱) ابن ماجہ۔ (ح ۱۵۹۸) ...... اللھم اجرنی فی مصیبتی و اخلف لی خیرا منھا دیکھئے مسلم۔ کتاب الجنائز : باب مایقال عند المصیبۃ (ح ۹۱۸)

(۲) مسلم۔ کتاب المساجد : باب جواز لعن الشیطان فی اثناء الصلاۃ (ح ۵۴۲)

(۳) ترمذی۔ کتاب فضائل القرآن : باب ۳ (ح ۲۸۸۰)

مذکورہ ذیل دعاء کو پڑھنے سے شیطان وجن کی برائی سے بچار ہے گا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ[1]

''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ اس کے غضب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور شیطانوں کے حاضر ہونے سے۔''

ناقابل حل دشواریوں کے وقت پڑھنے کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: تم اگر ان دعاؤں کو پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ناقابل حل دشواریوں کو دور فرمادے گا۔ اور بلاشک جملہ پریشانیوں کے لیے یہ پاکیزہ کلمات اکسیر اعظم ہیں۔

① حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا[2]

''اللہ ہی ہم کو کافی ہے اور بہت اچھا کارساز ہے' ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الطب : باب کیف الرقی' (ح ۳۸۹۳) ترمذی۔ (ح ۳۵۲۸)

(۲) ترمذی۔ کتاب صفۃ القیامۃ : باب ماجاء فی شان الصور (ح ۲۴۳۱)

کیا۔"

② اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا"(۱)

"اے اللہ! ..... تیری ہی طرف سے آسانی اور سہولت ہے اور تو جب چاہے ہر مشکل (وغم و پریشانی) کو آسان کر سکتا ہے۔"

قرض کی ادائیگی کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر قرض دار ان دعاؤں کو پڑھتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کو ادا کرا دے گا۔"(۲) اس کے ساتھ ساتھ ادائیگی کے لیے انتظام بھی کرتا رہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص کا قرض و امانت کی ادائیگی کا دلی ارادہ ہوگا اللہ پاک بھی اس کی ضرور مدد کرے گا اور ضرور اس کے لیے ایسے ذرائع پیدا کر دے گا جس کی وجہ سے وہ قرض سے سبکدوش ہو جائے گا۔ اور جس کی نیت ہی ہضم کرنے کی ہو تو اللہ کی مدد بھی اس

(۱) ابن السنی (ح ۳۵۱) صحیح ابن حبان (موارد ۲۴۲۷)

(۲) ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب ۱۱۰ (ح۔ ۳۵۶۳)

سے اٹھ جائے گی۔ (۱) دعائیں درج ذیل ہیں:

① اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (۲)

''الٰہی!...... تو میری حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کفایت فرما اور اپنے فضل سے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔''

② اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ ضِلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ (۳)

''اے اللہ!...... میں تجھ سے فکر و غم عاجزی و سستی بخل و بزدلی' قرض کے چڑھ جانے اور لوگوں کے غالب آنے سے پناہ مانگتا ہوں۔''

فوائد: یہ دعائیں بہت سے نیک ترین سیاسی معاشی انقلابی مقاصد پر مشتمل ہیں۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ان کو سمجھنے اور پھر ان کے

(۱) بخاری۔ کتاب الاستقراض : باب من اخذ اموال الناس یرید اداء ھا (ح ۔۲۳۸۷)

(۲) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب ۱۱۰ (ح ۳۵۶۳)

(۳) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب التعوذ من غلبة الرجال (ح ۶۳۶۳)

حصول کی تدابیر کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عنایت فرمائے تاکہ ہر دو جہاں کی ہر قسم کی تکالیف دور ہوں۔ آمین۔

قرض ادا کرنے والے کے حق میں دعاء

جب قرض خواہ اپنے قرض دار سے اپنا پورا حق وصول پا لے تو اس کو چاہیئے کہ قرض ادا کرنے والے کے حق میں یہ دعاء پڑھے:

اَوْ فَيْتَنِي اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ[1]

''تم نے مجھے پورا حق دے دیا ہے' اللہ تعالیٰ تجھ کو پورا ثواب عطاء فرمائے۔''

اور محسن کے حق میں کہے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اللہ آپ کو بہتر بدلہ دے۔[2]

شیطانی وساوس دور کرنے کی دعائیں

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (حم السجدة : ۳۲/۳۶)

---

(۱) بخاری۔ کتاب الاستقراض : باب حسن القضاء (ح ۲۳۹۳)

(۲) ترمذی۔ کتاب البر والصلة : باب ماجاء فی الثناء بالمعروف (ح ۲۰۳۵)

"یعنی شیطانی وسوسہ دور کرنے کے لیے اللہ کی پناہ مانگا کرو، بے شک وہ سننے والا ہے۔"

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو یہ دعاء سکھائی:

① ﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ﴾ (مؤمنون: ۲۳/ ۹۷، ۹۸)

"اور کہو! اے پروردگار! ...... میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔"

② اور نبی ﷺ فرماتے ہیں: شیطانی وسوسہ کے وقت تین بار ﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ﴾ کہا کرو[1] اور سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ پڑھ لیا کرو۔ پھر بائیں جانب تین بار تھوک کر ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ کہہ لیا کرو۔[2] شیطانی وسوسہ دور ہو جائے گا۔

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

---

(۱) مسلم۔ کتاب الایمان : باب الوسوسة فی الایمان (ح ۱۳۴، ۱۳۵)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب السنة : باب فی الجهمية (ح ۴۷۲۲)

''تمہارے پاس شیطان آتا ہے اور آ کر کہتا (یعنی وسوسہ ڈالتا) ہے'' اس چیز کو کس نے پیدا کیا۔ اس چیز کو کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ کہتا ہے کہ: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہاں پہنچے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھے اور رک جائے۔[1]

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ لوگ ہمیشہ آپس میں سوال کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ کہا جاتا ہے ''یہ مخلوق اللہ نے پیدا کی تو اللہ کو کس نے پیدا کیا!؟ .... جو آدمی اس طرح کی کوئی بات پائے وہ کہے ﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔[2]

۳ سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !...... میری نماز اور قرأت کے درمیان شیطان حائل ہو جاتا ہے اور مجھ پر قرأت خلط ملط کر دیتا ہے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ شیطان ہے جسے خنزب کہا جاتا ہے' جب تو اسے محسوس کرے تو اعوذ باللہ پڑھ اور اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے'' صحابی کہتے ہیں'' جب میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔''[3]

---

(۱) بخاری۔ کتاب بدء الخلق : باب صفة ابلیس و جنوده (ح ۳۲۷۶)

(۲) مسلم۔ کتاب الایمان : باب بیان الوسوسة فی الایمان (ح ۲۱۲/ ۱۳۴)

(۳) مسلم۔ کتاب السلام : باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلاة (ح ۲۲۰۳)

⑤ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((اِقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَأُ فِيهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ))[1]

''گھروں میں سورۃ بقرہ پڑھو، جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجْعَلُوا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَءُ فِيهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ))[2]

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، بے شک جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔''

⑥ جو شخص ایک سو مرتبہ یہ دعاء پڑھتا ہے وہ پورا دن شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے:

---

(۱) حاکم (۱/ ۵۶۱، ۲/ ۲۵۹، نسائی فی الکبریٰ (ح ۹۶۳) الدارمی (۲/ ۳۳۶، ۳۴۷)

(۲) مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین : باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ (ح ۷۸۰)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [۱]

''اللہ کے سوا کوئی (سچا اور حقیقی) معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر تعریف۔ اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

تھکن دور کرنے کی دعاء

رسول اللہ ﷺ سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کام کی وجہ سے تھک جانے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: اے فاطمہؓ! سوتے وقت ۳۳ بار ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ﴾ اور 33 بار ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰهِ﴾ اور 34 بار ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ کہہ لیا کرو، تمہاری تھکن دور ہو جائے گی۔ [۲]

---

(۱) بخاری۔ کتاب بدء الخلق : باب صفة ابلیس و جنوده (ح ۳۲۹۳)۔۔۔۔۔

(۲) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب التکبیر و التسبیح عند المنام (ح ۶۳۱۸) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر عمدہ چیز دیکھ کر پڑھنے کی دعاء

عمدہ چیز کو دیکھ کر اور نیک عمل کو پورا کر کے یہ دعاء پڑھے:

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ (۱)

''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کی نعمت سے سب کارہائے خیر تکمیل پاتے ہیں۔''

اور ناپسندیدہ چیز کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھے:

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (۲)

''ہر حال میں اللہ کی تعریف (شکر) ہے۔''

غصہ دور کرنے کی دعاء

غصہ کے وقت ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾ پڑھنی چاہیے اس سے غصہ دور ہوتا ہے (۳) اور تیز زبانی اور فحش گوئی سے استغفار اور توبہ کرنی

(۱) (۲) ابن ماجہ۔ کتاب الادب : باب فضل الحامدین (ح ۳۸۰۳)

(۳) بخاری۔ کتاب الادب : باب الحذر من الغضب (ح ۲۱۱۵)

چاہیے۔ فحش گوئی مؤمن کا کام نہیں۔[1]

فوائد قرآن مجید میں اللہ پاک نے متقی بندوں کی ایک صفت غصہ کو پی جانا بھی بتلائی ہے۔(سورۃ آل عمران : ۳/ ۱۳۴)

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:
''جو غصے کو اس حال میں پی گیا کہ اس کے نافذ کرنے پر قادر تھا' قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اس کو سب کے سامنے لائے گا۔ یہاں تک کہ اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حوروں میں سے جو چاہے لے لے۔''[2]

ضعف بصارت دور کرنے کی دعاء

جس کی آنکھ دکھتی ہو اس کو یہ دعاء ضرور پڑھ لینی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَ بَصَرِي وَ اجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِي وَ خُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي[3]

---

(۱) ابن ماجہ۔ کتاب الادب : باب الاستغفار (ح ۳۸۱۷)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب من کظم غیظا (ح ۴۷۷۷) ......

(۳) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۱۳۲/ ۱۳۸)' ح ۷/ ۳۶۰۴' الادب المفرد (۶۵۰)

''الٰہی!...... میرے کان اور میری آنکھ سے مجھے نفع پہنچا اور ان دونوں (اعضاء) کو میری طرف سے وارث کر، اور مجھ پر ظلم کرنے والے پر میری مدد کر، اور میرے دشمن سے میرا بدلہ لے لے۔''

جسم میں درد سے شفاء کے لیے

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جسم میں درد کی شکایت کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ عمل تلقین فرمایا کہ درد کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ یہ دعاء پڑھو، اللہ کے فضل سے درد دور ہو جائے گا:

''أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّمَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ''[1]

''میں اللہ کے جلال اور اس کی قدرت کی پناہ طلب کرتا ہوں اس بیماری کے شر سے جو اس وقت مجھے لاحق ہے اور جس کے آئندہ ہونے کا اندیشہ ہے۔''

---

(1) مسلم۔ کتاب الطب۔ باب استحباب وضع یده علی موضع الألم (ح ۲۲۰۲)

بارش وغیرہ کے لیے دعائیں

سیدنا جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے طلب باراں کی یہ دعاء نقل کی ہے:

① اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ (۱)

''اے اللہ!...... ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو مدد کرنے والی' خوشگوار' سرسبز کرنے والی' نافع اور بے ضرر بلا تاخیر جلد آنے والی ہو''

② سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش طلب کرتے تو کہتے:

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَائِمَكَ وَ انْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ اَحْيِي بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (۲)

''اے اللہ!...... اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا دے اور اپنے مردہ شہر کو زندہ کر دے۔''

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الاستسقاء : باب رفع الیدین فی الاستسقاء (ح ۱۱۶۹)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الاستسقاء۔ باب رفع الیدین فی الاستسقاء (ح ۱۱۷۶)

اس کے بعد امام اپنی چادر کے کونے اُلٹ لے اور دو رکعت نماز باجماعت پڑھ کر خوب خشوع خضوع کے ساتھ دعاء کرکے واپس ہو جائیں۔

(۳) اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَ اجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ[1]

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے' بے حد مہربان' نہایت رحم والا ہے' روز جزا کا مالک ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' جو چاہتا ہے کرتا ہے...... اے اللہ!...... تو ہی اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں' ہمارے اوپر بارش برسا دے اور جو تو نازل کرے اسے ہمارے لیے قوت کا باعث بنا دے اور (بقدر ضرورت) ایک وقت تک اسے لمبا فرما۔''

[1] ابو داؤد۔ کتاب الاستسقاء: باب رفع الیدین فی الاستسقاء (ح ۱۱۷۳)

بادل آتا ہوا دیکھنے کے وقت کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا[1]

"اے اللہ!..... میں اس کے شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔"

بارش برسنے کی دعاء

(۱) اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا ھَنِیْئًا[2]

"اے اللہ کثرت سے اور شاداب کن بارش ہو۔"

(۲) اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا

اے اللہ: نفع بخش بارش عطاء فرما۔[3]

آندھی چلتے وقت کی دعائیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَمَا فِیْھَا وَ خَیْرَمَا

۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا ھاجت الریح (ح ۵۰۹۹)

۲) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا ھاجت الریح (ح ۵۰۹۹)

(۳) بخاری۔ کتاب الاستسقاء : باب ما یقال اذا مطرت (ح ۱۰۳۲)

أُرْسِلَتْ بِهِ وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا فِيهَا وَ شَرِّمَا أُرْسِلَتْ بِهِ[1]

''اے اللہ!..... میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جس کی غرض کے لیے اسے بھیجا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر اور جس غرض کے لیے اسے بھیجا گیا اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔''

(۲) اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا[2]

''اے اللہ!..... (یہ ہوا) پانی کو اٹھانے والی ہو بے فائدہ نہ ہو۔''

جب بارش سے نقصان کا اندیشہ ہو

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَ الظُّرُوبِ وَ بُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرَةِ[3]

---

(۱) مسلم۔ کتاب صلاۃ الاستسقاء: باب التعوذ عند رؤیۃ الریح والغیم (ح ۸۹۹)

(۲) بیہقی ۳/ ۳۶۳ ابن السنی (۲۹۹) الادب المفرد (۷۱۸) حاکم (۴/ ۲۸۶)

(۳) بخاری۔ کتاب الاستسقاء: باب الاستسقاء فی المسجد الجامع (ح ۱۰۱۳، ۱۰۱۴)

''اے اللہ!...... ہمارے اطراف میں بارش برسا' ہم پر نہ برسا'...... اے اللہ!...... ٹیلوں' پہاڑوں' وادیوں اور باغوں کو سیراب کر دے۔''

فوائد بارش سے نقصان کا خطرہ ہو تو اذانیں وغیرہ دینے کا ثبوت نہیں۔ اس کی بجائے مذکورہ دعاء پڑھنی چاہیے۔ اور جب قحط سالی ہو اور بارش نہ آئے تو ایک دوسرے پر پانی ڈال کر نہیں بلکہ یہ دعاء کرنی چاہیے اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اے اللہ!...... ہمارے لیے بارش برسا۔

پھوڑے پھنسی اور زخم کے لیے دعائیں

① بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا(۱)

''اللہ کے نام سے' ہماری زمین کی مٹی ہے' ہمارے کسی کے تھوک کے ساتھ' تاکہ ہمارا مریض اللہ کے حکم سے شفاء پائے۔''

② اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيْرِ وَ مُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ صَغِّرْ

(۱) بخاری۔ کتاب الطب: باب رقیۃ' (ح ۵۷۴۵'۵۷۴۶) مسلم۔ (ح ۲۱۹۴)

مَابِیْ طَفِئَتْ[1]

''اے اللہ!...... جو چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا کرنے والا ہے تو میرے اس (پھوڑے پھنسی) کو اچھا کردے۔''

۴ اَللّٰهُمَّ مُطْفِئَ الْكَبِيْرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ اَطْفِئْهَا عَنِّيْ[2]

''اے اللہ!...... بڑے کو بجھانے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے! اس پھنسی کو مجھ سے دور کردے۔''

آگ سے جلے ہوئے کے لیے دعاء

اگر کوئی جل جائے تو ذیل کی دعاء پڑھنے سے اس کی تکلیف جاتی رہے گی۔ رسول اللہ نے ایسے ہی ایک بیمار صحابی پر اسے پڑھ کر دم کیا تھا۔

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ

---

(۱) احمد (۵/ ۳۷۰) ابن السنی (ح ۶۳۵) الاصابة (۳/ ۳۰۷)

(۲) مستدرك حاكم (۳/ ۲۰۷) مسند احمد (۵/ ۳۷۰) عمل اليوم و الليلة (۱۰۳)

لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ[1]

''سب لوگوں کے پروردگار!...... تو تکلیف کو دور کر دے' تو شفاء دے تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے۔''

فوائد آگ سے جلے ہوئے کے علاوہ بھی ہر بیماری کے لیے یہ دعاء پڑھ کر دم کرنا خالی از نفع نہیں ہوگا۔[2] (ان شاء اللہ تعالیٰ) دعاء کے ساتھ مناسب دواء بھی کرتا رہے۔

زہریلے جانوروں کے کاٹے کی دعاء

زہریلے جانور اگر کسی کو کاٹ لیں تو سات بار پوری پوری سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا جائے' اللہ کے حکم سے وہ اچھا ہو جائے گا۔ احادیث رسول اللہ ﷺ سے ہی سورۂ فاتحہ پڑھنا ثابت ہے۔[3]

---

(۱) مسند احمد (۳/ ۲۵۹) نسائی فی عمل الیوم و اللیلۃ (ح ۱۰۵۲)

(۲) آگ کی قید کے بغیر یہ دعاء متفق علیہ ہے۔ اس دعاء کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ ﴿لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ دیکھئے بخاری کتاب الطب : باب مسح الراقی الوجع بیدہ الیمنی' (ح ۵۷۵۰) مسلم کتاب السلام : باب استحباب رقیۃ المریض (ح ۲۱۹۱)

(۳) بخاری۔ کتاب الطب : باب النفث فی الرقیۃ (ح ۵۷۴۹) مسلم (ح ۲۲۰۱)

نظر بد لگ جانے کی دعاء

نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اس پر یہ دعاء پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَ بَرْدَهَا وَ مَرْضَهَا[1] اُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ[2]

''الٰہی..... تو اس کی گرمی و سردی و بیماری دور کر دے۔ میں تجھ کو پناہ دیتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ' ہر شیطان کی برائی سے' اور ہر ایذاء دینے والے جانور کی برائی سے' اور ہر نظر لگانے والی آنکھ کی برائی سے۔''

اپنی نظر لگ جانے کا خطرہ ہو تو کیا کہے؟

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی

(۱) مسند احمد (۳/ ۴۴۷) حاکم (۳/ ۲۱۶)

(۲) بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء : باب ۱۰ (ح ۳۳۷۱)

میں یا اپنے ہاں یا اپنے مال میں کوئی خوش کن چیز دیکھے تو اسے برکت کی دعاء کرنی چاہیے کیونکہ نظر لگ جانا برحق ہے۔[1]

فوائد قرآن پاک نے سورۂ کہف میں باغ والے دو آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ اس میں آتا ہے کہ ایک آدمی نے جو مسلمان تھا' دوسرے کا اپنے باغ کی حسن آرائی پر فخر و غرور دیکھ کر کہا تھا: مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

شگونِ بد کے کفارے کی دعاء

نیک فال جائز ہے اور بدشگونی ناجائز ہے اور اگر کوئی بدشگونی کا مرتکب ہو جائے تو اس کے کفارہ میں یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَ لَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ[2]

''اے اللہ!......نہیں ہے بھلائی مگر تیری ہی بھلائی ہے اور کوئی شگون نہیں

(۱) مسند احمد (۳/ ۴۴۷) صحیح الجامع (۱/ ۲۱۳) اور زاد المعاد محقق (۴/ ۱۷۰)

(۲) مسند احمد (۲/ ۲۲۰) ابن السنی (ح ۲۹۴)

مگر تیرے ہی حکم سے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔"

بیمار کے پاس جا کر اس پر دم کرنے کی دعائیں

جب مسلمان بیمار پرسی کے لیے کسی بیمار کے پاس جائے تو مریض کے بدن پر ہاتھ رکھ کر مندرجہ ذیل دعاؤں کو پڑھے یا ان میں سے جس کو چاہے پڑھے رسول اللہ ﷺ بیمار کے پاس ان دعاؤں کو پڑھتے تھے۔

۱ لَا بَاسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَابَاسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ [1]

"کوئی خوف و ہراس کی بات نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں کو پاک کرنے والی ہے۔"

۲ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَ بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا [2]

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں' یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اور ہمارے

(۱) بخاری۔ کتاب المرضى : باب عيادة الاعراب (ح ۵۶۵۶)

(۲) بخاری۔ کتاب الطب : باب رقية النبی ﷺ (ح ۵۷۴۵ '۵۷۴۶)

بعض کا تھوک ہے' تا کہ اللہ کے حکم سے بیمار اچھا ہو جائے۔"

۳ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا"[۱]

"اے تمام لوگوں کے پروردگار!...... تو تکلیف کو دور فرما کر شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے' تیری ہی شفاء ہے' ایسی شفاء مرحمت فرما جو بیماری کو نہ چھوڑے۔"

۴ بِسْمِ اللّٰهِ اُرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اُرْقِيْكَ"[۲]

"اللہ کے نام کے ساتھ تیرے اوپر دم کرتا ہوں ہر اس نفس کی برائی سے جو تجھے ایذا پہنچائے اور ہر اس چیز کی برائی اور حسد کرنے والی آنکھ کی برائی سے' اللہ تجھ کو شفاء دے اللہ کے نام کے ساتھ میں یہ دم کر رہا ہوں۔"

(۱) بخاری۔ کتاب الطب : باب رقیۃ النبی ﷺ (ح ۵۷۴۳)

(۲) مسلم۔ کتاب السلام : باب الطب و المرض و الرقی (ح ۲۱۸۶)

۵ بِسْمِ اللّٰهِ أُرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَّشْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِى عَيْنٍ[1]

''اللہ کے نام کے ساتھ تیرے اوپر دم کرتا ہوں' اللہ تجھ کو ہر بیماری سے شفاء دے' ہر حاسد کی برائی اور نظر بد والی آنکھ کی برائی سے۔''

۶ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا وَ يَمْشِى لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ[2]

''اے اللہ!.....اپنے بندے کو شفاء دے جو تیرے دشمن کو زخمی کرے گا اور تیری خوشنودی کے لیے جنازہ کی طرف چلے گا۔''

۷ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ[3]

---

(۱) مسلم۔ کتاب السلام : باب الطب و المرض و الرقی (ح ۲۱۸۵)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الجنائز : باب الدعاء للمریض عند العیادۃ (ح ۳۱۰۷)

(۳) ابو داؤد۔ کتاب الجنائز : باب الدعاء للمریض عند العیادۃ (ح ۳۱۰۶)

''میں بزرگ و برتر اللہ' جو عرش عظیم کا رب ہے' سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھ کو تندرست کر دے۔''

[۸] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات (یعنی ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم کرتے اور اپنا ہاتھ پھیرتے۔ اور جس بیماری میں آپ نے وفات پائی میں اس میں معوذات پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی اور آپ کا ہاتھ اس کی برکت کی وجہ سے آپ پر پھیر دیا کرتی تھی۔[۱]

مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ جب آپ کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے۔[۲] اور بخاری کی ایک روایت میں یہ ہے کہ معمر نے زہری سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر دم کرتے تھے؟ زہری نے کہا کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے تھے پھر ان دونوں کو اپنے منہ پر پھیرتے تھے۔[۳]

---

(۱) بخاری۔ کتاب الطب۔ باب: الرقی بالقرآن والمعوذات۔ (ح ۵۷۳۵)

(۲) مسلم۔ کتاب السلام: باب استحباب رقیۃ المریض بالمعوذات (ح ۲۱۹۲)

(۳) بخاری۔ کتاب الطب: باب الرقی بالقرآن والمعوذات (ح ۵۷۳۵)

[۹] سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی' جو بیماری کے ضعف سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو (اللہ سے) کچھ دعاء کرتا تھا یا کچھ مانگتا تھا۔" اس نے کہا: "میں یہ دعاء کرتا تھا کہ اے اللہ! جو عذاب تو مجھ پر آخرت میں کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں مجھ پر کر لے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! تو اس عذاب کی طاقت نہیں رکھتا' کیوں تو نے یہ دعاء نہیں کی:

﴿اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

"اے اللہ!..... ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس شخص نے یہی دعاء کی' اللہ نے اس کو شفاء عطاء فرمائی۔[1]

---

(۱) مسلم۔ كتاب الذكر و الدعاء : باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة (ح ۲۶۸۸)

وہ دعائیں جو بیمار خود پڑھے

مریض اپنی بیماری کی حالت میں سورۃ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام بدن پر ان کو پھیر لیا کرے نبی ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔[1]

نیز ان دونوں دعاؤں کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ شفاء عطاء فرماتا ہے:

(۱) ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾[2]

"الٰہی..... تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' تیری ذات پاک ہے۔ میں ظالم (گناہ گار) لوگوں میں سے ہوں۔"

(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ

(۱) بخاری۔ کتاب الطب : باب الرقی بالقرآن و المعوذات (ح ۵۷۳۵)

(۲) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۸۱) فی دعوۃ ذی النون (ح ۳۵۰۵)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[۱]

''نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے' نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر ایک اکیلا اللہ ہی ہے جس کا کوئی شریک' نہیں ہے' کوئی بندگی کے لائق نہیں مگر اللہ' اسی کے لیے ہے ملک اور اسی کے لیے ہر قسم کی تعریف' نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ۔''

موذی بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُذَامِ وَ الْجُنُوْنِ وَ مِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ[۲]

''اے اللہ!...... میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص' جذام اور جنون اور دوسری بری بیماریوں سے۔''

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب مایقول العبد اذا مرض (ح ۳۴۳۰)

(۲) ابوداؤد۔ کتاب الوتر : باب فی الاستعاذۃ (ح ۱۵۵۴) نسائی۔ کتاب الاستعاذۃ : باب الاستعاذۃ من الجنون (ح ۵۴۹۵)

کھانا کھاتے وقت پڑھنے کی دعائیں

جب کھانا شروع کرے تو

"بِسْمِ اللّٰهِ"[۱]

کہے اور کھانا شروع کردے:

نوٹ

اگر کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور کھانے کے درمیان یاد آجائے تو اسی وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَ اٰخِرَهُ[۲] پڑھ لے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے اسے کہنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ[۳]

---

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی بَرَكَةِ اللّٰهِ "اللہ کے نام کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں اور اسی کی برکت کا امیدوار ہوں۔" ابوداؤد۔ کتاب الاطعمة: باب التسمية على الطعام (ح ۳۷۶۷) ترمذی۔ کتاب الاطعمة: باب ماجاء فی التسمية على الطعام (ح ۱۸۵۸) یہ روایت ضعیف ہے۔

(۲) بخاری۔ کتاب الاطعمة: باب ما يقول اذا فرغ من طعامه (ح ۵۴۵۸۔ ۵۴۵۹)

(۳) ابوداؤد۔ کتاب الاشربة: باب ما يقول اذا شرب اللبن (ح ۳۷۳۰) ....

''اے اللہ! ...... ہمارے لیے اس کھانے میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھانا کھلا۔''

فوائد کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیئے۔ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر بسم اللہ پڑھے بغیر کھانا کھایا جائے تو شیطان ساتھ کھاتا ہے۔[1] یہ بہت بڑی نحوست ہے۔ اور یہ دعائیں پڑھنے سے نحوست ختم اور برکت لازم ہو جاتی ہے۔ نیز ''جس کا کھائے اسی کا گائے'' کے تحت جب روزی وہ پروردگار دیتا ہے تو نام بھی اسی کا لینا چاہیئے۔ اور داتا اور رازق بھی اسی کو سمجھنا چاہیے۔

کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں

(۱) اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا[2]

''تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، تعریف بہت زیادہ، پاکیزہ، برکت

---

(۱) مسلم۔ کتاب الاشربۃ : باب آداب الطعام والشراب (ح ۲۰۱۹)

(۲) صحیح بخاری۔ الاطعمۃ : باب ما یقول اذا فرغ من طعامہ (۵۴۵۸، ۵۴۵۹)

دی ہوئی، جسے نہ کافی سمجھا جائے اور نہ چھوڑا گیا اور نہ اس سے بے پروائی کی گئی ہے ہمارے لیے۔"

(۲) اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَ سَقٰی وَ سَوَّغَهٗ وَ جَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا[۱]

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور اسے خوشگوار کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔"

(۳) اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھانا کھلایا اور میری کوشش وقوت کے بغیر مجھے عطاء کیا۔"

یہ دعاء پڑھنے والے کے سابقہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔[۲]

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الاطعمة : باب ما یقول الرجل اذا طعم (ح ۳۸۵۱)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب اللباس : باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیداً (ح ۴۰۲۳)

کھانا کھلانے والے کے لیے یہ دعاء

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ فَاغْفِرْلَھُمْ وَ ارْحَمْھُمْ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ [۱]

''اے اللہ!..... تو اس چیز میں برکت عطاء فرما جو تو نے ان کو دی ہے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما... الٰہی!..... تُو اس کو کھلا جس نے مجھ کو کھلایا اور اس کو سیراب کر جس نے مجھ کو سیراب کیا۔'' (یعنی میری پیاس بجھائی)

''مجھے تم سے اللہ کیلئے محبت ہے'' کہنے والے کو دعاء

اگر کوئی شخص آپ سے کہے کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کی رضاء وخوشنودی کے لیے محبت کرتا ہوں تو اس کو جواب میں کہنا چاہیے:

اَحَبَّكَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ [۲]

---

(۱) یہ دو دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ دیکھئے مسلم۔ کتاب الاشربة : باب استحباب وضع النوٰی خارج التمر (ح ۲۰۴۲) و باب اکرام الضیف و فضل ایثارہ (ح ۲۰۵۵)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب الرجل یحب الرجل علی خیر یراہ (ح ۵۱۲۵)

''وہ ذات (اللہ تعالیٰ) تم سے محبت کرے کہ جس کی خوشی کے لیے تم نے مجھ سے محبت کی۔''

اپنے بھائی کو ہنستا دیکھے تو

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ(۱)

''اللہ تعالیٰ آپ کے دانتوں کو ہنسائے رکھے۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا مسکراتا رکھے۔)

لباس پہننے کی دعاء

رسول اللہ ﷺ جب کپڑا پہنتے تو اس کا نام (قمیص چادر یا عمامہ) لیتے اور پھر کہتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَ خَیْرِ مَا هُوَ لَهٗ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا هُوَ لَهٗ(۲)

---

(۱) بخاری۔ کتاب الادب : باب التبسم والضحك (ح ۶۰۸۵)

(۲) ابوداؤد۔ کتاب اللباس : باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیداً (ح ۴۰۲۰)

''اے اللہ!...... میں تجھ سے اس کی خیر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

نیا کپڑا پہننے کی دعائیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے نیا لباس پہن کر کہا:

① اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ[1]

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری محنت وقوت کے بغیر مجھے عطاء کیا۔''

② اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْهِ اَسْاَلُكَ خَیْرَهٗ وَ خَیْرَ مَاصُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّمَاصُنِعَ لَهٗ[2]

''اے اللہ!...... تمام تعریف تیرے لیے ہے' تو نے مجھے یہ لباس پہنایا'

(۱) ابو داؤد۔ کتاب اللباس : باب ما یقول اذا لبس ثوبًا جدیداً (ح ۴۰۲۳)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب اللباس : باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیداً (ح ۴۰۲۰)

میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیئے یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر کا طالب ہوں اور تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی شر سے پناہ مانگتا ہوں۔"

نیا کپڑا پہننے والے کو یہ دعاء دی جائے

① اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَ عِشْ حَمِيْدًا وَ مُتْ شَهِيْدًا[۱]

"نیا لباس پہن، تعریف والی زندگی گزار اور شہادت کی موت تجھے نصیب ہو۔"

② اَبْلِي وَ اَخْلِقِي

تُو اسے بوسیدہ اور پرانا کرے۔[۲]

صبح وشام کی دعائیں

نوٹ: دعاؤں میں خط کشیدہ (Under line) عربی الفاظ شام کے اذکار

(۱) ابن ماجہ۔ کتاب اللباس : باب ما یقول الرجل اذا لبس ثوبا جدیداً (ح ۳۵۵۸)

(۲) بخاری کتاب اللباس : باب ما یدعی لمن لبس ثوبا جدیداً (ح ۵۸۴۵)

میں ادا کریں باقی صبح کے اذکار میں۔

آیۃ الکرسی.........ایک مرتبہ (ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت بھی)[۱]

❀﴿اَصْبَحْنَا (اَمْسَيْنَا) عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَ كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ عَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾[۲] (ایک مرتبہ)

''ہم نے صبح کی (شام کی) فطرت اسلام' کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد (ﷺ) کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت پر جو یکسوئی سے فرمانبردار تھے اور وہ مشرک نہیں تھے۔''

❀ اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ (اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى) الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

---

(۱) البقرہ (۲/ ۲۵۵) مکمل آیت الکرسی مع ترجمہ فجر کی سنتوں کے بعد دعائیں کے باب ص ۱۲۰ پر دیکھیں۔

(۲) مسند احمد (۳/ ۴۰۶)

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ (هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ [1] (ایک مرتبہ)

''ہم نے صبح کی (شام کی) اور اللہ کے سارے ملک نے صبح کی (شام کی) اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے' اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب!......اس دن (رات) میں جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے میں تجھ سے

(۱) مسلم۔ كتاب الذكر والدعاء : باب في الادعية (ح ۲۷۲۳)

اس کا سوال کرتا ہوں اور اس دن (رات) کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں...... اے میرے رب!...... میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں...... اے میرے رب!...... میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

❀ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اَمْسَيْنَا (وَ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ اَصْبَحْنَا) وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ (الْمَصِيْرُ)"[1] (ایک مرتبہ)

"اے اللہ!...... تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی (تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی) اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور (پھر مرنے کے بعد قبروں سے) تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے (لوٹ کر جانا ہے۔)"

❀ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ

[1] ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا اصبح (ح ٥٠٦٨)

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَایَ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَ اٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَ عَنْ شِمَالِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ اَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ [1] (ایک مرتبہ)

''اے اللہ کریم!...... میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں...... اے اللہ!...... میں اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں...... اے اللہ کریم!...... میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ...... اے اللہ کریم!...... میرے سامنے سے، میرے پیچھے، میرے دائیں طرف سے اور میرے بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور اس بات سے میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا اصبح (ح ۵۰۷۴) ابن ماجہ۔ (ح ۳۸۷۱)

کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔"

سید الاستغفار : ❀ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ۔ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ [1] (ایک مرتبہ)

"اے اللہ کریم!.....تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں تیرے ساتھ کیے ہوئے وعدے پر قائم ہوں' جہاں تک میرا بس چلتا ہے۔.... اے اللہ کریم!.....میں ہر اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوئی ہے اور جو تُو نے مجھ پر فضل و کرم کیا اس کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی معترف ہوں۔ پس میرے گناہوں کو معاف کردے (اس لیے) کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔" (اس دعاء کو سید الاستغفار بھی کہتے ہیں)

---

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب ما یقول اذا أصبح (ح ۶۳۲۳)

❀﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (سورۃ الاخلاص) ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ (سورۃ الفلق) ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (سورۃ الناس۔)[1]
(تین تین مرتبہ)

❀بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ[2]
(تین مرتبہ)

"اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔"

❀ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) نَبِیًّا وَّ رَسُوْلًا[3] (تین دفعہ)

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا اصبح' ح ۵۰۸۲
(۲) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا اصبح (ح ۵۰۸۸)
(۳) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا اصبح (ح ۵۰۷۲)

’’میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے پر۔‘‘

❀ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِی بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِی سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ[1] (تین مرتبہ)

’’اے اللہ!...... مجھے میرے جسم میں عافیت دے۔...... اے اللہ!...... مجھے میرے کانوں میں عافیت دے۔...... اے اللہ!...... مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔...... اے اللہ!...... میں ناشکری اور فقر (تنگدستی) سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔‘‘

❀ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَ رِضٰی

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب: باب مایقول اذا اصبح (ح ۵۰۹۰)

نَفْسِهٖ وَ زِنَةَ عَرْشِهٖ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ[1] (تین مرتبہ)

''میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اس کے نفس کی رضاء کے برابر اور عرش کے وزن کے برابر اور کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

❀ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ[2] (تین مرتبہ)

''میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔''

❀ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ[3] (سات مرتبہ)

''مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے

(1) مسلم۔ کتاب الذکر: باب التسبیح اول النهار الخ (ح ۲۷۲۶)

(2) مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء: باب فی التعوذ من سوء القضاء (ح ۲۷۰۹)

(3) ابو داؤد۔ کتاب الادب: باب ما یقول اذا اصبح (ح ۵۰۸۱)

اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔"

❀ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1] (دس مرتبہ)

"اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد (ہر طرح کی تعریف) ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

❀ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ [2] (سو مرتبہ)

"میں اللہ کی خوب تسبیح کہتا ہوں اس کی تعریف کے ساتھ۔"

❀ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ [3] (سو مرتبہ)

"میں اللہ کریم سے بخشش مانگتا ہوں اور اس کی طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔"

---

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب فضل التهليل (ح ٦٤٠٤) .... (ح ٢٦٩١)

(۲) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب فضل التسبيح (ح ٦٤٠٥) ..... مسلم۔ (ح ٢٦٩١)

(۳) بخاری۔ کتاب الدعوات باب استغفار النبی ﷺ (ح ٦٣٠٧) اس میں دن میں ستر مرتبہ سے زائد پڑھنے کا آتا ہے۔

فوائد انسان اس کائنات میں جو زندگی گزار رہا ہے وہ صبح یا شام کی زد میں ہی آتی ہے۔ ان دعاؤں میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ شب و روز بذاتِ خود مملوک ہیں مخلوق ہیں۔ یہ زمانہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے خالق کے حکم کا تابع ہے۔ لہٰذا صبح و شام اس کی بارگاہ میں ہی جھکنا چاہیئے تاکہ وہ تمہاری صبحوں اور شاموں میں برکت ڈال دے اور ان میں کیے گئے افعال کو عبادت بنا کر ذریعہ اجر و ثواب بنا دے اور ان اذکار کی برکت سے تمہاری صبح سے لے کر شام تک کی تگ و دو کارروائیوں اور کاوشوں میں کامیابیاں اور کامرانیاں رکھ دے۔

سونے کے وقت پڑھنے کی دعائیں

سونے سے پہلے باوضوء ہونا چاہیے۔ بستر پر آنے سے پہلے اسے جھاڑ لینا چاہیے۔ اور بستر پر آتے ہوئے پہلے داہنا پاؤں بستر پر رکھیں اور بیٹھ کر مندرجہ ذیل اذکار اور دعائیں پڑھیے:[1]

① سورۂ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پوری

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات: باب اذا بات طاہراً (ح ۶۳۱۱) مسلم۔ (ح ۲۷۱۰)

پوری سورتوں کو پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ان دونوں ہاتھوں کو تمام بدن پر پھیرے' اسی طرح تین دفعہ کرے۔

② ایک ایک بار سورہ الم سجدہ اور سورۂ ملك پڑھے'[۱]

③ سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے لے کر آخر سورۃ تک)[۲]

④ اور آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے رات بھر شیطان کے شر اور اس کے وسوسے سے محفوظ رہے گا۔[۳]

⑤ ۳۳ بار ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ﴾ اور ۳۳ بار ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰهِ﴾ اور ۳۴ بار ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ کہے[۴]

⑥ پھر بستر پر سونے کے لیے اپنے داہنے پہلو کے بل لیٹے اور اپنے ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھے' اور یہ دعاء پڑھے:

---

(۲) ترمذی۔ کتاب فضائل القرآن: باب ماجاء فی فضل سورۃ الملك (ح۔۲۸۹۱)

(۳) بخاری۔ کتاب فضائل القرآن: باب فضل سورۃ البقرۃ: (ح ۵۰۰۹)

(۳) بخاری۔ حوالہ سابق (ح ۵۰۱۰)

(۴) بخاری۔ کتاب الدعوات: باب التکبیر و التسبیح عند المنام (ح ۶۳۱۸)

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰى [1]

''اے اللہ!...... میں تیرے نام کے ساتھ مر رہا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی دوبارہ زندہ اٹھوں گا۔''

پھر داہنی کروٹ پر ہی لیٹے ہوئے یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ [2]

''الٰہی!...... تو مجھے اس دن کے عذاب سے بچا لینا جس دن تو اپنے سب بندوں کو اٹھائے گا۔''

یہ دعاء پڑھنا بھی ثابت ہے:

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَ بِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ [3]

---

(١) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب مایقول عند النوم (ح ٥٠٣٥)

(٢) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب وضع الید تحت الخد الیمنی (٦٣١٤)

(٣) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب (١٣) (ح ٦٣٢٠) مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء : باب الدعاء عند النوم (ح ٢٧١٤)

''اے اللہ!...... میں تیرے ہی نام سے اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیرے ہی نام سے اٹھاتا ہوں' اگر تو میری جان نیند ہی میں روک لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اس کو واپس دنیا میں بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کیا کرتا ہے۔''

سو کر اٹھنے کے وقت پڑھنے کی دعائیں

مندرجہ ذیل دعاؤں کو صبح سو کر جاگنے کے بعد پڑھنا چاہیے' خواہ سب پڑھیں یا جو چاہیں پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو دس دفعہ ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ دس مرتبہ ﴿اَلْحَمْدُلِلّٰهِ﴾ دس بار ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ﴾ دس بار ﴿سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ﴾ اور دس مرتبہ ﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ﴾ اور دس بار ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ پڑھتے' اور دس مرتبہ اس دعاء کو پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَ ضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[1]

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب مایقول اذا اصبح (ح ۵۰۸۵)

''اے میرے مالک!...... میں تیری پناہ چاہتا ہوں' دنیا اور آخرت کی تنگیوں سے۔''

نیز مندرجہ ذیل دعاؤں کے متعلق فرمایا جو ان کو پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دے گا' اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر (بیشمار) ہوں:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ (۱)

''سب تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس نے مارنے (یعنی سلانے) کے بعد ہم کو پھر زندہ کر دیا (یعنی جگا دیا) اور (آخر) اس کی طرف ہی سب کو پھر جانا ہے۔''

نیز جب رات کو سو کر جاگے تو آسمان کی طرف نظر کر کے سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ﴾ سے لے کر آخیر تک پڑھ کر مندرجہ ذیل دعاء پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ (۲)

---

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب وضع الید تحت الخد الیمنیٰ (ح ۶۳۱۴)

(۲) بخاری۔ کتاب الوضوء : باب قراءۃ القرآن بعد الحدث وغیرہ (ح ۱۸۳)

دعا یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ [1]

''کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ اکیلا معبود جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے لیے پاکی اور تعریف ہے، وہ اکیلا معبود ہے اور اللہ بہت بڑا ہے، نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی اور نہیں ہے قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ کی مدد کے ساتھ، الٰہی!..... تو مجھے بخش دے۔''

← مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین : باب صلاۃ النبی ﷺ و دعائہ باللیل (ح ۷۶۳) آسمان کی طرف نظر کرنے کا ذکر بخاری۔ کتاب الادب : باب رفع البصر الی السماء (ح ۶۲۱۵) میں ہے۔ بخاری و مسلم میں صرف آل عمران کی آخری آیتیں پڑھنے کا ذکر ہے دوسری دعاء کا ذکر نہیں ہے۔ اس دعاء کے پڑھنے کی ترغیب آپ ﷺ نے دی ہے۔ دیکھئے حوالہ آئندہ

(1) بخاری۔ کتاب التہجد : باب فضل من تعار من اللیل فصلی (ح ۱۱۵۴)

فوائد عقیدۂ توحید و معرفتِ الٰہی یہ دونوں چیزیں اتنی اہم ہیں کہ جس کو یہ حاصل ہو جائیں اس کو دونوں جہاں کی دولت مل گئی' ان کے حاصل ہو جانے پر یقیناً سابقہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے' اگرچہ وہ بے شمار ہوں' اور ان مقدس کلمات میں انہی چیزوں کی ہدایت کی گئی ہے۔ اللہ سب کو نصیب کرے۔ آمین' یا اللہ تو یہ دعاء قبول فرمالے۔ آمین۔

نیند میں گھبراہٹ' بے چینی اور وحشت کی دعاء

سوتے وقت یہ دعاء پڑھ لی جائے تو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ (١)

''میں اللہ تعالٰی کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں' اس کی ناراضی (غصے) اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسہ ڈالنے (گناہوں کے ارتکاب پر ابھارنے اور اکسانے) اور ان

(١) ابن السنی (ح ٦٣٨) مسند احمد ٣/ ٥٧

کے میرے پاس آنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

ڈراؤنا یا برا خواب دیکھے تو کیا کرے؟

اگر کوئی مسلمان برا یا ڈراؤنا خواب دیکھے تو وہ پیغمبر رحمت ﷺ کی ان ہدایات پر عمل کرے:

① تین دفعہ اپنی بائیں طرف تھوکے۔[1]

② شیطان اور اپنے اس خواب کی برائی سے تین دفعہ اللہ کی پناہ مانگے۔[2]

③ یہ (برا) خواب کسی کو نہ سنائے۔[3]

④ جس پہلو پر لیٹا ہوا ہے بدل دے۔[4]

⑤ اگر دل چاہے تو اٹھ کر نماز شروع کر دے۔[5]

فوائد نیند سکون اور آرام کا ایک ذریعہ ہے۔ سارے دن کا تھکا ماندہ کچھ دیر سو جائے تو ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ ﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾ (نبا: ۷۸/۳۰) اور ہم نے نیند کو تمہارے لیے آرام بنایا۔ اور جب پُرسکون نیند کی بجائے میں بے قراری پیدا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذات

---

(۱) تا (۳) مسلم۔ کتاب الرؤیا (ح ۲۲۶۱، ۲۲۶۲)

(۴) تا (۵) مسلم۔ کتاب الرؤیا (ح ۲۲۶۱، ۲۲۶۲)

بابرکت سے بڑھ کر اور کون سی پناہ ہو سکتی ہے۔

پیشاب و پاخانہ کے لیے جاتے وقت کی دعاء

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ پڑھ کر یہ دعاء پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ[1]

''اے اللہ کریم!...... میں ناپاک جنوں و جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

اور جب فراغت کر کے باہر نکل آؤ تو یہ دعاء پڑھو:

غُفْرَانَکَ[2] (''اے اللہ! میں) تیری بخشش (چاہتا ہوں۔)''

(۱) بخاری' کتاب الوضوء : باب ما یقول عند الخلاء ' (ح ۱۴۲)

(۲) ابوداؤد۔ کتاب الطھارۃ : باب ما یقول الرجل اذا خرج من الخلاء (ح ۳۰) ترمذی۔ کتاب الطھارۃ : (ح ۷) ابن ماجہ۔ کتاب الطھارۃ : (ح ۳۰۰)

دوسرا حصہ

عبادات (یا ارکانِ خمسہ) سے متعلقہ دعائیں

فخر کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی پوری زندگی یادِ الٰہی سے معمور نظر آتی ہے' جیسا کہ قارئین نے باب اول کے مطالعہ سے اندازہ لگایا ہوگا مگر دین کے نام پر آپ نے حیاتِ مقدسہ کے جس قدر نمونے پیش فرمائے وہ از سرتا پا خالق کائنات کے ذکر وفکر سے معمور نظر آتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد آپ ﷺ نے مندرجہ ذیل پانچ چیزوں پر رکھی: ① اقرارِ توحید الٰہی وتسلیم رسالت ② پنجوقتہ نماز ③ روزۂ ماہ رمضان ④ صاحب نصاب پر زکوٰۃ ⑤ بشرط استطاعت حج خانہ کعبہ۔

ان سارے فرائض اسلام کا اگر تجزیہ کیا جائے تو قدم قدم پر توحیدِ الٰہی وعظمت ربانی اور ذکر وفکر وحمد وشکر کے حقیقت افروز مناظر ملیں گے۔ مذہب کے نام پر بیشتر اقوامِ عالم میں بہت سے لہو ولعب ملتے ہیں مگر اسلام نے دین و مذہب کو سراسر معراج روحانیت وارتقاع انسانیت ہی کے لیے مخصوص کیا اور اس مقدس نام پر لہو ولعب وتوہمات کا ایک شائبہ تک نہیں آنے دیا' بلاشک و شبہ اسلام اپنے ارکان' اعمال' فرائض واجبات کے لحاظ سے اپنے معمار اول کی صداقت پر ایک روشن دلیل ہے۔ اقرار توحید وتسلیم رسالت کے بعد سب سے اہم ترین فریضہ نماز پنج وقتہ ہے' جسے ہر مسلمان عاقل بالغ پر کفر واسلام کے درمیان حد فاصل کے طور پر فرض قرار دیا گیا' یہ نماز ہے! از اول تا آخر تسلیم توحید الوہیت' اقرار ربوبیت' اعتراف عبدیت' تسبیح وتحمید الٰہی کا ایک مکمل ترین نقشہ ہے جس کی مثال دنیائے مذاہب کی عبادتوں میں ہرگز نہیں مل سکے گی۔ اسی طرح روزہ' حج' زکوۃ کے اعمال ہیں جن میں بھی یادِ الٰہی کی روح کام کر رہی ہے۔ اس باب کو ہم نماز کی دعاؤں سے شروع کر کے حج تک کی مختصر دعاؤں پر ختم کریں گے۔ ان شاء اللہ

اذانِ مقدس

نمازِ پنج وقتہ کو بلانے کے لیے وقت مقررہ پر جو الفاظ پکارے جاتے ہیں

اس پکار کو ''اذان'' کہا جاتا ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ،

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ،

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ،

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ،

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ،

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[1]

---

1 ابو داؤد، کتاب الصلاۃ: باب کیف الاذان (ح ۴۹۹) ابن ماجہ۔ (ح ۷۰۶)

''اللہ سب سے بہت ہی بڑا ہے' اللہ سب سے بہت ہی بڑا ہے' اللہ سب سے بہت ہی بڑا ہے' اللہ سب سے بہت ہی بڑا ہے۔ میں دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا بندگی (عبادت) کے لائق کوئی نہیں' میں پھر اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا بندگی کے لائق کوئی نہیں' میں دل سے اقرار کرتا ہوں کہ محمد اللہ کے پیغمبر ہیں' میں پھر اقرار کرتا ہوں کہ محمد اللہ کے پیغمبر ہیں' لوگو! نماز کے لیے آؤ' نماز کے لیے آؤ' یعنی نجات حاصل کرنے کے لیے آؤ' یعنی نجات حاصل کرنے کے لیے آؤ' اللہ سب سے بہت ہی بڑا ہے' اللہ سب سے بہت ہی بڑا ہے' اللہ کے سوا کوئی بندگی (عبادت) کے لائق نہیں۔''

فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد:

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ' اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ[1]

''نماز نیند سے بہتر ہے (پس اے سونے والو! نماز کیلئے کھڑے ہو جاؤ) نماز نیند سے بہتر ہے۔ (پس اے سونے والو نماز کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔'')

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الصلاۃ : باب کیف الاذان (ح ۵۰۱) نسائی۔ (ح ۶۳۴)

اذان کا جواب

مسلمان جب اذان سنے تو اسی طرح کہتا جائے جس طرح مؤذن کہتا ہے سوائے حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے۔ ان دونوں کلمات کے بعد لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ جس نے یہ سب کچھ اپنے دل سے کہہ دیا' وہ آدمی جنت میں داخل ہوگا۔[1] پھر (آخر میں) نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے۔

اذان کے بعد کی دعاء

جو اذان سن کر رسول رحمت ﷺ پر درود (ابراہیمی) پڑھے[2] اور نیچے لکھی ہوئی دعاء پڑھے' اس کیلئے شفاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ درود شریف شروع کتاب میں دیکھو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ

---

(۱) مسلم۔ کتاب الصلاۃ: باب استحباب القول مثل قول المؤذن (ح ۳۸۵)

(۲) مسلم۔ کتاب الصلاۃ: باب استحباب القول مثل قول المؤذن (ح ۳۸۴)

اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ"[1]

''اے اللہ!...... اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عنایت کر اور آپ کو مقام محمود میں کھڑا کر' جس کا تُو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔''

اقامت کا بیان

با جماعت نماز شروع ہوتے وقت اقامت کہی جاتی ہے' اس کو تکبیر بھی کہتے ہیں' جسے اکہرے (ایک ایک دفعہ) الفاظ میں ادا کرنا جیسا کہ نیچے درج ہے مسنون طریقہ ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ' حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ' قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ

(1) بخاري۔ کتاب الاذان : باب الدعاء عند النداء (ح ٦١٤)

الصَّلٰوۃُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[۱]

یہ دو دفعہ کہیں۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ الخ یعنی نماز باجماعت شروع کر دی گئی، نماز کھڑی ہوگئی۔ باقی ترجمہ مثل سابق ہے۔

وضوء سے پہلے اور بعد کی دعائیں

وضوء کے شروع میں بسم اللہ پڑھے[۲] پھر وضوء کے بعد جو شخص مندرجہ ذیل دعاء پڑھے، اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ[۳] اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ[۴]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور

---

۱) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ: باب کیف الاذان (ح ۴۹۹) ابن ماجہ۔ (ح ۷۰۶)

۲) نسائی۔ کتاب الطہارۃ: باب التسمیۃ عند الوضوء (ح ۷۸)

۳) مسلم۔ کتاب الطہارۃ: باب الذکر المستحب عقب الوضوء (ح ۲۳۴)

۴) یہ اضافہ ترمذی۔ کتاب الطہارۃ: باب مایقال بعد الوضوء (ح ۵۵) میں ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔...... اے اللہ!...... مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما دے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء سے فارغ ہو کر یہ دعاء پڑھتا ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ(۱)

''اے اللہ!...... تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔''

تو اس دعاء کو سر بمہر کر کے اللہ تعالیٰ کے عرش کی طرف اٹھا دیا جاتا ہے، جہاں وہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی۔

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں

جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو یہ دعاء پڑھے:

(۱) عمل الیوم و اللیلۃ (۸۱۔۸۳) مستدرک حاکم ۱/ ۵۶۱) ابن السنی (۳۰)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"(۱)

''یا اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"(۲)

''یا اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔''

نماز شروع کرنے کی دعائیں

جب نماز شروع کرے تو اللہ اکبر کہے اور دونوں ہاتھ کانوں یا کندھوں تک اٹھائے (۳) پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔(۴)

زبان سے نماز کی نیت کے الفاظ ادا کرنا عمل نبوی سے ثابت نہیں ہے۔ پس دل سے ارادہ کر لینا کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں یہی کافی ووافی ہے۔

نماز میں رفع الیدین کے ساتھ تکبیر تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھ کر یہ

---

(۱)(۲) مسلم۔ کتاب صلاة المسافرین : باب مایقول اذا دخل المسجد (ح ۷۱۳)

(۳) بخاری۔ کتاب الاذان : باب رفع الیدین اذا کبر و اذا رکع (ح ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸)

(۴) صحیح ابن خزیمة (۱/ ۲۴۳ ح ۴۷۹) مسند احمد (۵/ ۲۲۶)

کریم ﷺ یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

(۱) اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ"[1]

''اے اللہ!..... میرے اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا مشرق اور مغرب میں تو نے کیا ہوا ہے۔ ..... اے اللہ!..... مجھے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ..... میرے گناہ پانی اور برف اور اولے کے ساتھ دھو دے۔''

(۲) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"[2]

---

(۱) بخاری: کتاب الاذان: باب مایقول بعد التکبیر (ح ۷۴۴) مسلم۔ (ح ۵۹۸)

(۲) ابو داود۔ کتاب الصلاۃ: باب من رای الاستفتاح بسبحانک۔ (ح ۷۷۵)

''اے اللہ!...... تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کرتا ہوں' تیرا نام برکت والا ہے اور تیری ذات بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔''

(۳) دعائے استفتاح کے بعد تعوذ اس طرح پڑھے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ[۱]

''پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی' جو سنتا جانتا ہے' شیطان ملعون کے وسوسے سے اور اس کے تکبر اور اس کے جادو سے۔''

﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ ''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے۔'' پڑھنا بھی جائز ہے۔[۲]

پھر ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھے۔[۳] (اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے)

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الصلاۃ : باب من رای استفتاح بسبحانك اللهم ...... (ح ۷۷۵)

(۲) مصنف عبدالرزاق (۲/ ۸۶ ح ۲۵۸۹)

(۳) مسلم۔ کتاب الصلاۃ : باب حجة من قال البسملة آية .... (ح ۴۰۰)

اس کے بعد آپ ﷺ نے ہر نمازی کے لیے وہ خواہ نماز فرض پڑھنے والا ہو یا سنت' امام ہو یا مقتدی' سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم فرمایا اور بتلایا کہ جو یہ سورۃ نماز میں نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (۱) یہ مبارک سورۃ شروع کتاب میں لکھی جا چکی ہے۔ جو نہ صرف نماز بلکہ پورے قرآن مجید کی روح ہے۔ اللہ سمجھنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سورۂ فاتحہ پڑھ کر مقتدی امام کی قرأت کو غور سے سنیں' اکیلا نمازی سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۂ بھی پڑھے (۲) پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ (۳)

رکوع کی دعائیں

(۱) سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي (۴)

---

(۱) بخاری۔ کتاب الاذان : باب وجوب القراءۃ للامام و المأموم...... (ح ۷۵۶)

(۲) بخاری۔ کتاب الاذان : باب القراءۃ فی الفجر (ح ۷۷۲) مسلم۔ (ح ۳۹۶)

(۳) بخاری۔ کتاب الاذان : باب رفع الیدین اذا کبر...... (ح ۷۳۶) مسلم۔ (ح ۳۹۰)

(۴) بخاری۔ کتاب الاذان : باب الدعاء فی الرکوع (ح ۷۹۴) مسلم۔ (ح ۴۸۴)

"یا اللہ! اے ہمارے رب! ..... تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور تعریف کرتا ہوں یا اللہ! مجھے بخش دے۔"

(۲) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ[۱]

"میں اپنے رب بزرگی والے کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔"

ان دعاؤں میں سے کوئی دعا کم از کم تین دفعہ پڑھے۔

قومہ

رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو "قومہ" کہتے ہیں۔ رکوع سے رفع الیدین کرتا ہوا سر اٹھائے اور قومہ میں یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ[۲]

"اے ہمارے رب! ..... تیرے لیے پاکیزہ بابرکت بہت تعریف ہے۔"

---

(۱) مسلم۔ صلاة المسافرین: باب تطویل القراءة فی صلاة اللیل (ح ۷۷۲)

(۲) بخاری۔ کتاب الاذان: باب ۱۲۶ (ح ۷۹۹)

سجدہ کی دعائیں

(۱) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي[۱]

''اے اللہ!...... اے ہمارے رب!...... آپ کی تسبیح کے ساتھ آپ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ!...... مجھے معاف فرما دے!''

(۲) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى[۲]

''میں اپنے بلند ترین رب کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔''

سجدوں کے درمیان جلسہ

پھر اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کہہ کر سر اٹھائے اور دو زانو بیٹھے اور اس جلسہ میں یہ دعاء پڑھے:

(۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَ ارْحَمْنِي وَ اهْدِنِي وَ عَافِنِي وَ ارْزُقْنِي[۱]

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الصلاۃ : باب ما یقول الرجل فی رکوعہ و سجودہ (ح ۸۷۴) نسائی (ح ۱۰۷۰)۔ ابن ماجہ (ح ۸۹۷)

(۲) بخاری۔ کتاب الاذان : باب الدعاء فی الرکوع (ح ۷۹۴) ...... مسلم۔ (ح ۴۸۴)

(۳) مسلم۔ صلاۃ المسافرین : باب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل (ح ۷۷۲)

''یا اللہ!...... مجھے بخش، رحم کر، ہدایت کر، تندرستی عنایت فرما اور رزق دے۔''

(۲) رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ''(۱)

''یا اللہ!...... مجھے بخش دے۔...... یا اللہ!...... مجھے بخش دے۔''

پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور پہلے سجدے والی دعائیں پڑھے:

سجدۂ تلاوت کی دعائیں

قرآن مجید (نماز میں یا نماز سے باہر) پڑھتے وقت کوئی سجدہ تلاوت کی آیت آ جائے تو سجدہ کریں اور مندرجہ ذیل دعائیں پڑھیں:

(۱) سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَ صَوَّرَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ''(۲)

''میرے چہرے نے اس کے لیے سجدہ کیا ہے جس نے اس کو پیدا کیا

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الصلاۃ : باب الدعاء بین السجدتین (ح ۸۵۰)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب سجود القرآن : باب ما یقول اذا سجد (ح ۱۴۱۴)۔۔۔۔۔

ہے اس کی صورت بنائی، اس کے کان، اس کی پیشانی اپنے زور و طاقت سے بنائی۔ پس برکت والا ہے جو سب مصوروں سے بہتر مصور ہے۔''

(۲) اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا عِنْدَکَ وِزْرًا وَّ اجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ دَاوٗدَ[۱]''

''یا اللہ!...... میرے لیے اپنے پاس اس سجدے کے بدلے میں اجر و ثواب لکھ دے اور مجھ سے اس کے سبب سے (میرے گناہوں کا) بوجھ اتار، اور اس کو میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ رکھ، اور مجھ سے (اس سجدے کو) اس طرح قبول کر جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا۔''

تشہد یا التحیات کی دعائیں

دو رکعت پڑھ کر یا آخری رکعت میں بیٹھنے کو تشہد کہتے ہیں۔

---

(۱) ترمذی۔ (ح ۵۸۱) ابن ماجہ۔ اقامۃ الصلوات (ح ۱۰۵۳)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ(۱)

''تمام اقسام کی قولی' بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے نبی اور آپ پر اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں' ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر سلام (سلامتی) ہو' میں دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا بندگی کے لائق کوئی نہیں اور بلاشبہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

اس کے بعد درود شریف پڑھنے کی ہدایت فرمائی' جس کے الفاظ شروع کتاب میں ص نمبر ۲۹ پر لکھے گئے ہیں۔ ''التحیات'' سے زبانی عبادتیں اور ''صلوات'' سے جسمانی عبادتیں اور ''طیبات'' سے مالی عبادتیں مراد ہیں۔

---

(۱) دو رکعت پڑھ کر یا آخری رکعت میں بیٹھنے کو ''تشہد'' کہتے ہیں۔

(۲) بخاری۔ کتاب الاذان : باب التشہد فی الاخرۃ (ح ۸۳۱) مسلم۔ کتاب الصلاۃ : باب التشہد فی الصلاۃ (ح ۴۰۲)

درود کے بعد کی دعائیں

① اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَ الْمَغْرَمِ[1]

''یا اللہ!..... بلاشبہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔..... یا اللہ!..... بلاشبہ میں گناہ اور قرض کے مسئلہ میں بھی تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔''

② اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ

[1] بخاری۔ کتاب الاذان : باب الدعاء قبل السلام (ح ۸۳۲) مسلم۔

الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ" (۱)

''یا اللہ!..... بلاشبہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں مسیح دجال کے فتنہ سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں' اور زندگی اور موت کے فتنہ سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

اس دوسری دعاء کو بھی ضرور پڑھنا چاہیے' ان دعاؤں میں چار چار چیزوں کا ذکر ہے جن سے تشہد کے بعد پناہ مانگنے کا حکم کیا گیا ہے۔

③ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَ ارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" (۲)

''یا اللہ!..... بلاشبہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا' بہت ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کرتا' مجھ پر اپنی طرف سے بخشش کر اور رحم کر

مسلم حوالہ سابق (ح ۵۹۰)

بخاری۔ کتاب الاذان : باب الدعاء قبل السلام (ح ۸۳۴) مسلم۔ (ح ۲۷۰۵)

بلاشبہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔"

④ ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرۃ : ۲/ ۱۵۶)

"یا اللہ!......ہم کو دنیا میں بھی بھلائیاں دے اور آخرت میں بھی اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا دے۔"

سلام کے کلمات اور طریقہ

اس کے بعد دونوں طرف سلام کہے' اول داہنی طرف' پھر بائیں طرف الفاظ تسلیم دو طرح وارد ہوئے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ[۱]

"تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔"

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ[۲]

---

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ : باب فی السلام (ح ۹۹۷) لیکن اس میں "برکاتہ" کا اضافہ صرف دائیں طرف والے سلام میں ہے۔

(۲) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ : باب فی السلام (ح ۹۹۶) ترمذی۔ (ح ۲۹۵)

''تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت۔''

دعائے قنوت

وتر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد (یا پہلے) دعاء کے طور پر ہاتھ اٹھا (یا بغیر اٹھائے) پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَ قِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَ لَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَ لَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نَتُوْبُ اِلَیْكَ[1]

''یا اللہ! ... مجھے ان لوگوں میں ہدایت کر جن کو تو نے ہدایت کی۔ اور مجھے ان لوگوں میں تندرستی عنایت کر جن کو تو نے تندرستی عنایت کی۔ اور ان

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر (ح ۱۴۲۵، ۱۴۲۶)

لوگوں میں میرا والی بن جن کا تو والی بنا۔ اور جو تو نے مجھے دیا اس میں برکت کر۔ اور جو تُو نے میرے لیے فیصلہ کیا اس کی برائی سے مجھے بچا' تو فیصلہ کرتا ہے لیکن تجھ پر کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔ بلاشبہ تو جس کا والی ہو جائے وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس کے ساتھ تو سختی کرے وہ عزت نہیں پاتا۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا ہے اور بلند' ہم تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تیرے آگے توبہ کرتے ہیں۔......اے اللہ!...... نبی ﷺ پر رحمت بھیج۔"

آخر میں کہے:

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ[1]

قنوت کی دوسری دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَ انْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَ

(۱) نسائی۔ حوالہ سابق (ح ۱۷۴۷)

عَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَ اَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ (۱)

''یا اللہ!..... مسلمان مرد وعورت اور فرمان بردار مرد اور عورت کو بخش' ان کے دلوں میں الفت ڈال' ان کی حالت کو سنوار' ان کی اپنے اور ان کے دشمن پر مدد کر' یا اللہ ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں' تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں' ..... یا اللہ!..... ان کی بات ایک نہ ہو' ان کے قدموں کو ہلا دے' ان پر وہ عذاب نازل کر جس کو تو گناہگار قوم سے رد نہیں کرتا'' (یعنی کسی طرح اس کو ٹالتا نہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا

(۱) بیہقی فی السنن الکبریٰ (۳/ ۲۱۰، ۲۱۱)

نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ لَا نَكْفُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ"[1]

''اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ یا اللہ!......ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں' تیری اچھی تعریف کرتے ہیں' تیری ناشکری نہیں کرتے' اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ یا اللہ!......ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں' اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت پر حاضر ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے اور تیری رحمت کی امید کرتے ہیں' بلا شبہ تیرا عذاب کفار کو ملنے والا ہے۔''

---

(۱) بیہقی (۲/ ۲۱۰) مصنف عبدالرزاق (۳/ ۱۱۱)

سلام پھیرنے کے بعد کی دعائیں

سلام کے بعد باآواز بلند ایک مرتبہ کہے:

① اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۱)

اللہ سب سے بڑا ہے۔

پھر تین مرتبہ پست آواز سے کہے:

② اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں۔

اور پھر یہ دعاء پڑھے:

③ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ (۲)

''یا اللہ!...... تُو سلام ہے تجھی سے سلامتی ہے بابرکت ہے تُو اے بزرگی والے اور عزت دینے والے۔''

---

(۱) بخاری۔ کتاب الاذان : باب الذکر بعد الصلاۃ (ح ۸۴۱، ۸۴۲)

(۲) مسلم۔ کتاب المساجد : باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ (ح ۵۹۱)

اس کے بعد کہے:

④ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَ لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ[1]

''اللہ اکیلے کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے' تُو جو کسی کو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں' اور جو تُو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں' اور کسی دولت والے کو تیرے ہاں اس کی دولت نفع نہیں دے سکتی۔''

⑤ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَاحَوْلَ وَ لَا

---

(۱) بخاری۔ کتاب الاذان : باب الذکر بعد الصلاۃ (ح ۸۴۴)

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ لَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنُ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ[۱]

''اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کے لیے ملک ہے اور اس کے لیے تعریف ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے' گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی مدد سے ہے' اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے' اسی کے لیے نعمت اور اسی کے لیے فضل ہے اور اسی کے لیے بہتر تعریف ہے' اس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں' ہم خاص طور پر اسی کی فرمان برداری کرتے ہیں' اگرچہ کافر برا جانیں۔''

⑥ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ[۲]

---

(۱) مسلم حوالہ سابق (ح ۵۹۳)

(۲) ابوداؤد۔ کتاب الوتر : باب فی الاستغفار (ح ۱۵۲۷) نسائی۔ (ح ۱۳۰۳)

''اے میرے رب! ...... اپنے ذکر اور شکر اور اچھی بندگی پر میری مدد کر۔''

⑦ پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ ۳۳ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ دفعہ بلاناغہ پنجوقتہ نمازوں کے بعد پڑھنا بہت کار ثواب ہے۔[1]

⑧ سُبْحَانَ اللّٰہِ پچیس (۲۵) دفعہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ پچیس (۲۵) دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پچیس (۲۵) دفعہ لا الٰہ الا اللہ پچیس (۲۵) دفعہ[2] اتنا بھی پڑھنا درست ہے۔

⑨ آیۃ الکرسی پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ وہ مسلمان جو ہر نماز کے بعد بلاناغہ اس مبارک آیت کو پڑھا کرے گا وہ مرتے ہی جنت میں جائے گا۔[3] آیۃ الکرسی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ

(۱) مسلم۔ کتاب المساجد : باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ (ح ۵۹۲)

(۲) مسند احمد (۵/ ۱۸۴) نسائی۔ کتاب السھو (ح ۱۳۵۱)

(۳) نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ (ح ۱۰۰)

مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضَ وَ لَا يَئُودُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (البقرۃ : ۲/ ۲۵۵)

''اللہ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں' وہ زندہ خود قائم ہے اور سب کو قائم رکھنے والا ہے' نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند' اسی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے' اس کے پاس اس کے حکم کے بغیر کون ہے جو سفارش کرے؟ جو ان کے آگے اور پیچھے ہے سب سے واقف ہے' اللہ کے علم سے وہ کسی چیز سے پورے طور پر واقف نہیں ہیں' مگر جو وہ اللہ چاہے۔ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور دونوں کی حفاظت کا اس کو بوجھ محسوس نہیں ہوتا' وہ بلند اور بزرگ ہے۔''

فجر کی سنتوں کے بعد کی دعائیں

(۱) رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ پر ذرا آرام فرماتے اور یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّ دَمِيْ نُوْرًا وَّ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّ بَشَرِيْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا"[1]

''اے اللہ!...... پیدا کردے میرے دل میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے کان میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور۔ اور

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب الدعاء اذا انتبه من الليل (ح ۶۳۱۶) مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين : باب الدعاء فى صلاة الليل و قيامه (ح ۷۶۳) اس دعا۔ کے موقع کے تعین میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں تہجد کی نماز کا ذکر ہے۔ بعض میں وتر کے سجدوں کا اور بعض میں نماز کو جاتے ہوئے پڑھنے کا ذکر۔ لیکن فجر کی سنتوں کے بعد لیٹ کر پڑھنے کا ذکر کسی روایت میں نہیں۔ واللہ اعلم (کاشف)

پیدا کر دے میرے واسطے نور اور میری زبان میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے بدن میں نور۔ اور پیدا کر دے میری جان میں نور اور بڑا کر دے واسطے میرے نور۔۔۔۔۔۔ اے اللہ!۔۔۔۔۔۔ بخش دے مجھ کو نور۔''

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلمات

یہ کلمات اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور تمام دنیا سے بہتر و قیمتی ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ (۱)

''اللہ کی خوب پاکیزگی بیان کرتا ہوں' سب تعریف اللہ کے لیے' اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں' اللہ سب سے بڑا ہے۔''

''سبحان اللہ'' اگر ایک سو دفعہ پڑھے تو ہزار نیکی لکھی جاتی ہیں اور ہزار گناہ دور ہوتے ہیں۔ (۲)

دو کلمے میزان میں بھاری' زبان پر ہلکے اور اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں:

---

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات: باب افضل الاستغفار (ح ۶۳۰۶)

(۲) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء: باب فضل التهليل و التسبيح (ح ۲۶۹۸)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ [1]

''پاکیزگی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور اس کی تعریف کرتا ہوں' اللہ بزرگ کی بزرگی بیان کرتا ہوں۔''

دعائے اسم اعظم

احادیث مبارکہ میں اسم اعظم کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو اسم اعظم کے ساتھ دعاء کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاء قبول فرمائے گا۔ [2] ایک شخص کو مندرجہ ذیل کلمات پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اس نے اسم اعظم کو پڑھا ہے۔ [3] اسم اعظم کے تعین میں اختلاف ہے مگر ذیل کی دعاؤں میں اسم اعظم بتایا گیا ہے' اس لیے ان کو التزام کے ساتھ پڑھنا چاہیے' ان میں سے کسی نہ کسی دعاء میں یقیناً اسم اعظم شامل ہے۔

① اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ

---

(۱) بخاری۔ کتاب التوحید : باب قول اللہ تعالیٰ (ونضع الموازین القسط.....) (ح ۷۵۶۳) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء : باب فضل التهليل و التسبيح (ح ۲۶۹۴)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الوتر : باب الدعاء (ح ۱۴۹۳) ترمذی۔

(۳) ابو داؤد۔ کتاب الوتر : باب الدعاء (ح ۱۴۹۳) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب ماجاء فی جامع الدعوات (ح ۳۴۷۵) ... ... ابن ماجه۔ (ح ۳۸۷۵)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ"(۱)

''الٰہی! ...... میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں اس توسل سے کہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو اکیلا اور بے نیاز ہے' نہ (تو نے) جنا اور نہ (تو) جنا گیا اور نہ اس کے سوا (یعنی تیرے) کوئی برابر ہے۔''

۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ"(۲)

''اے اللہ! ...... میں مانگتا ہوں تجھ سے اس وسیلے سے کہ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے' تُو بڑا مہربان احسان کرنے

---

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الوتر : باب الدعاء (ح ۱۴۹۳) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب ماجاء فی جامع الدعوات (ح ۳۴۷۵) .... ابن ماجہ۔ (ح ۳۸۵۷)

(۲) ابوداؤد۔ حوالہ سابق (ح ۱۴۹۵) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۹۹) (ح ۳۵۴۴) نسائی۔ کتاب السہو : باب الدعاء بعد الذکر (ح ۱۳۰۱) و اللفظ لہ ابن ماجہ حوالہ سابق (ح ۳۸۵۸) ''الحنان'' کا لفظ مسند احمد (۳/ ۱۵۸) میں ہے۔

والا ہے' اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! عزت اور بزرگی والے! اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اور قائم رکھنے والے! تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔"

③ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ[1]

"اور تمہارا معبود ایک ہے' اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ ا۔ل۔م نہیں ہے بندگی کے لائق مگر وہی اللہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا' خبر گیری کرنے والا ہے' کوئی معبود نہیں مگر تو ہی' ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور یقیناً میں گناہگاروں میں سے ہوں۔"

---

(۱) ابوداؤد۔ حوالہ سابق (ح ۱۴۹۶) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۲۴) فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد (ح ۳۴۷۸) .... ابن ماجہ۔ حوالہ سابق (ح ۳۸۵۵) لیکن اس میں دعائے یونس علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

فوائد: دعائے یونس علیہ السلام ہر حاجت کے لیے تیر بہدف ہے[1] بشرطیکہ ایمان ویقین کامل کے ساتھ اس کو پڑھا جائے' خود قرآن مجید نے اہل ایمان کے لیے اس دعاء کو ذریعہ نجات بتلایا ہے۔ (الانبیاء:۲۱/ ۸۸)

صلوۃ التسبیح کی دعاء

اس نماز کی فضیلت احادیث مبارکہ میں بہت آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے چچا! کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اسے بجالاؤ تو تمہارے دس طرح کے گناہ یعنی اگلے پچھلے نئے پرانے قصداً و سہواً صغیرہ و کبیرہ ظاہر و پوشیدہ گناہ سب مٹ جائیں۔ وہ یہ ہے کہ تم چار رکعتیں اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے علاوہ کوئی ایک سورت پڑھو۔ جب تم اول رکعت کی قرأت سے فارغ ہو جاؤ تو رکوع سے پہلے کھڑے پندرہ دفعہ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ[2]

پڑھو۔ اب رکوع میں جاؤ اور دس دفعہ یہی کلمات نہایت خشوع وخضوع کے

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب (۸۰) فی دعوۃ ذی النون (ح ۳۵۰۵)

(۲) (پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے)

ساتھ کہو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور قومہ میں یہی کلمات دس دفعہ پڑھو۔ پھر سجدہ میں جاؤ اور اس میں بھی دس مرتبہ ان کلمات کو کہو۔ سجدہ سے اٹھ کر جب جلسہ میں بیٹھو تو بھی دس دفعہ پڑھو۔ اب دوسرے سجدہ میں جاؤ تو پھر بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو اور جلسہ سے اٹھ کر جلسہ استراحت میں بھی یہی کلمات دس مرتبہ کہو۔ اب ایک رکعت ہوئی اور اس میں پچھتر (۷۵) دفعہ:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ

تم نے کہا۔ اسی طرح چار رکعتیں پوری کرو اور ہر رکعت میں پچھتر پچھتر دفعہ پڑھو اگر تم سے ہو سکے تو دن میں ایک دفعہ یہ نماز پڑھو ورنہ ہر جمعہ کو ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھو۔

نمازِ اشراق

نماز اشراق ضحیٰ تہجد بھی بڑی بابرکت نمازیں ہیں خاص طور پر تہجد بڑے بھاری درجے والی نماز ہے جو آخر رات میں ادا کی جاتی ہے اس وقت کی مخلصانہ دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں۔ اشراق کی نماز اور صلوۃ الضحیٰ ایک ہی چیز

ہے۔ ضحیٰ کے معنی ہیں ارتفاع النہار یعنی دن چڑھے اس کو اشراق بھی کہا جاتا ہے۔ جو سورج کے بلند اور صاف و چمکدار ہونے کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ اس کا افضل وقت وہ ہے جس وقت دھوپ کی تیزی سے اونٹوں کے بچے گرم ہو جائیں۔ اس کی کم از کم ۲ رکعتیں یا پھر ۴ اور ۸ بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ یہ نماز مستحب ہے۔

نماز تہجد اور تراویح

تہجد کی آٹھ رکعت سنت اور تین وتر' اس طرح کل گیارہ ہیں۔ رمضان میں اسی نماز کو اول رات میں بعد عشاء تراویح کے نام سے ادا کیا جاتا ہے۔ تراویح کی بھی اسی طرح آٹھ رکعت سنت اور تین وتر ہیں' نبی کریم ﷺ نے آٹھ رکعت ہی یہ نماز ادا فرمائی۔ (۱) بہت سے منصف علمائے احناف نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔

نماز وتر میں اور بعد کی دعائیں

وتر کی نماز ۱' ۳' ۵' ۷' ۹' ۱۱' ۱۳ رکعات ثابت ہے' اگر تین رکعت پڑھے تو پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ دوسری

رکعت میں ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھے [1] اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ پڑھے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوْحِ) [2]

اور دعائے قنوت پڑھے جو پہلے بیان کر چکے ہیں۔ نبی ﷺ وتر کے بعد آخر میں یہ دعا بھی پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ [3]

''یا اللہ!..... میں تیری خوشنودی کے ذریعے سے تیرے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے۔ اور تیرے

---

(1) ابوداؤد۔ کتاب التطوع : باب صلاۃ التسبیح (ح ۱۲۹۷)

(2) نسائی۔ کتاب قیام اللیل : باب (۴۷) باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب (ح ۱۷۰۰) دارقطنی قوسین کے درمیان الفاظ دارقطنی نے زائد بیان کیے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔ دیکھئے زاد المعاد تحقیق شعیب و عبدالقادر ارنائوط (۱/ ۳۳۷)

(3) ابوداؤد۔ کتاب الوتر : باب القنوت فی الوتر (ح ۱۴۲۷) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب فی دعاء الوتر (ح ۳۵۶۶) ابن ماجہ۔ (ح ۱۱۷۹)

(عذاب وقہر) سے تیری پناہ چاہتا ہوں' میں تیری خوبیاں شمار نہیں کر سکتا' تُو ویسا ہی ہے جیسی تُو نے اپنی تعریف کی۔"

نمازِ توبہ اور توبہ کی دعائیں

اگر کسی سے کوئی گناہ یا خطاء ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے' اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا"[1] ایک مؤمن کی زندگی میں گناہوں سے توبہ کرنا بہترین عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت غفور و رحیم کو قرآن حکیم میں مشروط معنیٰ میں استعمال کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی﴾ (طٰہٰ: ۲۰/ ۸۲)

"میں غفور و رحیم ہوں اس شخص کے لیے جو توبہ کرے' ایمان لے آئے' عمل صالح کرے اور پھر ہدایت یافتہ ہو جائے۔"

انسان گڑگڑا کر اللہ کے حضور ان الفاظ سے توبہ کا طلب گار ہو سکتا ہے:

﴿اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الصلاۃ (الوتر): باب فی الاستغفار (ح ۱۵۲۱)

''(اے میرے اللہ)! میں تیری طرف (تیرے دربار میں) توبہ کرتا ہوں اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔'' (الاحقاف:۴۶/۱۵)

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (الانبیاء: ۲۱/ ۸۷)

''اے اللہ!..... تیرا کوئی ہمسر نہیں' تو (ہر طرح سے) پاک ہے۔ بے شک میں ہی ظالموں (گناہ گاروں) میں سے ہوں (یعنی مجھے معاف فرمادے میں توبہ کرتا ہوں۔)''

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ (الاعراف: ۷/ ۲۳)

''اے ہمارے رب!..... بے شک ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہم کو معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا' تم تو پھر ہم بڑا خسارہ پانے والے (آخرت میں ناکام) لوگوں میں سے ہوجائیں گے۔''

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ[1]

---

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الوتر: باب فی الاستغفار (ح ۱۵۱۶) ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب ما یقول اذا قام من المجلس (ح ۳۴۳۴) واللفظ لہ۔ابن ماجہ۔ (ح ۳۸۱۴)

"میرے پروردگار!...... مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما' بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اللہ کی طرف' دن میں ستر بار سے بھی زیادہ۔"[1]

توبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؐ نے یہ بھی فرمایا: "لوگو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو' میں خود دن میں سو مرتبہ اپنے رب کی طرف توجہ (توبہ) کرتا ہوں"[2] توبہ کرنے کے لیے بہترین دعاء سید الاستغفار ہے (جو صبح و شام کی دعاؤں میں ص ۱۱۹ پر گزر چکی ہے) جو ہر مؤمن کو یاد کر کے اپنی زبان کو اس سے تر رکھنا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین بار یہ کلمات کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ[3]

---

(۱) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب استغفار النبی ﷺ فی الیوم واللیلۃ (ح ۶۳۰۷)

(۲) مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء : باب استحباب الاستغفار (ح ۲۷۰۲)

(۳) مستدرک حاکم (۱/ ۵۱۱) مجمع الزوائد (۱۰/ ۲۱۰) حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ۱/ ۵۱۱ اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس کو صحیح قرار دیا دیکھئے صحیح الترمذی (۳/ ۱۸۲)

''میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں ہے وہ زندہ و جاوید اور قائم ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں'' تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں خواہ لڑائی سے بھاگا ہو۔'' (تین مرتبہ پڑھیں).

ایمان میں شک پیدا ہو جانے کے وقت کی دعاء

جب ایسا معاملہ نظر آئے تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور پھر اس چیز یا کام سے رک جائے جس میں شک ہو۔[1] اور پھر یہ کلمات اپنی زبان سے ادا کرے:

آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهِ[2]

''میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔''

ان کلمات کی ادائیگی کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت کرے:

---

(۱) بخاری۔ کتاب بدء الخلق : باب صفة ابلیس و جنوده (ح ۳۲۷۶)
مسلم۔ کتاب الایمان : باب الوسوسة فی الایمان (ح ۱۳۴)

(۲) مسلم حوالہ سابق

﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾[1] (الحدید : ٥٧/ ٣)

''وہی اول ہے' وہی آخر ہے' وہی ظاہر ہے' وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔''

شرک سے بچنے کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَ اَنَا اَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ[2]

''اے اللہ کریم! ...... میں تیرے ساتھ شرک کروں اور مجھے اس بات کا علم بھی ہو' اس بات سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اس چیز کے لیے تجھ سے بخشش چاہتا ہوں جس کا مجھے علم نہیں۔''

---

(۱) ابو داؤد' کتاب الادب : باب فی رد الوسوسة (ح ۵۱۱۰)

(۲) الادب المفرد (۷۱۶) و سنده ضعیف لکن صححه الالبانیؒ فی صحیح الجامع (۳۷۳۱)

زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات دینے والے کے لیے دعاء

رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی قوم صدقہ کا مال لاتی تو آپ ان کو یہ دعاء دیتے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ(۱)

''اے اللہ!.....تو ان کے اوپر اپنی رحمت نازل فرما۔''

چاند دیکھنے کی دعاء

رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو اس دعاء کو پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ(۲)

''اے اللہ!.....ہم کو تو امن وایمان' سلامتی اور اسلام کا چاند دکھا۔ اور اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔''

---

(۱) بخاری۔ کتاب المغازی : باب غزوۃ الحدیبیہ (ح ۴۱۶۶)

(۲) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب مایقول عند رؤیۃ الهلال (ح ۳۴۵۱)

روزہ کھولنے کی دعاء

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ[1]

''پیاس جاتی رہی اور رگیں تروتازہ ہوگئیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ثواب بھی ملے گا۔''

کسی کے ہاں افطاری کریں تو یہ دعاء دیں

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ[2]

''(اللہ کرے) تمہارے ہاں روزہ دار (ایسے ہی) افطاریاں کرتے رہیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہارے لیے (آخرت میں کامیابی کی) دعائیں کرتے رہیں۔''

---

(١) ابوداؤد۔ کتاب الصیام : باب القول عند الافطار (ح ٢٣٥٧)

(٢) ابوداؤد۔ کتاب الأطعمة : باب فی الدعاء لرب الطعام اذا اکل عنده (ح ٣٨٥٤)

روزہ دار کو گالی دی جائے تو وہ کیا کہے؟

روزہ دار کو کوئی شخص اگر کسی وجہ سے بھی گالی دے تو وہ یوں جواب دے:

اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ[1]

''(اے میرے بھائی) میں روزے سے ہوں' میں روزے سے ہوں۔''

ایسے شخص کے لیے دعاء جسے تم نے گالی دی ہو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ!......جس کسی مؤمن کو میں نے برا بھلا کہا ہو' اس کے لیے اسے اپنے ہاں قیامت کے دن قربت کا ذریعہ بنا دے۔''

اَللّٰھُمَّ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُہٗ فَاجْعَلْ ذٰلِکَ لَہٗ قُرْبَۃً اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ[2]

---

(۱) بخاری۔ کتاب الصوم : باب فضل الصوم (ح ۱۸۹۴) مسلم۔ کتاب الصیام : باب حفظ اللسان للصائم (ح ۱۱۵۱)

(۲) بخاری۔ کتاب الدعوات : باب قول النبی ﷺ "من اذیتہ فاجعلہ لہ ذکاۃ و رحمۃ" (ح ۶۳۶۱) مسلم۔ کتاب البر والصلۃ : باب من لعنہ النبی ﷺ (ح ۲۶۰۰۔ ۲۶۰۱) مسلم کے الفاظ یہ ہیں "تقربہ بھا الیک یوم القیامۃ"

"اے اللہ!..... جس کسی مؤمن کو میں نے برا بھلا کہا ہو اس کے لیے اسے اپنے ہاں قیامت کے دن قربت کا ذریعہ بنا دے۔"

شبِ قدر کی دعاء

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ شب قدر میں میں کیا دعاء پڑھوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ دعاء پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ (۱)

"اے اللہ!..... تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، تو مجھے معاف فرما دے۔"

عیدین کی دعاء

عیدگاہ جاتے وقت راستہ میں اور نماز سے پہلے عیدگاہ میں بھی یہ تکبیر پڑھتے رہنا چاہیے:

(۱) اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَجَلُّ

---

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب (۸۴) فی فضل سوال العافیۃ و المعافاۃ (ح ۳۵۱۳)
ابن ماجہ۔ کتاب الدعاء: باب الدعاء بالعفو و العافیۃ (ح ۳۸۵۰)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ[۱]

"اللہ بہت بڑا ہے' اللہ بہت بڑا ہے' اور اللہ بہت ہی بڑا ہے اور صاحب جلال ہے اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔"

(۲) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا[۲]

حج کی دعائیں

حج کے لیے احرام کی دعاء

میقات[۳] پر پہنچ کر حج کے لیے نیت کرنے اور خاص فقیری لباس پہن لینے کو احرام کہتے ہیں۔ احرام کی نیت کرنے سے پہلے دو رکعتیں نفل پڑھے اور اس کے بعد اللہ کی حمد و ثناء اور تسبیح و تکبیر کہے' پھر حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرے اور لبیک پڑھے۔[۴] لبیک کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

(۱) مصنف ابن ابی شیبۃ (۱/ ۳۸۹' ۳۹۰) موقوفاً علی ابن عباس رضی اللہ عنہما

(۲) بیہقی (۳/ ۳۱۶) موقوفاً علی سلمان رضی اللہ عنہ

(۳) میقات اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے حج کے لیے احرام باندھا جاتا ہے۔ اہل ہند کا میقات یلملم کی پہاڑی ہے جس کے بارے میں حاجیوں کو جہاز والے بتا دیتے ہیں۔

(۴) بخاری۔ کتاب الحج : باب التحمید و التسبیح و التکبیر قبل الاھلال عند الرکوب علی الدابۃ (ح ۱۵۵۱)

لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ [1]

''میں حاضر ہوں، ..... اے اللہ ..... میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، بے شک تعریف تیرے ہی لیے ہے اور نعمتیں تیری ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔''

فوائد حالت احرام میں بار بار لبیک پڑھتا رہے اور تکبیر و تہلیل بھی کرتا رہے۔ لبیک دربار الٰہی میں حاضری اور اپنی عبدیت کے اعتراف کا نعرہ ہے۔ مناسب ہے کہ حد حرم میں داخل ہو کر ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ﴾ پڑھے، مکہ شریف میں نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ داخل ہو کر مسجد الحرام میں داخل ہونے پر وہی دعاء پڑھے جو مسجد میں داخلہ کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ حرم شریف میں حاضری کے بعد سب سے پہلا کام طواف کعبہ ہے۔

طواف کی دعائیں

① حجر اسود کے پاس اللہ اکبر کہنا چاہیے۔[2] رکن یمانی کے پاس یہ دعاء

(1) بخاري۔ كتاب الحج : باب التلبيه (ح ١٥٤٩) مسلم

(2) بخاري۔ كتاب الحج : باب التكبير عند الركن (ح ١٦١٣)

پڑھے اور دل کو نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ حاضر رکھے:

② بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ[۱]

''اللہ کا نام لے کر (شروع کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے۔''

③ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعاء پڑھے:

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾[۲]

''اے ہمارے پروردگار!...... ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطاء کر اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔''

④ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ[۳]

''اے اللہ!...... جو کچھ تو نے مجھ کو دیا ہے اس پر مجھ کو قناعت عطاء کر اور

---

(۱) مسند احمد (۲/ ۱۴)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب المناسك : باب الدعاء فی الطواف (ح ۱۸۹۲)

(۳) مستدرك حاکم (۱/ ۵۱۰) لیکن اس میں طواف کی قید نہیں ہے بلکہ مطلقًا ہے۔

میری جو چیزیں میرے پاس نہیں ہیں ان کی اچھی طرح خبر گیری فرما۔"

نوٹ

طواف میں ان کے علاوہ اور کوئی خاص دعا صحیح سند سے مروی نہیں ہے لہٰذا قرآن و حدیث کی عام دعاؤں میں سے جو جی چاہے پڑھے۔ اللہ پاک کے مقدس گھر کے اردگرد بشرائط مقررہ گھومنے کا نام طواف ہے جو اہم ترین عبادت الٰہی ہے۔

طواف کی دو رکعتیں

طواف کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورت ﴿قُلْ يَآيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور دوسری رکعت میں سورت ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھنی مسنون ہے۔[1]

مقام ابراہیم

مقامِ ابراہیم کے پاس یہ آیت تلاوت کر کے طواف کی دو رکعتیں پڑھنی مسنون ہیں:

(۱) مسلم۔ كتاب الحج : باب حجة النبی ﷺ (م ۱۲۱۸)

﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (البقرة : ۲/ ۱۲۵)

''اور جس مقام پر ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو۔''

اندرونِ کعبہ اور حطیم

کعبہ کے اندر دو رکعتیں پڑھنا' دعاء مانگنا' توبہ استغفار کرنا' ہر کونے میں تکبیر و تہلیل و تسبیح وحمد و ثناء کرنا مسنون ہے۔[1] حطیم کا اکثر حصہ کعبہ کا ٹکڑا ہے اور وہاں نماز پڑھنی مسنون ہے۔[2]

کوہ صفاومروہ کے درمیان سعی کی دعائیں

سعی شروع کرتے وقت یہ الفاظ کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی پڑھتے تھے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ[3]

---

(۱) بخاری۔ کتاب الحج : باب الصلاۃ فی الکعبۃ (ح ۵۹۹' ۱۶۰۱' ۳۹۸)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب المناسک : باب الصلاۃ فی الحجر (ح ۲۰۰۸) .....

(۳) مسلم۔ کتاب الحج : باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ح ۱۲۱۸)

''بے شک کوہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جس چیز کو اللہ نے پہلے ذکر کیا ہے میں بھی اسی سے شروع کرتا ہوں۔''

صفا اور مروہ پر ہر پھیرے میں قبلہ رو کھڑے رہ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء و تسبیح وتہلیل کرنا اور دعاء مانگنا مسنون ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے تین بار ''اللہ اکبر'' کہے پھر یہ دعاء پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ[1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ (محمد ﷺ) کی مدد کی اور تنہا سب جتھوں (لشکروں) کو شکست دی۔''

(۱) مسلم۔ کتاب الحج : باب حجۃ النبی ﷺ (ح ۱۲۰۸)

اس کے علاوہ قرآن کریم اور احادیث کی دعاؤں میں سے جو جی چاہے پڑھے۔ صفا اور مروہ کے درمیان کی دوڑ (سعی) سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی اس دوڑ کی یادگار ہے جو انہوں نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے لیے پانی کی تلاش میں ان پہاڑوں کے درمیان لگائی تھی۔

مقدس میدان عرفات کی دعائیں

① یومِ عرفات (یعنی ۹ ذی الحجۃ حج کا دن) بڑی فضیلت کا دن ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ وَ اِنَّهٗ لَيَدْنُوْا يَتَجَلّٰى ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَآئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ[1]

”عرفات کے دن سے زیادہ اور کسی دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ اس دن قریب ہوتا اور تجلی فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ

(۱) مسلم۔ کتاب الحج : باب فضل یوم عرفة (ح ۱۳۴۸)

کیا چاہتے ہیں؟''

صفا اور مروہ کے درمیان پڑھنے کے لیے کوئی خاص دعاء رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں ہے۔

④ میدان عرفات دعاء قبول ہونے کی جگہ ہے۔ حدیث میں آیا ہے:

خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ[1]

''بہترین دعاء عرفات کے دن کی دعاء ہے۔''

رسول کریم ﷺ ظہر کے بعد سے مغرب تک تسبیح و تکبیر و تہلیل اور دعائیں پڑھتے رہتے تھے۔[2]

اس لیے ہر حاجی کو چاہیئے کہ اس دن اس متبرک جگہ میں خوب دل لگا کر دعاء مانگے اور تلاوتِ قرآن و ذکر الٰہی، توبہ و استغفار و تکبیر و تہلیل میں مشغول رہے، درود شریف کثرت سے پڑھے، لبیک بار بار کہے، اپنے لیے بھی دعاء مانگے اور اپنے عزیز و اقارب و احباب کے لیے بھی۔

(١) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ

---

(١) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (١٢٢) فی دعاء یوم عرفة (ح ٣٥٨٥)

(٢) مسلم۔ کتاب الحج : باب حجة النبی ﷺ (ح ١٢١٨)

لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ[1]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ اکیلا ہے' ملک اسی کا ہے اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

(۲) لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ[2] ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾[3] ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ﴾[4]

''اے مولا کریم!...... غلام تیرے دربار میں حاضر ہے'...... اے مولا!...... بھلائی تو آخرت ہی کی ہے'...... مولا!...... ہمیں دنیا و آخرت میں خوبیاں عطاء کر اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا دے۔ اللہ گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے فرشتے بھی گواہ ہیں اور سب

---

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۱۲۳) فی دعاء یوم عرفۃ (ح ۳۵۸۵)

(۲) صحیح ابن خریمۃ (۲۸۳۱) مستدرک حاکم (۱/ ۴۶۵)

(۳) (البقرہ : ۲/ ۲۰۱)

(۴) (آل عمران : ۳/ ۱۸)

جاننے والے سمجھدار لوگ بھی گواہ ہیں۔"

رمی جمار کی دعاء

ہر کنکری کے ساتھ یا اسکے بعد (دونوں روایتیں ہیں) اللہ اکبر کہنا چاہیئے۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے رمی جمار کے بعد جمرۂ اولیٰ جمرۂ وسطی کے پاس قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعاء مانگی مگر جمرہ عقبہ کے پاس نہیں کھڑے ہوئے۔[2]

قربانی کی دعاء

ذبح کرتے وقت یہ دعاء پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[3]

"اے اللہ!...... محمد ﷺ اور آلِ محمد اور امتِ محمد کی طرف سے قبول فرما۔"

---

(۱) بخاری۔ کتاب الحج : باب یکبر مع کل حصاۃ (ح ۱۷۵۰)

(۲) بخاری۔ کتاب الحج : باب الدعاء عند الجمرتین (ح ۱۷۵۳)

(۳) مسلم۔ کتاب الاضاحی : باب استحباب استحسان الضحیۃ (ح ۱۹۶۷)

ان روایتوں کی روشنی میں مؤمن قربانی کرتے وقت یوں کہے گا:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ "اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ" اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی" (۱)

''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے (ذبح کرتا ہوں) اللہ سب سے بڑا ہے۔

اے اللہ!...... یہ تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ!...... اسے تو میری طرف سے قبول فرما۔''

زیارتِ مسجد نبوی وقبر مصطفوی

مسجد نبوی ﷺ کے لیے سفر کرنا مشروع ہے' مگر مسجد نبوی ہی کے لیے سفر کرنے کی نیت ہونی چاہیے۔

مسجد نبوی میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت وہی دعاء پڑھے جو عام مسجدوں کے لیے مسنون ہے اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔

قبر نبوی کی زیارت کے وقت سلام اور درود پڑھے۔ سلام کے بہترین الفاظ وہی ہیں جو ہم کو رسول اکرم ﷺ نے نماز میں پڑھنے کے لیے تعلیم

(۱) مسلم۔ كتاب الاضاحی : باب استحباب استحسان الضحية (ح ١٩٦٦، ١٩٦٧)

فرمائے ہیں' اپنی طرف سے بناوٹی الفاظ کا استعمال صحیح نہیں ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ[1]

''اے نبی ﷺ! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔''

اور درود بہترین درودِ ابراہیمی ہی ہے

زیارتِ قبور کی دعائیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ[2]

''اے مؤمنین و مسلمین اہل قبور!...... سلامتی ہو تم پر' ہم بھی ان شاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں' ہم اپنے اور تمہارے واسطے اللہ سے عافیت

(۱) بخاری۔ کتاب الاذان : باب التشهد فی الآخرة (ح ۸۳۱) مسلم۔ کتاب الصلاة : باب التشهد فی الصلاة (ح ۴۰۲)

(۲) مسلم۔ کتاب الجنائز : باب مایقال عند دخول القبور و الدعاء لاهلها (ح ۹۷۵)

مانگتے ہیں، جس کے ہم دونوں محتاج ہیں۔"

خاص اہل بقیع کے لیے یہ دعا بھی وارد ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيعِ الْغَرْقَدِ[1]

"اے اللہ!.....اہل بقیع کو بخش دے۔"

(١) مسلم، کتاب الجنائز: باب ما یقال عند دخول القبور (ح ٩٧٤)

تیسرا حصہ

اجتماعی زندگی

عقلائے دہر کا مسلمہ اصول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ پیغمبر اعظم فخر دو عالم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کو دنیا کے جس صحیح مسلمہ اصول سے بھی پرکھا جائے گا یقیناً آپ کی سچائی' اللہ پرستی' انسانیت نوازی' نیک کرداری ثابت ہوگی۔ اجتماعی زندگی کے متعلق جب ہم آپ کی پیش کردہ ہدایات و تعلیمات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں آپ کی مقدس تعلیم کے اس اہم ترین پہلو کو دیکھ کر بھی بلا تردد آپ کی صداقت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اجتماعی زندگی کہیے یا سماجی و ملّی و

پبلک زندگی' اس کے ہر ہر گوشے کی اصلاح و سدھار کے سلسلے میں جس قدر تفصیلی ہدایات ہمارے سامنے جناب پیغمبر اعظم سید العرب والعجم محمد رسول اللہ ﷺ نے رکھی ہیں' ان کی شان افادیت و جامعیت پر بلا مبالغہ ملت اسلامیہ دیگر اقوام و مذاہب عالم پر فخر کرنے میں حق بجانب ہو سکتی ہے' بلکہ ہر صحیح العقل انسان کو خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے متعلق ہو' انسانیت نواز تعلیمات کے لیے پیغمبر عربی علیہ الصلوۃ والتسلیم کا مشکور ہونا چاہیے'

دنیا کے بڑے بڑے عظیم المرتبت پیغمبروں کی زندگیاں ہمارے سامنے ہیں۔ ان سب نے اپنے اپنے وقتوں میں نوع انسانی کو بہترین پیغامات دیئے' معاشرے کی اصلاح کے لیے امکان بھر کوششیں کیں۔ اللہ پرستی اور نیک اخلاق کی طرف بلایا' مگر ان میں سے بیشتر کا دائرہ اصلاح زیادہ تر مخصوص قوموں اور ملکوں کی حدود میں مقید رہا۔ رسولوں کی مقدس جماعت میں سید الاولین والآخرین جناب محمد عربی ﷺ ہی وہ برگزیدہ رسول ہیں جنھوں نے پیغام رسالت پیش فرماتے ہوئے قوموں اور ملکوں کی حدود کو مسمار کر دیا اور اپنی مقدس دعوت کو ساری نوع انسانی کے سامنے پیش کیا اور کسی گوشے میں بھی عربی و غیر عربی کا امتیاز روا نہیں رکھا۔

اس باب میں تفصیلات سے قطع نظر انسانوں کی اجتماعی زندگی پر محمد عربی فداہ روحی ﷺ کی پاکیزہ ہدایات وقرآنی تعلیمات کی روشنی میں ہم کچھ مختصر اشارات وضمناً ضروری دعائیں حوالہ قلم کریں گے۔ان شاءاللہ

والدین اجتماعی زندگی کا اولین زینہ

انسان کی اجتماعی زندگی کا اولین زینہ ماں اور باپ ہیں' ان ہی کے توسط سے آدمی کو دنیا میں زندگی ملتی ہے' سب سے پہلے اس کی آنکھیں والدہ کی گود میں کھلتی ہیں اور اس کی اولین سواری باپ کا کندھا ہوتا ہے۔ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی ماں اور باپ کی بہت سی محنتوں اور مہربانیوں کی رہین منت ہے' اس لیے ناممکن تھا کہ قرآن اقدس اور پیغمبر اسلام اس اہم ترین مرحلہ پر نوع انسانی کی رہنمائی نہ کرتے اور اس بارے میں انسان کو اس کے فرائض یاد نہ دلاتے۔ چنانچہ قرآن مجید کی بیشتر آیات ایسی موجود ہیں جن میں عبادت الٰہی کے ساتھ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔بطور نمونہ صرف سورۂ بنی اسرائیل کی ایک آیت لکھی جاتی ہے:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ

اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا﴾

(بنی اسرائیل : ۱۷/ ۲۳)

''تیرا رب یہ حتمی فیصلہ کر چکا ہے کہ صرف اسی اکیلے کی عبادت کی جائے اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا جائے۔ اگر وہ دونوں یا ان میں سے ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائے تو تمہارا فرض ہے کہ ان کے آگے اُف بھی نہ کرو اور ان کو ہرگز ہرگز نہ ڈانٹو بلکہ ان سے نہایت ہی احترام کے ساتھ نرمی سے باتیں کرو اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعاء کرو کہ اے پروردگار!...... جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا ہے تو بھی ان کے حال پر رحمت فرما۔''

اس سلسلے کی احادیث اس قدر ہیں کہ ان کے لیے ایک مستقل تصنیف کی

ضرورت ہے۔ ہم صرف چند بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَ الِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَ هُمَا اَوْ كِلَا هُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ[1]

''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو' (یہ آپ نے تین بار دھرایا) سوال ہوا اے اللہ کے رسول! اس سے کون شخص مراد ہے؟ فرمایا کہ: ''جس نے اپنے دونوں بوڑھے ماں باپ کو یا ان میں سے ایک ہی کو پایا اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا' وہ بڑا ہی بدنصیب ہے۔''

ایک روایت میں آپ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ اللہ کی رضاء والدین کی رضاء میں ہے اور اللہ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے۔[2] اور فرمایا: جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔[3] ہاں اس موقع پر قرآن کریم میں مزید اتنی ہدایت اور کر دی ہے کہ اگر والدین اولاد کو شرک کے لیے یا کسی

(۱) مسلم۔ کتاب البر والصلة : باب رغم من ادرك ابويه عند الكبر (ح ۲۵۵۱)

(۲) ترمذی' کتاب البر والصلة : باب الفضل في رضاء الوالدين (ح ۱۸۹۹)

(۳) نسائی۔ کتاب الجهاد : باب الرخصة في التخلف لمن له والدة (ح ۳۱۰۶)

اور گناہ کے لیے حکم کریں تو اس بارے میں ان کی ہرگز اطاعت نہیں کی جائے گی' دنیاوی امور میں بہرحال ان کے ساتھ حسنِ سلوک و احسان کرنا لازم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ[1]

''جہاں خالق کی نافرمانی ہو وہاں مخلوق کی اطاعت منع ہے۔''

والدین کے لیے دعائیں

حسنِ سلوک و احسان کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ والدین کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ہمیشہ ان کے حق میں نیک دعائیں کی جائیں۔ قرآن کریم نے اس سلسلہ میں یہ بتاکید فرمایا کہ والدین کے لیے مندرجہ ذیل لفظوں میں دعائیں کرو' (ایسی دعائیں کرنا اولاد کی عین سعادت مندی ہے):

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۷/ ۲۴)

''اے میرے رب!...... میرے والدین پر رحم کر جس طرح انہوں نے

(۱) شرح السنة (۱۰/ ۴۴) مسند احمد (۱/ ۱۳۱، ۵/ ۶۶،۲۲)

اپنے رحم وکرم سے بچپن میں مجھ کو پالا پوسا (اور بڑی محنت سے مجھ کو پروان چڑھایا۔)"

﴿رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ﴾ (نوح: ۷۱/ ۲۸)

"اے میرے پروردگار!...... مجھ کو اور میرے ماں باپ کو معاف فرما۔"

سورۂ ابراہیم میں والدین کے لیے ایک اور دعاء ان لفظوں میں تعلیم فرمائی گئی:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (ابراھیم: ۱۴/ ۴۱)

"اے ہمارے رب!...... جس دن حساب قائم ہو مجھ کو اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور سارے ایمان والوں کو بخش دے۔"

شادی اور دولہا دلہن کے لیے دعائیں

نیک بیوی ملنا انسان کی خوش قسمتی کی نشانی ہے' لہٰذا نیک بیوی کے حصول کے لیے یہ دعاء کرنی چاہیے:

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرۃ : ۲/ ۱۵۶)

''اے ہمارے رب کریم!......ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

بیشتر مفسرین کا قول ہے کہ اس دعاء میں ''حَسَنَةً'' (بھلائی) سے نیک بیوی مراد ہے اور آیت کے عموم کے لحاظ سے بلاشک بیوی بھی حسنہ میں داخل ہے۔

شادی کے لیے استخارہ کرنے کی دعاء

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب تم نکاح کرنے کا ارادہ کرو تو وضوء کر کے دو رکعت نماز پڑھو' پھر اللہ کی حمد وثناء بیان کر کے یہ دعاء استخارہ پڑھو۔ (یہاں تک اس عمل کو مسلسل کرنا چاہیے کہ انشراح صدر ہو جائے۔ امید ہے تین دن یا سات دن میں ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔) (ان شاء اللہ)

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ لِيْ فِيْ فُلَانَةَ

خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ وَ اِنْ كَانَ غَيْرَهَا خَيْرًا الِّيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ اٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا"[1]

''اے اللہ!......تو قادر ہے میں قادر نہیں ہوں' تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا' تو پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے' اگر تو یہ مناسب خیال کرتا ہے کہ فلاں عورت (اس جگہ اس عورت کا نام لے) میرے دین' دنیا اور آخرت کے مسئلہ میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور اگر کوئی دوسری بہتر ہے تو اس کو میرے حق میں مقدر فرما دے۔''

خطبۂ نکاح

قاضی نکاح کے وقت ایجاب وقبول سے پہلے اس خطبہ کو مع آیات قرآنی پڑھے۔ بآواز بلند پڑھنا زیادہ مناسب ہے تاکہ سب معلوم کر لیں!

اِنَّ الْحَمْدَلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا

(۱) مستدرك حاكم (۱/ ۳۱۴) مسند احمد (۵/ ۴۲۳)

مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا اَمَّا بَعْدُ!
فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ
هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
فَقَدْ رَشَدَ وَ مَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ
بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾"[1]

''یقیناً سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں' ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش چاہتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی برائی سے اسی کی پناہ چاہتے ہیں اور برے کاموں سے بھی۔ جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں

(۱) ابوداؤد۔ کتاب النکاح : باب فی خطبة النکاح (ح ۲۱۱۸' ۲۱۱۹) ترمذی۔ کتاب النکاح : باب ماجاء فی خطبة النکاح (ح ۱۱۰۵) نسائی۔ کتاب النکاح : باب مایستحب من الکلام عند النکاح (ح ۳۲۷۹) ابن ماجه۔ کتاب النکاح : باب خطبة النکاح (ح ۱۸۹۲) نوٹ : یہ خطبہ ان تمام احادیث سے اخذ کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لیے شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتاب۔ خطبۃ الحاجۃ ملاحظہ ہو۔

اور جس کو گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ صرف اکیلا اللہ ہی عبادت کے لائق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ نے آپ کو حق کے ساتھ خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے بعد تحقیق بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے برا کام بدعت (دین میں نیا کام) ہے اور ہر بدعت (نیا کام) گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی تو اس نے اپنی ہی ذات کو نقصان پہنچایا۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے' شروع کرتا ہوں۔ اے لوگو!...... ڈرو اپنے پروردگار سے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور پھر پیدا کیا اسی (آدمؑ) سے اس کے جوڑے (حواؑ) کو اور ان دونوں سے پھیلا دیئے بہت سے مرد اور عورتیں' اور ڈرتے رہو اس اللہ سے جس سے تم مانگتے ہو اور رشتہ داریوں کا خیال رکھو'

بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری ہر طرح سے دیکھ بھال کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو!...... اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو کہ جس طرح اس کی بلند و بالا ذات کبریا سے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہو کر ہی مرو۔ اے ایمان والو!...... اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ اللہ تمہارے کاموں کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا تو اسے بہت بڑی کامیابی حاصل ہوگی۔"

دولہا دلہن کو دعائے مبارک بادی

شادی و نکاح ہو جانے کے بعد دولہا دلہن کو یہ دعا دینی چاہیے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكَ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ[1]

"اللہ تیرے لیے (بیوی کو) بابرکت کرے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کے درمیان بھلائی میں اتفاق پیدا کر دے۔"

---

1) ابو داؤد۔ کتاب النکاح: باب مایقال للمتزوج (ح ۲۱۳۰) ترمذی۔ کتاب النکاح: باب مایقال للمتزوج (ح ۱۰۹۱) ابن ماجہ۔ کتاب النکاح: باب تهنئة النکاح (ح ۱۹۰۵) وغیرہ میں الفاظ کی زیادتی کے ساتھ ہے۔

پہلی ملاقات کے وقت کی دعاء

پہلی ملاقات کے وقت اپنی شریک حیات کی پیشانی پکڑ کر یہ دعاء پڑھنا مناسب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِھَا وَ خَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّمَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ"[1]

''اے اللہ!...... میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کہ جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے۔''

جماع کے وقت دخول سے پہلے یہ دعاء پڑھنی چاہیے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَارَزَقْتَنَا"[2]

''اللہ کے نام کے ساتھ جماع کرتا ہوں' اے اللہ!......تو ہم کو شیطان

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب النکاح : باب فی جامع النکاح (ح ۲۱۶۰)

(۲) بخاری۔ کتاب الوضوء : باب التسمیة علی کل حال و عند الوقاع (ح ۱۴۱)

سے بچا اور دور کر شیطان کو اس چیز سے جو تو ہم کو عنایت فرمائے۔"

حصولِ اولاد کے لیے قرآن کی تعلیم فرمودہ دعائیں

① ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾ (آل عمران : ۳/ ۳۸)

"اے رب!...... مجھ کو اپنے فضل و کرم سے نیک اولاد عطاء فرما بے شک تو دعاؤں کا سننے والا ہے۔"

② ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ (فرقان : ۲۵/ ۷۴)

"اے ہمارے پروردگار!...... ہماری بیویوں اولاد کے ذریعے (بیٹے بیٹیوں اور پوتے پوتیوں۔ اور ناتی نواسیوں کی شکل میں ایسے نیک بچے عطاء فرما جن کی خوبصورتی و نیک سیرتی سے) ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور ہم کو نیک لوگوں کا پیش رو بنا (کہ ہمارے بعد نیک بچوں کی اولاد کے خاندان جاری ہوں۔)"

③ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ﴾

(الانبیاء : ۲۱/ ۸۹)

''اے رب!...... مجھ کو بغیر اولاد نہ رکھ اور تو ہی بہترین وارث ہونے والا ہے۔''

④ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾ (ابراھیم : ۱۴/ ۴۰)

''اے رب!...... مجھ کو نماز قائم رکھنے والا بنادے اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے رب! یہ دعاء قبول فرمالے۔''

⑤ ﴿رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾

''اے رب!...... مجھ کو نیک اولاد عطاء فرما۔'' (الصافات : ۳۷/ ۱۰۰)

⑥ ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَ الِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ

الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (النمل : ۲۷/ ۱۹)

''اے میرے رب!...... مجھ کو ان تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق نصیب فرما جو نعمتیں تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں۔...... اور اے مولا!...... مجھ کو ان اعمال کی توفیق عطاء فرما جن کو تو پسند کرتا ہے اور میری اولاد کی ہر طرح سے اصلاح فرما دے' بے شک میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور کوئی شک نہیں کہ میں تیرے فرمان برداروں سے ہوں۔''

قومی اتحاد کے لیے دعاء

ترقیاتِ دارین کے لیے قومی وملی اتفاق و اتحاد بہت ہی ضروری چیز ہے اس لیے مندرجہ ذیل لفظوں میں دعاء کرنی مناسب ہوگی:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَ انْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَ

عَدُوِّهِمْ[1]

''اے اللہ!...... ہمیں بھی اور تمام مؤمن مردوں اور تمام مؤمن عورتوں، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے۔ ان کے دلوں میں باہمی الفت ڈال (کر ان کو باہم متحد کر) دے۔ ان کے درمیان اصلاح فرما دے۔ اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما۔''

فتح و نصرت کے لیے قرآنی دعائیں

باطل پرستوں کے مقابلہ پر مجاہدین اور عامۃ الناس کو فتح و نصرت کے حصول کے لیے یہ دعائیں پڑھنی چاہئیں:

① ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (آل عمران: ۳/ ۱۴۷)

''اے ہمارے رب!...... ہمارے گناہ بخش دے اور جو کچھ ہم سے افراط

(۱) بیہقی فی السنن الکبریٰ (۲/ ۲۱۰، ۲۱۱) و صححہ

وتفریط ہوئی اسے بھی معاف کر دے اور ہم کو ثابت قدمی عطاء فرما اور کافروں کی قوم پر ہم کو فتح نصیب فرما۔"

(۲) ﴿رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ﴾

(العنکبوت : ۲۹/ ۳۰)

"یا اللہ!.....فسادیوں کی قوم پر میری مدد فرما۔"

(۳) ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ﴾ (یونس : ۱۰/ ۸۵، ۸۶)

"اے رب ہمارے!.....ہم کو ظالم قوم کا تختہ مشق نہ بنا اور محض اپنے ہی فضل وکرم سے ہم کو کافر قوموں کے تسلط وظلم وجور سے نجات عطاء کر۔"

(۴) ﴿رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا﴾ (سورۃ النساء : ۴/ ۷۵)

"اے ہمارے رب!.....ہم کو ظالم لوگوں کی بستی سے نکال اور اپنے حکم

سے تُو کسی کو ہماری حمایت میں کھڑا کر دے اور تُو اپنے ہی حکم سے کسی کو ہمارا مددگار بنا دے۔"

(مکہ میں جو کمزور مسلمان مظالم کفار کے تختۂ مشق بنے ہوئے تھے' یہ ان کی دعاء ہے)

دشمن کے مقابلہ پر مزید تیر بہدف دعائیں

① ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ﴾ (آل عمران : ۳/ ۱۳۶ الانفال : ۸/ ۴۰)

"اللہ ہی میری مدد کے لیے کافی ہے اور وہ بہت ہی بہتر کارساز ہے' وہ بہت ہی اچھا والی اور بہت ہی بہترین مددگار ہے۔"

② ﴿حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ (التوبة : ۹/ ۱۲۹)

"اللہ میری مدد کے لیے کافی ہے جس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے' میرا

اسی پر بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔''

۳ ﴿أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ﴾ (القمر : ۵۴/ ۱۰)

''یا اللہ میں کمزور مغلوب ہوں پس تو ہی میری مدد فرما۔''

دشمن کے مقابلہ پر چند اور تیر بہدف دعائیں

ان دعاؤں کو نبی ﷺ خود پڑھتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم فرمایا کرتے تھے:

۱ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (۱)

''اے اللہ! ہم تجھ کو ان دشمنوں کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

۲ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الوتر : باب مایقول الرجل اذا خاف قوما (ح ۱۵۳۷)

هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَ جُنُوْدِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ وَ جَلَّ ثَنَاءُكَ وَ عَزَّ جَارُكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ(1)

''اللہ بہت بڑا ہے' اللہ تمام مخلوق سے زیادہ قوی ہے اور بہت بڑا غالب ہے کہ جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوف کرتا ہوں اس سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' جس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہی آسمانوں کو روکنے والا ہے زمین پر گرنے سے' مگر اس کے ہی حکم سے' میں پناہ مانگتا ہوں تیرے فلاں بندے کی برائی سے اور اس کی فوج اور اس کے خادموں اور اس کے تابعداروں کی برائی سے' اے اللہ! تو میرا پشت پناہ ہو جا ان کی برائیوں سے' تیری تعریف بہت بڑی ہے اور تیری پناہ چاہنے والا غالب ہے' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (پس تو میری مدد فرما۔'')

﴿۳﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ

---

(1) طبرانی فی الکبیر (۱۰/ ۳۱۴، ۳۱۵ ح ۱۰۵۹۹) ابن ابی شیبہ (۱۰/ ۲۰۳) و اللفظ لہ۔

اَوْ اَنْ یَطْغٰی (۱)

''الٰہی!...... ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے۔''

﴿۴﴾ اَللّٰھُمَّ اِلٰهَ جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ اِلٰهَ اِبْرَاهِیْمَ وَ اِسْمَاعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَ لَا تُسَلِّطَنَّ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَا طَاقَةَ لِیْ بِهٖ (۲)

''اے اللہ!...... تو جبرئیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کا رب ہے اور ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کا رب ہے۔ اور مخلوق میں سے کسی کو مجھ پر غالب نہ کر جس کے مقابلہ کی مجھے طاقت نہیں ہے۔''

فوائد | قرآن مجید میں دعاؤں کے ساتھ ساتھ اللہ پاک نے یہ بھی فرمایا ہے:

---

(۱) تحفة الذاکرین للشوکانی (ص ۳۰۰) بحوالہ ابن مردویہ۔ اس کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔

(۲) ابن ابی شیبة (۱۰/ ۲۰۳)

﴿وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ (سورۃ الانفال : ۸/ ۶۰)

''دشمنوں کے مقابلہ کے لیے ہر قسم کی قوت بھی مہیا کرتے رہا کرو۔''

جیسا وقت ہو جیسا ماحول ہو اس کے مطابق مقابلہ کے لیے ہمہ تن تیاریاں کرنا اور تمام ضروری قوتیں فراہم کرنا یہ بھی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ ساتھ میں یہ سب دعائیں بھی ہونی چاہئیں۔ پھر ان شاء اللہ بالضرور نصرت الٰہی شامل حال ہوگی۔ اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے اور افراط وتفریط سے بچائے۔ آمین۔

دشمنوں کے مقابلہ پر ایک اور دعاء

"اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ" [1]

''یا اللہ!...... قرآن کے نازل فرمانے والے جلد تر حساب لینے والے

(۱) بخاری۔ کتاب الجهاد : باب الدعاء على المشركين بالهزيمة (ح ۲۹۳۳) مسلم۔ كتاب الجهاد : باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو (ح ۲۱/ ۱۷۴۲)

اے مولا!...... میرے مقابلہ پر ان کفار کے لشکروں کو بھگا دے' یا اللہ! تو ان کو بھگا دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔''

بدکاروں کے مقابلہ پر غیبی امداد کے لیے دعاء

﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ﴾ (الاعراف: ۷/ ۸۹)

''اے ہمارے پروردگار!...... ہمارے درمیان اور ہماری (بدکار) قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔''

حصولِ قوتِ خطاب کے لیے دعاء

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ يَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ﴾ (طٰہٰ ۲۰/ ۲۵۔۲۸)

''اے میرے رب!...... میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے کام کو میرے

لیے آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے (یعنی مجھ کو قوت بیانیہ ایسی عطاء کر کہ) لوگ بخوبی میرے مدعاء کو سمجھ سکیں۔"

اپنے بھائی کیلئے غائبانہ دعاء کرنے کی فضیلت

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَ لَكَ بِمِثْلٍ (۱)

"کسی مسلمان کا اپنے کسی مسلمان بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعاء کرنا ضرور ہی درجہ قبولیت رکھتا ہے' اس کے سر پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے اور جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو وہ فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور (ساتھ ہی وہ بھی دعاء کرتا ہے کہ اے مسلمان جو تو اپنے بھائی کے لیے اللہ سے دعاء کر رہا ہے اللہ کرے) خود تجھ کو بھی وہ خیر نصیب ہو۔"

---

(۱) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء : باب فضل الدعاء للمسلمین بظھر الغیب (ح ۴۷۳۳)

جب مسلمان اپنی تعریف سنے تو کیا کہے؟

ایک مسلمان دوسرے بھائی کی تعریف کیسے کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی نے اپنے دوست کی ہر صورت میں تعریف کرنی ہو (بشرطیکہ وہ یہ چیز جانتا ہو) تو اسے یہ الفاظ استعمال کرنے چاہئیں:

''میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص ایسے اور ایسے (مثلاً بااخلاق پرہیزگار، دیانتدار عالم باعمل اور نیک انسان) ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ اس کا محاسب ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کو پاک قرار نہیں دے سکتا۔''[1]

جب مسلمان اپنے کسی بھائی سے اپنے حق میں تعریفی کلمات سنے تو فوراً اپنی زبان سے یہ کلمات پکارے:

اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِی بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَ اغْفِرْلِی مَا لَا یَعْلَمُوْنَ (وَ اجْعَلْنِی خَیْرًا مِمَّا یَظُنُّوْنَ)[2]

''اے اللہ کریم!...... اس چیز (باتوں) کی بنا پر میرا مواخذہ نہ کرنا جو یہ

---

(۱) بخاری۔ کتاب الشھادات : باب اذا زکی رجل رجلا کفاہ (ح ۲۶۶۲)

(۲) بخاری۔ کتاب الادب : باب من بسط له فی الرزق لصلة الرحم (ح ۵۹۸۶)

میرے متعلق کہہ رہے ہیں اور جو کچھ یہ نہیں جانتے وہ مجھے معاف فرما دے اور مجھے اس سے (بھی) بہتر بنا دے جو یہ رائے قائم کر رہے ہیں۔"

درازیٔ عمر کا ایک اکسیری نسخہ

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ[۱]

"دعائیں تقدیر کو بدل سکتی ہیں اور (اپنوں اور بیگانوں کے ساتھ) بھلائی نیکی کا سلوک کرنے سے عمر بڑھ سکتی ہے۔"

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))[۲]

"جو شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اس کی عمر

---

(۱) بخاری فی ادب المفرد (ح ۸۶۱) شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الادب المفرد میں اس کو صحیح کہا ہے (حدیث ۵۸۵) بین القوسین الفاظ بیہقی نے شعب الایمان (۳/ ۲۲۸) میں ایک دوسری سند سے زیادہ ذکر کیے ہیں

(۲) ترمذی۔ کتاب القدر : باب ماجاء لایرد القدر الا الدعاء (ح ۲۱۳۹)

دراز ہو تو وہ (اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ) صلہ رحمی کرے۔''

ملت کے لیے طلبِ رزق کی قرآنی دعاء

﴿ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ (المائدۃ : ۵/ ۱۱۴)

''اے ہمارے رب!...... ہماری قوم کے لئے آسمان سے رزق کا دستر خوان نازل فرما دے جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے سامان مسرت بن جائے اور تیری قدرت کی ایک نشانی ہو جائے اور ہم کو رزق عطاء فرما اور تُو سب سے بہترین رزق دینے والا ہے۔''

فوائد یہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کی دعاء ہے جس کو پڑھنے پر اللہ پاک نے آپ کی قوم کے لئے آپ کے اوپر آسمان سے ''مائدہ'' (پکا پکایا تروتازہ کھانا) نازل فرمایا۔

بزرگانِ سلف کے لئے بخشش مانگنے کی قرآنی دعاء

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْ رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر : ۵۹/ ۱۰)

''اے ہمارے پروردگار! ..... ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ایمان والوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں میل نہ پیدا کر' اے ہمارے پروردگار! ..... بے شک تُو بڑا ہی نرمی کرنے والا مہربان ہے۔''

بدکاروں کی بدکاری سے بچنے کیلئے دعائے یوسفی

﴿ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (یوسف : ۱۲/ ۳۳)

''اے اللہ کریم!...... مجھے ان کی برائی کی طرف دعوت سے قید خانہ ہی پسند ہے۔ اور اگر تو ان کا مکر مجھ سے نہ پھیرے گا تو میں (بشر ہوں) ممکن ہے ان کے بہکانے میں آ کر جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔''

سلام و مصافحہ کی دعاء

پس جب دو مسلمان ملیں تو ایک دوسرے کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہیں اور دوسرا جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہنے میں دس نیکیاں اور وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ کہنے میں بیس اور وَ بَرَكَاتُهُ کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔[1] یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اور اس کے جواب میں وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ کہنے سے ہر ایک کو تیس تیس نیکیاں ملتی ہیں اور مصافحہ کرنے سے دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مصافحہ کے وقت یہ دعاء پڑھنی چاہیے:

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ[2]

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب کیف السلام' (ح ۵۱۹۵)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب فی المصافحة (ح ۵۲۱۰)

''اللہ ہمارے اور تمہارے گناہ بخش دے۔''

ہدیہ دینے والے کو دعاء

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہدیہ بھیجنے والے کو یہ دعاء دیا کرتی تھیں:

① بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ[1]

''اللہ تمہارے مال میں برکت عنایت کرے۔''

ایک دوسری دعاء یہ بھی ہے:

② بَارَكَ اللّٰهُ فِي أَهْلِكَ وَ مَالِكَ[2]

''اللہ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے۔''

جب کوئی بھائی پوچھے آپ کا کیا حال ہے اور کیسا مزاج ہے؟ تو اس کے جواب میں: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ (تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہیں یعنی اللہ کا شکر ہے) کہنا چاہیے۔ سیدنا عمرؓ سے یہ بات صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ کسی

(۱) ابن السنی (ح ۲۷۷) اسنادہ جید

(۲) بخاری۔ کتاب مناقب الانصار : باب اخاء النبی ﷺ بین المهاجرین و الانصار (ح ۳۷۸۱)

کی طرف سے حال کے پوچھنے پر: ((اَحْمَدُاللّٰهَ اِلَيْكَ)) [1] کہا جائے۔

اسی طرح جو دوست یہ دعاء دے کہ ''اللہ تجھے معاف فرمائے'' اس کے جواب میں کہنا چاہیے کہ: وَّلَكَ [2] ''اور اللہ تجھے بھی معاف کرے۔''

اور جو دوست نیک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے برکت کی دعاء دے اس کے جواب میں کہنا چاہیے کہ: ((وَ فِيْكَ بَارَكَ اللّٰهُ)) [3] ''اور اللہ تعالیٰ تجھ میں بھی برکت کرے۔''

مجلس برخاست ہونے کے وقت پڑھنے کی دعائیں

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ [1]

---

(۱) مؤطا (ح/ ۹۶۱) ادب المفرد (۱۱۳۲) کتاب الشکر لابن ابی دنیا (۹۳) اس سلسلہ کی ایک مرفوع حدیث طبرانی اوسط (رقم ۳۳۷۷) میں موجود ہے اس کی سند میں رشدین بن سعد ضعیف ہے لیکن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس روایت کا ایک شاہد بھی ہے اسی لیے علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الادب المفرد میں کہا ہے صحیح موقوفا و ثبت مرفوعا۔

(۲) احمد۔ (۵/ ۸۲) عمل الیوم واللیلة نسائی (ح ۳۲۱)

(۳) ابن السنی (ص: ۱۳۸ ح ۲۷۸) اور الوابل الصیب لابن قیم (ص۔۳۰۴)

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب مایقول اذا قام من مجلسہ (ح ۳۴۳۳)

”اے اللہ!...... ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تو ہی معبود ہے اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف ہم توبہ کرتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے اٹھتے تو اپنے اصحاب کے حق میں یہ دعاء فرمایا کرتے تھے: (یہ بھی آپ ﷺ کی سنت ہے)

اَللّٰھُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعَاصِیْكَ(۱)

”اے اللہ!...... تو اپنے خوف کو ہمارے درمیان تقسیم کر دے جو ہمارے اور تیرے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے (یعنی تیرا ڈر ہم کو تیری نافرمانی کرنے سے روک دے۔“ (آمین)

سفر کے متعلق ہدایات

❀ رسول اللہ ﷺ کسی اہم ترین سفر کے لیے جمعرات کے دن صبح

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۷۹) دعاء اللھم اقسم لنا...... (ح ۳۵۰۲) مکمل دعاء باب اول میں یقین کامل کے لیے اور دعا کے عنوان سے خانگی و اخلاقی زندگی کے ”باب میں ص ۴۹ پر

سویرے گھر سے نکلنا پسند فرماتے تھے۔[1]

- رات میں تنہا سفر کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔[2]
- فرمایا کہ قافلہ کی شکل میں جب سفر کرو تو جس بھائی کے پاس فالتو سواری ہو اپنے اس بھائی کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس فالتو توشہ (راشن) ہو وہ بھی اسی نادار بھائی کو دے دے۔[3]
- آپ نے فرمایا کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔[4] پس یہ معقول ضرورت ہی کے لیے اختیار کرنا چاہیئے۔
- عادت مبارکہ تھی کہ سفر سے واپسی پر پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز (شکرانہ) ادا فرماتے پھر لوگوں کو شرف ملاقات بخشتے۔[5]

---

(۱) بخاری۔ کتاب الجهاد : باب من اراد غزوة فورى بغيرها (ح ۲۹۴۹، ۲۹۵۰)

(۲) بخاری۔ کتاب الجهاد : باب السير وحده (ح ۲۹۹۸)

(۳) مسلم۔ کتاب اللقطة : باب استحباب المواساة بفضول المال (ح ۱۷۲۸)

(۴) بخاری۔ کتاب العمرة : باب السفر قطعة من العذاب (ح ۱۸۰۴)

(۵) بخاری۔ کتاب الجهاد : باب الصلاة اذا قدم من السفر (ح ۳۰۸۷، ۳۰۸۸) مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين : باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر (ح ۷۴/ ۷۱۵، ۷۱۶)

❀ فرمایا کہ اگر اجتماعی شکل میں سفر ہو رہا ہے تو ایک کو اپنے میں سے امیر قافلہ بنالو تا کہ شانِ اجتماعیت قائم رہے۔(۱) اسی کو امیر سفر کہا جاتا ہے۔

سفر میں جو نیک دعائیں کی جائیں وہ جلد درجہ قبولیت حاصل کرتی ہیں۔

سفر میں نکلتے وقت کی دعائیں

مسافر کو روانہ ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں(۲) پھر گھر والوں اور اپنے سفر میں صحت و سلامتی کے لیے یہ دعاء پڑھنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَ مِنْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَ الْمَالِ(۳)

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الجھاد: باب فی القوم یسافرون یؤمرون احدھم (ح ۲۶۰۸، ۲۶۰۹)

(۲) (مجمع الزوائد (۲/ ۲۸۳) بحوالہ طبرانی کبیر رجالہ موثقون)

(۳) ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب مایقول اذا خرج مسافراً (ح ۳۴۳۹) و اللفظ ←

''اے اللہ!......تُو ہی رفیقِ سفر ہے اور میرے بعد میرے گھر والوں کی خبر گیری کرنے والا بھی تُو ہی ہے۔......اے اللہ!......سفر کی تکلیفوں سے اور ناکام لوٹنے سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعاء سے اور اہل و عیال و مال کی بری حالت دیکھنے سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

مسافر کو رخصت کرنے کی دعائیں

① اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (۱)

''تیرا دین تیری امانت (یعنی اہل و عیال و مال وغیرہ) اور تیرا انجام کار اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں اللہ ہر طرح سے تیرا نگہبان ہے۔''

② زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ وَ يَسَّرَ لَكَ

← لہ نسائی۔ (ح ۵۵۰۰) ابن ماجہ۔ (ح ۳۸۸۸) نیز مسلم۔ کتاب الحج : باب استحباب الذکر اذا رکب دابۃ (ح ۱۳۴۲) میں یہ دعاء مطول ہے اور اس میں ''و من الحور .... المظلوم'' تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الجهاد : باب فی الدعاء عند الوداع (ح ۲۶۰۰)

الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ[1]

''اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زادراہ بنائے اور تیرا گناہ بخش دے اور تو کہیں بھی ہو تیرے لیے بھلائی آسان کر دے۔ آمین۔''

جب مسافر روانہ ہو جائے تو اس کے لیے یہ دعا کرنی چاہیے:

③ اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ[2]

''اے اللہ!......اس کے لیے مسافت کی دوری کو گھٹا دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔''

مسافر کی دعا مقیم کے لیے

مسافر رخصت کرنے والے مقیم حضرات کو ان الفاظ کے ساتھ دعا دے:

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ[3]

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب (۴۴) منه (ح ۳۴۴۴)

(۲) ترمذی۔ کتاب الدعوات: باب (۴۵) منه (ح ۳۴۴۵)

(۳) مسند احمد (۲/ ۴۰۳) ابن ماجه۔ کتاب الجهاد: باب تشييع الغزاة و وداعهم' (ح ۲۸۲۵) ابن السنی (۵۰۵)

''تمہیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جس کی حفاظت میں دی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔''

سواری پر سوار ہونے کے وقت کی دعاء

سواری پر سوار ہوتے وقت رسول اللہ ﷺ یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَ اطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ وَ فِی الْمَالِ وَ الْاَهْلِ[1]

''اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے کیا ذات پاک ہے وہ جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مطیع کر دیا ورنہ ہم میں یہ طاقت کہاں تھی کہ اس کو

(۱) مسلم۔ کتاب الحج : باب استحباب الذکر اذا رکب دابة (ح ۱۳۴۲)

بس میں کر لیتے۔ اور یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔
اے اللہ!..... ہم پر ہمارا یہ سفر آسان فرما دے اور اس کا بعد مسافت گھٹا دے۔ اے اللہ!..... تو ہی رفیق سفر ہے اور تو ہی گھر بار کی خبر گیری کرنے والا ہے۔ اے اللہ!..... میں سفر کی تکلیفوں سے اور برے منظر اور اہل و عیال و مال کی بری حالت میں دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

کشتی، جہاز و دیگر سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعاء

﴿بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيْهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[1] (هود : ۱۱/ ۴۱)

"اللہ ہی کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔"

فوائد: نوح علیہ السلام نے کشتی میں سوار ہوتے وقت اس دعاء کو پڑھا تھا۔ اب بھی اس کا پڑھنا بہت باعث برکت ہے۔ کشتی یا جہاد پر سوار ہوتے وقت یہ دعاء ایک بار مسلمان کو ضرور پڑھ لینی چاہیے۔

---

(۱) ابن السنی (ح ۵۰۰) ابو یعلی (۱۳/ ۱۵۲ ح ۷۸۱)

سفر میں جب اونچی جگہ یا سخت زمین آئے تو ((اَللّٰہُ اَکْبَر)) اور جب نشیب ہو تو ((سُبْحَانَ اللّٰہ)) کہنا چاہیے۔[۱]

کسی بستی یا شہر میں داخل ہوتے وقت

۱ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ مَا اَظْلَلْنَ وَ رَبَّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا اَقْلَلْنَ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَ مَا اَضْلَلْنَ وَ رَبَّ الرِّیَاحِ وَ مَا ذَرَیْنَ نَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَ خَیْرَ اَھْلِھَا وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ اَھْلِھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا[۲]

”اے اللہ!......ساتوں آسمانوں کے اور جو ان کے زیر سایہ ہے اس کے پروردگار اور اے ساتوں زمینوں کے اور جو ان کے اوپر ہے اس کے پروردگار اور اے شیطانوں کے اور جن کو انہوں نے بہکایا ان کے بھی

(۱) بخاری۔ کتاب الجهاد : باب التسبیح اذا هبط و أدیا (ح ۲۹۹۳، ۲۹۹۴)

(۲) مستدرك حاكم (۲/ ۱۰۰) صحیح ابن حبان (موارد۔ ۲۳۷۷)

مالک! اور اے ہواؤں کے اور جس کو انہوں نے منتشر کیا ان کے بھی پروردگار! ...... ہم تجھ سے اس بستی میں جو بھلائی ہے وہ اور اس کے باشندوں میں جو بھلائی ہے وہ جو کچھ اس کے اندر ہے اس میں جو بھلائی ہے وہ طلب کرتے ہیں اور اس بستی کے شر سے اس کے باشندوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔''

چاہے تو دعائے ذیل پڑھے:

۲ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَ حَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَ حَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا''(۱)

''اے اللہ کریم! ...... اس بستی میں ہمارے لیے خیر و برکت عطاء کر' (تین دفعہ کہے) اے اللہ کریم! ...... ہم کو اس کے میوے کھلا اور اس کے باشندوں کو ہماری محبت دے اور ہم کو یہاں کے نیک لوگوں کی محبت دے۔ آمین یارب العالمین۔''

---

(۱) طبرانی فی الاوسط (۵/ ۳۶۹ ح ۳۷۵۲) و قال الھیثمی اسنادہ جید (مجمع' ۱۰/ ۱۳۷)

۳ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ(۱)

''اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے اس کے شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔''

فوائد رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ جو شخص کسی جگہ اترے (اور پڑاؤ کرے) اور پھر یہ کلمات ادا کرے تو اسے کوئی چیز بھی نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے کوچ کر جائے۔

سفر میں صبح کو پڑھنے کی دعاء

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ حُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا وَ صَاحِبْنَا وَ اَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ(۲)

''اللہ کی تعریف اور اس کی جو نعمتیں ہم پر ہیں ان کا بیان' سننے والے نے سن لیا۔...... اے ہمارے رب!...... ہماری رفاقت کر اور ہم پر فضل کر'

(۱) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء : باب فی التعوذ من سوء القضاء.... (ح ۲۷۰۸)

(۲) مسلم۔ کتاب الذکر و الدعاء : باب فی الادعیۃ (ح ۲۷۱۸)

دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

سفر سے واپسی کی دعاء

جب رسول اللہ ﷺ کسی جنگ یا حج سے واپس تشریف لاتے تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعاء پڑھتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ[1]

"اللہ اکیلے کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی ہر تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے

(۱) بخاری۔ کتاب العمرۃ: باب ما یقول اذا رجع من الحج (ح ۱۷۹۷)

(مخالف) گروہوں کو شکست دی۔"

جب اپنا شہر نظر آئے تو یہ دعاء پڑھے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ[1]

"ہم لوٹ کر آئے ہیں' توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے ہیں رب کریم کی حمد وثنا بیان کرنے والے ہیں۔"

جب اپنے شہر میں داخل ہو تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔[2]

سفر حیات کے اختتام پر مقدس ہدایات

قربان جایئے اللہ کے سچے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کی پاکیزہ تعلیم پر۔ ایک مسلمان کے دنیا سے رخصت ہونے پر دم واپسیں سے لے کر حوالہ قبر کرنے تک اس سراسر شخصی حادثہ کو ایک قومی حادثہ بنا کر مرنے والے کی تجہیز و تکفین کا ایک بہترین نظم قائم فرما دیا۔ احادیث مبارکہ میں صاف وارد ہے کہ مسلمان کے کفنانے دفنانے کا بھی ہر ایک مسلمان پر حق ہے اور میت کو کندھا

---

(۱) بخاری۔ کتاب العمرہ : باب ما یقول اذا رجع من الحج او العمرۃ (ح ۱۷۹۷)

(۲) بخاری۔ کتاب الجہاد : باب ما یقول اذا رجع من الغزو۔ (ح ۳۰۸۵) مسلم حوالہ سابق (ح ۱۳۴۵)

دینے اور دفن کرنے میں شریک ہونے پر بڑے اجر و ثواب کی بشارتیں آپ نے سنائیں۔ نماز جنازہ کی ترکیب اور دعائے جنازہ کا ایک ایک لفظ کس طرح سے ہماری آخری ساعت میں ہمارے قومی اجتماع و ملی اتحاد کی ترجمانی کر رہا ہے۔ یہ سب چیزیں ہم کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں۔ اللہ پاک ہم کو بصیرت عطاء فرمائے۔ مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرانی چاہیے[1]

موت کی تمنا کرنا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مصیبت پہنچنے کی بنا پر ہرگز کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے' اگر کوئی چارہ کار نہ ہو تو یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ''[2]

''اے اللہ!...... میرے لیے جب تک زندگی بہتر ہے مجھ کو زندہ رکھ اور

---

(۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی قریب المرگ مریض کو لا الہ الا للہ کی تلقین کیا کرو۔ ابو داؤد۔ کتاب الجنائز: باب فی التلقین (ح ۳۱۱۷)

(۲) بخاری۔ کتاب المرضی: باب تمنی المریض الموت (ح ۵۶۷۱)

جب وفات (موت) میرے لیے بہتر ہوئی تو مجھے فوت کر دینا۔“

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَ اغْفِرْلَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ افْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ[1]

”اے اللہ!...... فلاں شخص کو معاف فرما اور اس کا درجہ ومرتبہ ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند وبالا فرما۔ اور اس کے بعد اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں اس کا جانشین بن جا۔ اور اے رب العالمین!...... ہمیں اور اس (مرنے والے) کو معاف فرما۔ اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کی قبر میں اس کے لیے روشنی کر دے۔“

نوٹ: جس میت کے لیے دعاء کی جائے فلاں کی جگہ اس کا نام لیا جائے۔

---

(۱) مسلم۔ کتاب الجنائز: باب في اغماض الميت والدعاء له اذا حضر (ح ۹۲۰)

میت کو دفن کرنے کے بعد کی دعاء

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے: ''اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دعاء کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی طلب کرو۔ اس لیے کہ اس سے اب سوال کیا جا رہا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْهُ (۱)

''اے اللہ! ...... اسے معاف فرما ...... اے اللہ! ...... اسے ثابت قدم رکھ۔''

تعزیت کی دعاء

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَ مَا اَعْطٰی وَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهُ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَ لْتَحْتَسِبْ (۲)

''بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا۔ اور اس کے پاس ہر چیز مقررہ وقت تک ہے تمہیں صبر کرنا اور ثواب کی

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الجنائز: باب الاستغفار عند القبر للمیت (ح ۳۲۲۱)

(۲) [illegible] الجنائز: باب قول النبی "یعذب المیت ببعض بکاء واھلہ (ح ۱۲۸۴)

نیت رکھنا چاہیے۔"

میت کو قبر میں اتارتے وقت

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ[1]

"اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق (ہم تمہیں دفن کرتے ہیں۔)"

ترکیب نماز جنازہ

نماز جنازہ اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور السلام علیکم پر ختم ہوتی ہے۔ اللہ اکبر اور سلام کے درمیان تین دفعہ اور اللہ اکبر کہا' نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری اور حق ہے۔ پہلی تکبیر کے بعد ثناء' سورۂ فاتحہ' دوسری کے بعد درود ابراہیمی' تیسری کے بعد دعائیں پڑھے۔ تکبیرات جنازہ پر رفع الیدین کے بارے میں کوئی مرفوع حدیث نہیں ہے مگر سیدنا عبداللہ ابن عمرؓ سے یہ فعل ثابت

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الجنائز : باب فی الدعاء للمیت اذا وضع فی قبر (ح ۳۲۱۳)
مسند احمد۔ ۴۰' ۵۹' (۲/ ۱۲۷' ۱۳۵) احمد کے الفاظ یہ ہیں بسم اللّٰہ و علی ملۃ رسول اللّٰہ یعنی ہم اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر (دفن کر رہے ہیں) اس کی سند بھی صحیح ہے۔

ہے۔[1] لہٰذا اس موقع پر رفع الیدین کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جنازہ غائبانہ پڑھنا بھی درست ہے، دعائے جنازہ یہ ہے:

نماز جنازہ کی مسنون دعائیں

① اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَ لَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ [2]

''اے اللہ!...... ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹے بڑے مرد وعورت کو بخش...... یا اللہ!...... جس کو ہم سے زندہ رکھے اس کو اسلام پر

---

(۱) بخاری۔ کتاب الجنائز : باب سنۃ الصلاۃ علی الجنازۃ فی ترجمۃ الباب تعلیقًا و وصلہ فی الجزء رفع الیدین'' (۱۰۹۔ ۱۱۱) اس کو ابن ابی شیبہ (۳/ ۲۹۶) نے موصولا بیان کیا ہے۔

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الجنائز : باب الدعاء للمیت (ح ۳۲۰۱)

زندہ رکھ اور جس کو تو ہم سے وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے۔ یا اللہ!...... ہم کو اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال (کہ ہم غم میں تیرے احکامات کے خلاف کر بیٹھیں۔)''

② اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَ ارْحَمْہُ وَ عَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَ اَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَ اَغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَ نَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَ اَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَ زَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ [1]

''یا اللہ!...... اس کو بخش اور رحم کر' عافیت دے' معاف کر' اس کی مہمانی اچھی کر' اس کی جگہ فراخ کر' اس کو پانی' برف اور اولوں سے دھو ڈال'

---

(۱) مسلم۔ کتاب الجنائز: باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ (ح ۹۶۳)

گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے اس کو اس کے گھر کے عوض بہتر گھر اور گھر والوں سے بہتر گھر والے اور بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرما' اس کو جنت میں داخل فرما اور اس کو قبر اور آگ کے عذاب سے پناہ دے۔"

③ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَ حَبْلِ جَوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَ الْحَقِّ فَاغْفِرْلَهُ وَ ارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ(۱)

"اے اللہ!...... بلاشبہ فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے لہٰذا اسے فتنۂ قبر سے اور آگ کے عذاب سے بچا لے۔ اور تو وفاء کرنے والا اور حق والا ہے لہٰذا تو اسے معاف فرما اور اس پر رحم فرما۔ یقیناً تو ہی بہت زیادہ معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

④ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ

---

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الجنائز : باب الدعاء للمیت (ح ۳۲۰۲) ابن ماجه۔ (ح ۱۴۹۹)

اِلَى رَحْمَتِكَ وَ اَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ حَسَنَاتِهِ وَ اِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ [۱]

"الٰہی!...... تیرا یہ بندہ تیرے غلام کا بیٹا اور تیری کنیز کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گناہ گار تھا تو اس سے درگزر فرما۔"

ان دعاؤں کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے۔

بچوں کے جنازہ پر یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ ذُخْرًا وَّ اَجْرًا [۲]

❀❀❀

رواہ حاکم و صححہ و وافقہ الذھبی (۱/ ۳۵۹) احکام الجنائز للالبانی ص : ۱۲۵

بخاری۔ کتاب الجنائز : باب قراۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ تعلیقًا الباب و وصلہ عبدالرزاق فی المصنف (۶۵۸۸)

''دعاء'' پر کچھ ضروری گذارشات

از آدم تا ایں دم اللہ پاک کے وجود برحق کو ماننے والی جتنی قومیں گذری ہیں یا موجود ہیں ان سب ہی میں ''دعاء'' کا تصور و تخیل و تعامل موجود ہے' مؤحد قوموں نے ہر قسم کی نیک دعاؤں کا مرکز اللہ پاک رب العالمین کی ذات واحد کو قرار دیا اور مشرکین اقوام نے اس صحیح مرکز سے ہٹ کر اپنے دیوتاؤں' اولیاء' پیروں' شہیدوں' قبروں' بتوں کے ساتھ یہ معاملہ شروع کر دیا۔ تاہم اس قسم کے تمام لوگوں کا ''دعاء'' کے تصور پر ایمان رہا ہے اور اب بھی موجود ہے۔

اسلام میں دعاء کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) [1] ''دعاء ہی عبادت ہے۔''

اس لیے اسلام میں جن جن کاموں کو عبادت کا نام دیا گیا ہے ان سب کی بنیاد از اول تا آخر دعاؤں کا ایک بہترین گلدستہ ہے' روزہ' حج کا بھی یہی حال ہے۔ زکوۃ میں بھی لینے والے کو دینے والے کے حق میں نیک دعاء سکھلا کر بتلایا گیا ہے کہ اسلام کا اصل مدعاء جملہ عبادات سے دعاء ہے۔ چنانچہ خود رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الوتر: باب الدعاء (ح ۱۴۷۹)

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ[1]

"دعاء ہی عبادت ہے اور تمہارے پروردگار کا کہنا ہے کہ مجھ سے دعاء کرو میں قبول کروں گا" بلکہ ایک روایت کے مطابق دعاؤں میں وہ غضب کی قوت رکھی گئی ہے کہ ان سے تقدیریں تک بدل جاتی ہیں۔"[2]

اس لیے نبی کریم ﷺ نے خاص تاکید فرمائی:

((فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ))[3]

"اللہ کے بندو!...... بالضرور دعاء کو اپنے لیے لازم کرلو۔"

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص اللہ سے دعاء نہیں کرتا سمجھ لو کہ وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہے۔[4]

اور فرمایا کہ جس کے لیے دعاء بکثرت کرنے کا دروازہ کھول دیا گیا سمجھ لو

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الوتر : باب الدعاء (ح ۱۴۷۹) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۲)

(۲) ترمذی۔ کتاب القدر : باب ماجاء لا یرد القدر الا الدعاء (ح ۲۱۳۹)

(۳) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۱۰۱) من فتح له منكم باب الدعاء (ح ۳۵۴۸) اس کی سند شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

(۴) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۲) منه (ح ۳۳۷۳)

اُس کے لیے رحمت الٰہی کے دروازے کھول دیئے گئے۔[1]

اس قسم کی اور بھی بہت سی روایات موجود ہیں۔ پس اہل ایمان کا فرض ہے کہ اللہ پاک سے ہر وقت دعاء مانگنا اپنا عمل بنالیں۔ قبولیت دعاء کے لیے قرآن وسنت کی روشنی میں کچھ تفصیلات ہیں' اس مختصر مقالہ میں ان کو بھی سرسری نظر سے ملاحظہ فرمالیجئے تاکہ آپ کی دعاء بالضرور قبول ہوجائے۔

① دعاء کرتے وقت یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ دعاء کرنے والے کا کھانا پینا اس کا لباس حلال مال سے ہے حرام سے تو نہیں۔ اگر رزق حلال و صدق مقال ولباس طیب مہیا نہیں ہے تو دعاء سے پہلے ان کو مہیا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

② قبولیت دعاء کے لیے یہ شرط بڑی اہم ہے کہ دعاء کرتے وقت اللہ برحق پر یقین کامل ہو اور ساتھ ہی دل میں یہ عزم بالجزم ہو کہ جو وہ دعاء کر رہا ہے وہ ضرور قبول ہوگی' رد نہیں کی جائے گی۔

③ قبولیت دعاء کے لیے دعاء کے مضمون پر توجہ دینا بھی ضروری ہے' اگر

(۱) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۱۰۱) من فتح لہ منکم باب الدعاء (ح ۳۵۴۸) روایت حسن ہے۔

آپ قطع رحمی کے لیے ظلم و زیادتی کے لیے یا قانون الٰہی کے برعکس کوئی مطالبہ اللہ کے سامنے رکھ رہے ہیں' تو ہرگز یہ گمان نہ کریں کہ اس قسم کی دعائیں بھی آپ کی قبول ہوں گی۔ بلکہ ایسی گناہ والی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

④ دعاء کرنے کے بعد فوراً ہی اس کی قبولیت آپ پر ظاہر ہو جائے' ایسا تصور بھی صحیح نہیں ہے۔ بہت سی دعائیں فوراً اثر دکھاتی ہیں' بہت سی کافی دیر کے بعد اثر پذیر ہوتی ہیں' بہت سی دعائیں بظاہر قبول نہیں ہوتیں مگر ان کی برکات سے ہم کسی آنے والی بڑی آفت سے بچ جاتے ہیں اور بہت سی دعائیں صرف آخرت کے لیے ذخیرہ بن کر رہ جاتی ہیں۔ بہر حال دعاء بشرائط بالا کسی حال میں بھی رائیگاں نہیں جاتی۔

⑤ اللہ کے سامنے ہاتھوں کو ہتھیلیوں کی طرف سے پھیلا کر صدق دل سے سائل بن کر دعاء مانگنی چاہیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا رب کریم بہت ہی حیاء دار ہے' اس کو شرم آتی ہے کہ اپنے مخلص بندے کے ہاتھوں کو خالی واپس کر دے۔''[1] آخر میں ہاتھوں کو چہرے پر مل

[1] ابو داؤد۔ کتاب الوتر: باب الدعاء (ح ۱۴۸۸) ترمذی۔

لینا بھی آدابِ دعاء میں سے ہے۔

⑥ پیٹھ پیچھے اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعاء کرنا قبولیت کے لحاظ سے فوری اثر رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ فرشتے ساتھ میں آمین کہتے ہیں اور دعاء کرنے والے کو دعاء دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی وہ چیز عطاء کرے جو تم اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لیے مانگ رہے ہو۔(۱)

⑦ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ پانچ قسم کے آدمیوں کی دعاء ضرور قبول ہوتی ہے: ① مظلوم کی دعاء ② حاجی کی دعاء جب تک وہ واپس ہو۔ ③ مجاہد کی دعاء یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد کو پہنچے۔ ④ مریض کی دعاء یہاں تک کہ وہ تندرست ہو۔ ⑤ پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کیلئے دعائے خیر جو قبولیت میں فوری اثر رکھتی ہے۔(۲)

⑧ ایک دوسری روایت کی بنا پر تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں' ① والدین کا اپنی اولاد کے حق میں دعاء کرنا ② اور مظلوم کی دعاء ③ بعض

---

(۱) مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء : باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب (ح ۲۷۳۲، ۲۷۳۳)

(۲) یہ روایت اگرچہ سند کے لحاظ سے درست نہیں لیکن اس میں مذکور بعض مسائل صحیح احادیث سے ثابت ہیں مثلاً پشت کے پیچھے دعاء کرنے کے بارے میں حدیث صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب : فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب ۲۷۳۲ اسی طرح ابو داؤد۔ ۱۵۳۴ میں موجود ہے۔

روایت کی بنا پر روزہ دار کی دعاء ③ امام عادل کی دعاء بھی فوری اثر دکھلاتی ہے۔ مظلوم کی دعاء کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور بارگاہ احدیت سے آواز آتی ہے کہ: مجھ کو قسم ہے اپنے جلال کی اور عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا' اگر چہ اس میں کچھ وقت لگے۔[1]

۹) کشادگی' بے فکری' فارغ البالی کے اوقات میں دعاؤں میں مشغول رہنا کمال ہے' ورنہ شدائد و مصائب میں تو سب ہی دعاء کرنے لگ جاتے ہیں۔ اولاد کے حق میں بد دعاء کرنے کی ممانعت ہے' اسی طرح اپنے لیے اور اپنے مال کے لیے بد دعاء نہ کرنی چاہیے۔[2]

۱۰) دعاء کرنے سے پہلے پھر اپنے دل کا جائزہ لیجیے کہ اس میں سستی غفلت کا کوئی داغ دھبہ تو نہیں ہے۔ دعاء وہی قبول ہوتی ہے جو دل کی گہرائی سے صدق نیت سے حضورِ قلب و یقین کامل کے ساتھ کی جائے۔

---

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الوتر : باب الدعاء بظهر الغيب (ح ۱۵۳۶) ترمذی۔ کتاب البر والصلة : باب ماجاء فی دعوة الوالدين (ح ۱۹۰۵) ابن ماجه۔ کتاب الدعاء : باب دعوة الوالد و دعوة المظلوم (ح ۳۸۶۲)

(۲) مسلم۔ کتاب الزهد : باب حديث جابر الطويل (ح ۳۰۰۹)

یہ چند باتیں بطورِ ضروری گذارشات کے ناظرین کے سامنے رکھ دی گئی ہیں، امید بلکہ یقین کامل ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ فرمانے والے بھائی بہن سب اپنے اس بھائی کو بھی اپنی دعاء میں شریک رکھیں گے اور اگر کہیں بھول چوک نظر آئے تو اس سے مخلصانہ طور پر مطلع کریں گے۔

غرض نقشے است کز ما یہ ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے

"غرض یہی ایک نقش ہے جو ہمارا باقی رہ جائے گا۔ کیونکہ دنیا میں کسی ہستی کے لیے ہمیشہ باقی رہنا تصور نہیں کرتا۔"

راقم : محمد داؤد[1] راز (رحمہ اللہ)
دہلی، ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ
اگست ۱۹۶۶ء ۱۴۱۰ ہجری

نذیر احمد رازی بن مولانا راز صاحب مرحوم

(۱) افسوس مولانا راز صاحب ۲ دسمبر ۱۹۸۱ بروز بدھ کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

دعوات المجاہدین

(میدانِ جہاد سے متعلق دعائیں واذکار)

راہِ جہاد میں شہادت کی دعاء

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے والد گرامی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ وہ یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَ اجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ

''اے اللہ! ..... مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے۔''

جہادی میدانوں میں دعائیں

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو

دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں۔ اذان کے وقت کی ہوئی دعاء اور دشمن کے ساتھ (میدان قتال میں) مڈبھیڑ کے وقت مانگی ہوئی دعاء۔"[1]

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض ایام میں جس میں آپ کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی' زوال شمس کا انتظار کیا۔ پھر لوگوں میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: "اے لوگو!...... دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے معافی مانگو اور جب تمہاری دشمن سے ملاقات ہو تو صبر سے کام لو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر آپ نے دعاء کی:

① اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَ مُجْرِيَ السَّحَابِ وَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ"[2]

"اے اللہ...... کتاب نازل کرنے والے! بادلوں کو چلانے والے لشکروں کو شکست دینے والے! انہیں شکست دے اور ہماری ان کے خلاف مدد و نصرت فرما۔"

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ کرتے تو

---

(۱) ابو داؤد۔ کتاب الجهاد: باب الدعاء عند اللقاء (ح ۲۵۴۰) بخاری فی الادب المفرد ۲۶۶/ سنن الدارمی (۲۷۲) صحيح ابن خزيمه (۴۱۹)

(۲) بخاری۔ کتاب الجهاد: باب کان النبی ﷺ اذا لم يقاتل اول النهار (ح ۲۹۶۶)

کہتے:

② اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِىْ وَ نَصِيْرِىْ بِكَ اَجُوْلُ وَ بِكَ اَصُوْلُ وَ بِكَ اُقَاتِلُ[1]

"اے اللہ!... تو ہی میرا معاون اور مددگار ہے' تیرے ساتھ ہی میں گھومتا ہوں۔ اور تیرے ساتھ ہی حملہ آور ہوتا ہوں۔ اور تیرے ساتھ ہی دشمنوں سے لڑتا ہوں۔"

دشمن کا خوف محسوس ہوتو مجاہد یہ دعاء کریں

① اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ[2]

"اے اللہ!...... ہم تجھی کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کی

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الجهاد : باب ما يدعى عند اللقاء (ح ۲۶۳۲) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب (۱۳۱/ ۱۲۸) ح ۳۵۸۴ بعض روایات میں اجول کی جگہ احول کا لفظ آیا ہے۔یعنی تیری توفیق سے ہی میں دفاع کرتا ہوں اور رد کرتا ہوں۔

(۲) مسند احمد۔ ۴/ ۴۱۴ ابوداؤد۔ کتاب الصلوۃ باب ما یقول اذا خاف قوما (۱۵۳۷)

شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔"

۲ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ"(۱)

"جس چیز کے ساتھ تُو چاہے ان کے لیے مجھے بس تو ہی کافی ہو جا۔"

کافروں سے مقابلہ کرتے وقت صبر واستقامت کی دعاء

جب مؤمنین کا جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے یہ دعاء مانگی:

﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرة : ۲/ ۲۵۰)

"اے ہمارے رب!...... ہمیں صبر دے اور ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما۔"

جو گھوڑے پر ٹھہر نہ سکے اس کے لیے دعاء

سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

(۱) مسلم، کتاب الزهد ، باب قصة اصحاب الأخدود (ح ۳۰۰۵)

سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر کہا:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا(۱)

''اے اللہ!...... اسے ثابت قدم رکھ اور راہ دکھانے والا ہدایت یافتہ بنا دے۔''

جانور کے پھسلنے کے وقت کی دعاء

سیدنا اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ ہمارا اونٹ پھسلا تو میں نے کہا تَعِسَ الشَّيْطَانُ ''شیطان تباہ ہو'' آپ ﷺ نے فرمایا: تَعِسَ الشَّيْطَانُ نہ کہو وہ اس جملہ سے وہ تکبر میں پھولتا ہے۔ یہاں تک کہ پھیل کر گھر کی طرح ہو جاتا ہے۔ لیکن تو بِسْمِ اللّٰهِ (اللہ کے نام کے ساتھ پھسلا ہے) کہہ۔ اس لیے کہ بِسْمِ اللّٰهِ کہنے سے وہ چھوٹا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ مکھی کی طرح ہو جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) بخاری۔ کتاب الجهاد : باب حرق الدور والنخيل (ح ۳۰۲۰)

(۲) ابو داؤد۔ کتاب الادب : باب (۷۷) ح ۴۹۸۲) عمل اليوم و الليله للنسائی (۵۵۴، ۵۵۵) ابن السنی (۵۰۹) مستدرك حاكم (۴/ ۲۹۲) حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی۔

کفر پر غلبہ اور نصرتِ الٰہی کو طلب کرنے کی قرآنی دعاء

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَآ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرۃ: ۲/ ۲۸۶)

''اے ہمارے رب!...... اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطاء کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا' اے ہمارے رب!...... ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب!...... ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہیں' اور ہم سے درگذر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما' تو ہی ہمارا مالک ہے' ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطاء فرما۔''

فتح کے لیے دعاء

سیدنا رفاعہ الزرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد والے دن رسول اللہ ﷺ نے یہ دعاء فرمائی:

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ وَ لَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَ لَا هَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَ لَا مُضِّلَ لِمَا هَدَیْتَ وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَ لَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ وَ لَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَ فَضْلِكَ وَ رِزْقِكَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَ لَا یَزُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ النَّعِیْمَ یَوْمَ الْعَیْلَةِ وَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَائِذٌبِكَ مِنْ شَرِّمَا اَعْطَیْتَنَا وَ

شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَ زَيِّنْهُ فِي قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ وَ اجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَ لَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ الْكَفَرَةِ قَاتِلِ الْكَفَرَةِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَ اجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَ عَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ آمِين"(۱)

''اے اللہ!...... تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، جس کو تو نے پھیلا دیا اس کو سمیٹنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نے سمیٹ دیا اسے پھیلانے والا کوئی نہیں۔ اور جسے تو نے گمراہ کر دیا اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں اور جسے تو نے ہدایت عطاء کر دی اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں۔ جسے تو نے

(۱) عمل الیوم و اللیلة (۲۶۹) مسند احمد (۳/ ۴۲۴) طبرانی کبیر (۵/ ۴۰) مستدرک حاکم (۳/ ۲۳، ۲۴) امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

روک دیا اسے دینے والا کوئی نہیں اور جسے تو نے عطاء کر دیا اسے روکنے
والا کوئی نہیں اور جسے تو نے دور کر دیا اسے قریب کرنے والا کوئی نہیں۔ اور
جسے تو نے قریب کر دیا اسے دور کرنے والا کوئی نہیں۔ اے اللہ! ہم پر اپنی
برکتیں، رحمتیں، فضل اور رزق پھیلا دے۔ اے اللہ!...... میں تجھ سے
ہمیشہ کی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ روکی جائے اور نہ ختم ہو۔ اے
اللہ!...... میں تجھ سے خوف والے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ!
میں تجھ سے اس چیز کے شر سے جو تو نے دیا یا روکا پناہ پکڑتا ہوں۔ اور
اے اللہ! ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور اس کو ہمارے دلوں میں
مزین کر دے اور کفر، گناہ، نافرمانی کو ہمارے نزدیک ناپسندیدہ بنا دے
اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں کر دے۔ اے اللہ!...... ہمیں اسلام کی
حالت میں موت دے اور اسلام کی حالت میں زندہ رکھ اور نیک لوگوں
کے ساتھ ملا دے، ہمیں رسوائی اور فتنوں میں مبتلا نہ کرنا۔ اے اللہ!......
کافروں کو جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیری راہ سے روکتے ہیں، تباہ کر
دے۔ اے سچے معبود! ان پر اپنی سختی اور عذاب کو مسلط کر دے، الٰہی اس
دعاء کو قبول فرما۔"

دشمن سے مقابلہ کرتے وقت کی دعاء

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کفار کے خلاف یوں بددعاء کی:

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ[1]

''اے اللہ!..... کتاب نازل کرنے والے جلد حساب لینے والے لشکروں کو شکست دینے والے دشمن کو شکست دے اور ان کے پاؤں ڈگمگا دے۔''

کافروں کے فوجی ٹھکانوں پر یلغار کرتے وقت

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صبح سویرے خیبر میں پہنچے دیکھا تو وہاں کے لوگ کدالیں لے کر نکلے ہیں۔ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے: ''محمد ہیں' اللہ کی قسم! ''محمد لشکر سمیت آن پہنچے''

(۱) بخاری۔ کتاب الجهاد و السير' باب الدعاء على المشركين بالهزيمة (ح ۲۹۳۳)

آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ [1]

''اللہ اکبر خیبر برباد ہوا' ہم جب کسی قوم کی زمین پر اترے پھر کیا ہے؟ جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح بہت بری ہوگئی۔''

کسی بھی معاملہ میں مغلوب آدمی کی دعاء

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قوی مؤمن ضعیف مؤمن سے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر اور محبوب ہے اور ہر ایک میں بھلائی ہے' جو چیز تجھے نفع دے اس پر حرص رکھ اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر' تو ہرگز عاجز نہیں ہوگا۔ اگر تجھے کوئی چیز مصیبت میں مبتلا کر دے تو اس طرح نہ کہہ کہ اگر میں یوں کرتا تو یوں ہو جاتا بلکہ تو کہہ:

---

[1] بخاری۔ کتاب المغازی : باب غزوة خيبر (رقم : ۴۱۹۸) مسلم۔ کتاب الجهاد : باب غزوة خيبر (ح ۱۲۰/ ۱۳۶۵)

قَدَّرَ اللّٰهُ وَ مَا شَاءَ فَعَلَ (1)

''اللہ تعالیٰ نے مقدر بنایا اور اسی نے جو چاہا کیا' بے شک کلمہ لو (اگر) شیطان کا عمل کھولتا ہے۔''

نوٹ

علم حدیث سے ناواقفیت کی وجہ سے آج کل مسلمانوں میں یہ وبا عام ہے کہ اکثر معاملات میں لوگ یہی کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ اگر یوں ہوتا تو یوں ہو جاتا فلاں نہ ہوتا' تو ایسا ہوتا اور اگر آج فلاں زندہ ہوتا تو یوں ہوتا وغیرہ۔

مجاہدین محاصرے میں پھنس جائیں تو یہ دعاء پڑھیں

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خندق کے موقع پر ہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی ایسی دعاء ہے جسے ہم پڑھیں کیونکہ لوگوں کے کلیجے حلق کو آ گئے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ہاں! کہو:

(1) مسلم۔ کتاب القدر ؛ باب الایمان بالقدر والاذعان له (ح ۲۶۶۴) مجاہدین محاصرے میں پھنس جائیں تو یہ دعاء پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ آمِنْ رَّوْعَاتِنَا[۱]

''یا اللہ!...... ہمارے عیوب ڈھانپ لے اور ہمیں گھبراہٹ سے امن دے۔''

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پھر ہوا کے ذریعے دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اسی ہوا کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دے دی۔

معرکہ سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد کی دعاء

سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ[۲]

(۱) ابوداؤد۔ کتاب الادب : باب ما یقول اذا اصبح (ح ۵۰۸۸) ترمذی۔ کتاب الدعوات : باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح و اذا امسی (ح ۳۵۸۸) مسند احمد (۳/ ۳)

(۲) بخاری۔ کتاب المغازی : باب غزوۃ الخندق (ح ۴۱۱۴)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس نے اپنے لشکر کو عزت دی۔ اور اپنے بندے (محمد) کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں پر وہ اکیلا غالب آیا' اس کی سی ہستی کسی کی نہیں۔''

بزدلی اور دشمن کے غلبہ سے پناہ کی دعاء

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ' وَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ' وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ[1]

''اے اللہ! ...... میں فکر اور غم' کمزوری اور سستی' بزدلی اور بخیلی' قرض کے بوجھ اور دشمن کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

---

(۱) بخاري۔ كتاب الدعوات : باب التعوذ من غلبة الرجال (ح ۶۳۶۳)

اسلام کے دشمنوں کے خلاف قنوت نازلہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَ یُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ یُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائَكَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ كَلِمَتِھِمْ وَ زَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَ اَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ (۱)

''اے اللہ!...... ہمیں سب مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان کی اصلاح کر دے اور ان کی اپنے اور

(۱) بیھقی فی السنن الکبریٰ (۲/ ۲۱۰، ۲۱۱) و صححہ۔

ان کے دشمن کے خلاف مدد فرما۔ اے اللہ!...... ان کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں۔ اے اللہ!...... ان کے کلمات میں اختلاف ڈال دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو تو مجرم قوم سے پھیرتا نہیں۔''

(۲) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ قنوت پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَخْلَعُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ

وَ الْمُسْلِمَاتِ وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ الْحِكْمَةَ وَ ثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَوْزِعْهِمْ اَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ[1]

''اے اللہ!......ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے بخشش چاہتے ہیں اور تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے اور تیرے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور جو تیری نافرمانی کرتا ہے اس سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ اے اللہ!......ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے اور کوشش کرتے ہیں' تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ اے اللہ! کافروں کو عذاب دے جو تیری راہ

(۱) مصنف عبدالرزاق ـ(۳/ ۱۱۱) بیهقی فی السنن الکبریٰ (۷/ ۲۳ـ ۲۱۱)

سے روکتے، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرے دوستوں کو قتل کرتے ہیں۔ اے اللہ!...... مؤمن مردوں اور عورتوں کو اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور ان کے درمیان اصلاح کرا دے اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان کے دلوں میں حکمت بھر دے اور انہیں ملت رسول ﷺ پر ثابت قدم رکھ! اور انہیں اس بات کی توفیق دے کہ وہ تیرا عہد پورا کریں جو تو نے ان سے کیا اور ان کی اپنے اور ان کے دشمن کے خلاف مدد کر! اے سچے معبود! ہمیں بھی ان میں سے بنا دے۔"

قنوت نازلہ

❀ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لیے دعاء یا بددعاء کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد آخری رکعت میں قنوت نازلہ کرتے۔ (۱)

❀ رسول اللہ ﷺ دونوں ہاتھ (قنوت نازلہ کی) دعاء کے لیے بلند کرتے۔ (۲)

❀ آپ قنوت نازلہ بلند آواز سے کرتے۔ (۳)

(۱) بخاری۔ کتاب التفسیر، سورۃ آل عمران: (ح ۴۵۵۹، ۴۵۶۰)

(۲) مسند احمد (۳/ ۱۳۷) (۳) مسند احمد (۲/ ۲۵۵)

❀ مقتدی آپ ﷺ کے پیچھے آمین کہتے۔ (۱)

❀ قنوت تمام فرض نمازوں میں کی جاسکتی ہے۔ (۲)

❀ احادیث میں زیادہ تر صبح کی نماز میں قنوت نازلہ کرنا ثابت ہے۔ (۳)

❀❀❀

(۱) ابو داود، کتاب الوتر : باب القنوت فی الصلوات (ح ۱۴۴۳)

(۲) ابو داود، کتاب الوتر : باب القنوت فی الصلوات (ح ۱۴۴۴)

(۳) مسلم، کتاب المساجد : باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات (ح ۶۷۵)

آج انسان ہر طرف سے لاچار' بے بس' بے کس' مقہور و مجبور ہے۔ پریشانیاں' تکالیف مصائب کی آندھیاں' دکھوں کے پہاڑ' مسائل کے انبار' غم اور خوف و ہراس کے جھکڑ اس کو گھیرے ہوئے ہیں۔ روحانی اور جسمانی بیماریاں اس کو تباہ و برباد کر رہی ہیں۔ کبھی ہم نے سوچا ہے کہ ایسا کیوں ہے؟.... اس لیے کہ ہم مصیبتوں' پریشانیوں' آفتوں اور مشکلات کے وقت مادی' جائز و ناجائز تدبیروں کی تلاش میں تو سرگرداں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے رابطہ کرنے کی بجائے مخلوق کی چوکھٹوں پر مارے مارے پھرتے ہیں۔

لیکن اللہ کریم کا واضح حکم ہے (اُدْعُونِی أَسْتَجِبْ لَكُمْ مجھ سے دعاء کرو میں تمہارا کام پورا کردوں گا (تمہارا ہر مسئلہ حل کردوں گا)۔ یوں ہم خالق سے بے پرواہی اختیار کرکے تکبر کا عملی ثبوت دیتے ہیں۔

اپنے ان مسائل کے حل کیلئے اللہ سے اپنا رابطہ بحال کیجئے .... دعائیں کریں' فریادیں کریں .... پھر دیکھیں آپ کے مسائل کیسے حل ہوتے ہیں .... ایسے آپ جلد ہی دکھوں' تکلیفوں سے نجات پاتے ہیں! اسی مقصد کے حصول کو برصغیر کے عظیم عالم مفسر قرآن شارح بخاری علامہ مولانا داؤد راز دہلویؒ کی یہ کتاب صحیح احادیث کی روشنی میں اللہ کریم سے رابطہ کا طریقہ سکھاتی ہے کہ کس طرح آپ نے اپنی مشکلات کے وقت، کس مصیبت و پریشانی کیلئے، کن الفاظ کے ساتھ، کس طرح اپنے رحیم و کریم اور بے پرواہ رب سے رابطہ کرنا ہے، تا کہ آپ ان مشکلات و پریشانیوں سے نجات پا جائیں۔

دارالابلاغ

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ